



# طب آل محمد اور امراض جسمانی

(حصہ اول)

شیعہ ملٹی میڈیا

(فاضل طب و جراحی)  
طبیہ کالج لاہور

حکیم غضنفر مہدی

- وڈاکٹر غضنفر مہدی کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں دور حاضر  
 نامور اطباء کرام میں انکا شمار ہوتا ہے حکیم صاحب لاہور میں ملک  
 کے جید عالم دین اور خطیب علامہ حافظ تصدق حسین صاحب کے  
 گھر پیدا ہوئے آپ کے والد محترم نے آپ کی ابتدائی تعلیم پر خصوصی  
 توجہ دی۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے اپنی تعلیم بھی جاری رکھی اور  
 اپنے نانا حازق الملک حکیم آغا غلام حیدر (مرحوم) کے ساتھ مطب  
 پر بھی بیٹھتے رہے۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی کام کی ڈگری  
 حاصل کی اور پھر دو سالہ طب نبویؐ کا کورس کیا۔ بعد ازاں طبیہ کالج  
 لاہور میں داخلہ لیا اور فاضل طب و جراحات کا چار سالہ کورس مکمل کیا  
 مگر تشنگی باقی رہی۔ غوثیہ ہومیو پیتھک میڈیکل کالج سے چار سالہ ہومیو  
 پیتھک کورس کی سند حاصل کی۔ 2001ء میں طبی تحقیق کی بناء پر بوعلی  
 سینا حکمت ایوارڈ سے نوازہ گیا۔ اندرون و بیرون ملک آپ کے تحقیقی  
 مضامین مختلف رسالوں میں چھپتے رہتے ہیں۔ تصنیف و تالیف کا شوق  
 وراثت میں ملا ہے۔ طب آل محمدؐ اور امراض جسمانی اسی سلسلہ کی  
 ایک کڑی ہے۔ علاوہ ازیں کتب کی ایک سیریز زیر طبع ہے۔ حکیم  
 حب رضا ہر بل کمپلیکس حیدر روڈ کرشن نگر (اسلام پورہ) لاہور میں  
 وزانہ مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ  
 بے حد شفا رکھی ہے۔

دُعا گو!

حکیم آغا دبیر حیدر



شیعہ ملٹی میڈیا



شیعہ ملٹی میڈیا

شیعہ کتب ڈاؤنلوڈ کرنے کے لیے

[www.ShiaMultimedia.com](http://www.ShiaMultimedia.com)

NAJARI LIBRARY  
Shop No. 11  
M.L. Heights  
Soldier Bazar #2  
KARACHI  
PH. 7211795

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شیخہ امیڈیا



شیعہ ملٹی میڈیا ڈاٹ کام

مرکزی ویب

شیعہ ملٹی میڈیا

786  
666



امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا

ارشادِ پاک ہے کہ

لَا شِفَاءَ لِمَنْ كَتَمَ طَبِيئَهُ دَائِهِ

ترجمہ: اُس کی شفا نہیں ہوگی جو اپنی بیماری اپنے طبیب

سے چھپاتا ہے۔



مَنْ كَتَمَ الْأَطْبَاءَ مَرَضَ خَانَ بَدَنَهُ.

ترجمہ: جو اطباء سے اپنا مرض چھپاتا ہے وہ اپنے بدن

کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔







# طب آل محمد

اور

# امراض جسمانی

(حصہ اول)

تصنیف و تالیف

حکیم غضنفر مہدی

بی کام (ایوارڈ یافتہ)

فاضل طب و جراحی طبیہ کالج لاہور

با اہتمام:- افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: طب آل محمدؐ اور امراض جسمانی

مصنف: حکیم غضنفر مہدی (فاضل طب و جراحی)

معاونت: حکیم ارتضیٰ مہدی (فاضل طب و جراحی)

اسٹنٹ مینجر بنک الفلاح

اشاعت اول 2005ء

ناشر: افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ لاہور۔ پاکستان

تعداد: ایک ہزار

قیمت: فینسی ایڈیشن 190 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ الرضامیاں مارکیٹ اردو بازار لاہور

محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی

رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کراچی

سٹی اسلامک بک بینک قصر ابوطالب مغل آباد راولپنڈی

علمدار کتب فروش بلڈنگ نمبر 10 علمدار روڈ کوئٹہ

قمر بنی ہاشم لائبریری 16- صدر روڈ پشاور

## انتساب

میں اپنی اس کتاب کو کائناتِ حُسن و شباب کے ربِ صمد،  
 شبیہ محبوبِ کبریا، کردگارِ عنقوانِ شباب، وارثِ جاگیرِ کربلا، مخدومہ  
 کونین بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی آنکھوں کے نور کی آنکھوں کے  
 نور، سرورِ چمنستانِ جمال، اسماعیل میدانِ شباب، خضر دشتِ جوانی،  
 سوارِ عقاب، شہزادی ثقیفِ صلوات اللہ علیہا کی آنکھوں کے نور، گیارہ  
 شعبان المعظم کو اس کائنات کو زینتِ بخشنے والے اٹھارہ سالہ جوان  
 حضرت شہزادہ علی اکبر علیہ السلام کے نام کرتا ہوں۔

گدائے درِ ہمیشگی حبیبِ کبریا:-

حکیم غضنفر مہدی



طبع و نشر میڈیا ڈاٹ کام

مرکزی و

تعمیراتی میڈیا



والد محترم مصنف

علامہ حافظ اصدیق حسین



شیخ ملٹی میڈیا



شعبہ ملٹی میڈیا

انا محرم

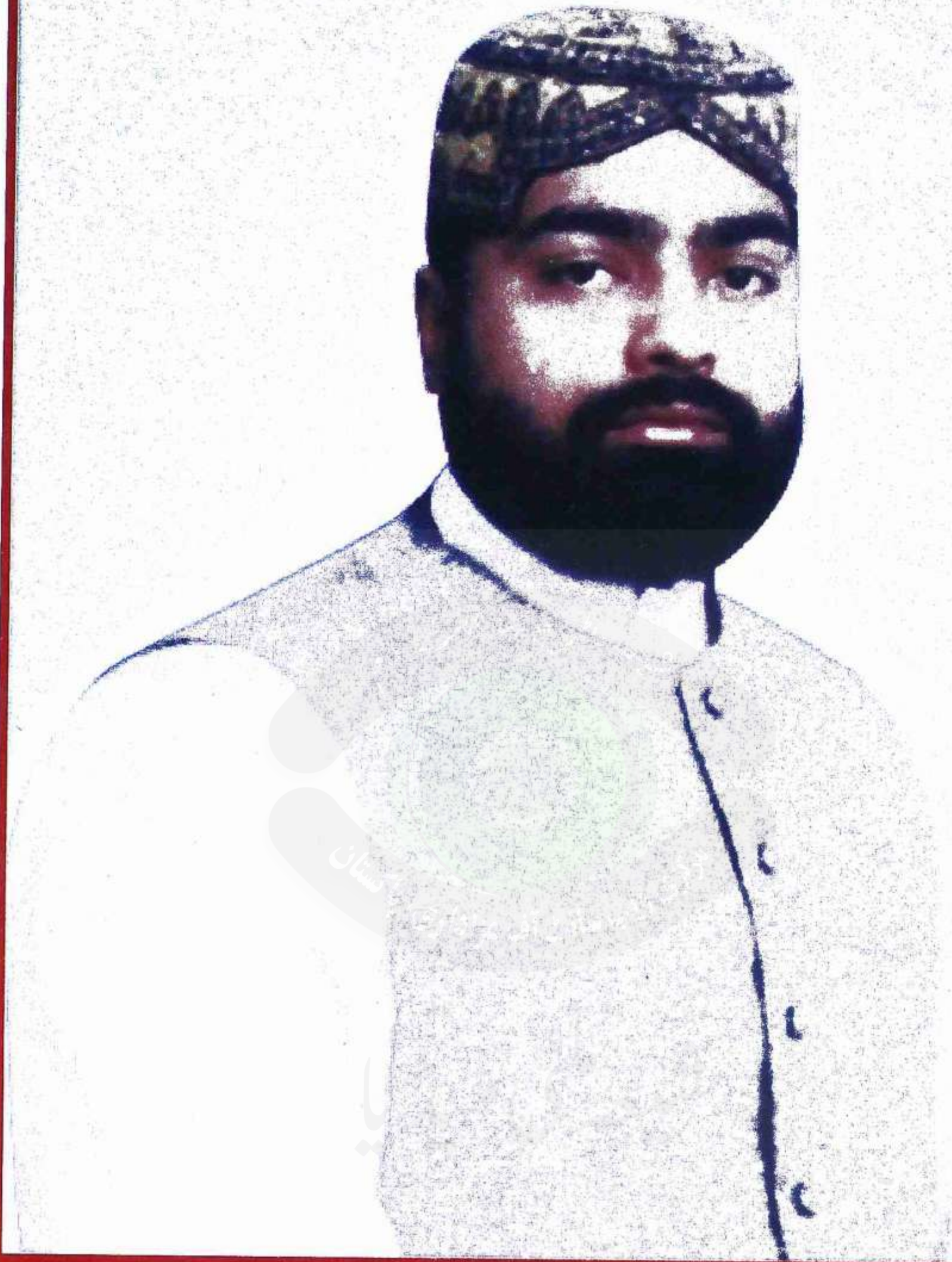
عادی اللہ جگہ آغا جلال حیدر مرحوم

1911ء تا 1998ء



شیخ ملٹی میڈیا





مصنف

بی کام (فاضل طب و جراحی)  
(ایوارڈ یافتہ)  
انجمن حمایت اسلام طبیہ کالج لاہور

حکیم غصنفر مہدی



شیخہ ملٹی میڈیا

## ☆ اظہارِ تاثر ☆

چند یوم قبل عزیزم غضنفر مہدی میرے مطب پر آئے۔ سلام دعا کے بعد انہوں نے ایک پیکٹ میرے سامنے رکھ دیا۔ اور کہا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اسے پڑھ کر اس کی اغلاط نکالیں اور اگر اس قابل سمجھیں کہ یہ کتاب کچھ لکھنے کے لائق ہے تو چند جملے کتاب کے متعلق تحریر فرمادیں۔

ان کے جانے کے بعد میں نے کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔ جوں جوں میں اس کو پڑھتا گیا میرا سر فخر سے بلند ہوتا گیا کہ میرے شاگردِ خاص نے یہ کتاب لکھ کر طبعی دنیا میں ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کے ساتھ پوری قوم کا سر بھی فخر سے بلند کر دیا ہے۔ کیونکہ آئمہ طاہرین کے طبعی فرامین پر ایسی جامع کتاب آج تک مارکیٹ میں نہیں آئی ہے۔ ایسی کتاب کی شدت سے ضرورت تھی۔ اس کتاب کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سوا چودہ سو سال قبل ہمارے معصومین علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا وہ حق ہے۔ کتاب کی اغلاط نکالنا ایک طرف عام فہم الفاظ میں ایسی جامع کتاب

میری نظر سے نہیں گزری ہے۔ یہ کتاب ہر شخص کے لیے لاجواب تحفہ ہے۔ میری رائے میں اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا باعثِ رحمت ہے تاکہ ہر شخص کو شانِ محمدؐ آلِ محمدؐ کا پتہ چل سکے۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم عزیزم غضنفر مہدی کو اور عزت و شہرت دے اور جو جذبہ خدمتِ خلق کا دیا ہے اُس میں بھی اضافہ فرمائے۔ (آمین)

دعا گو:-

پروفیسر حکیم قسور علی کاظمی

مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

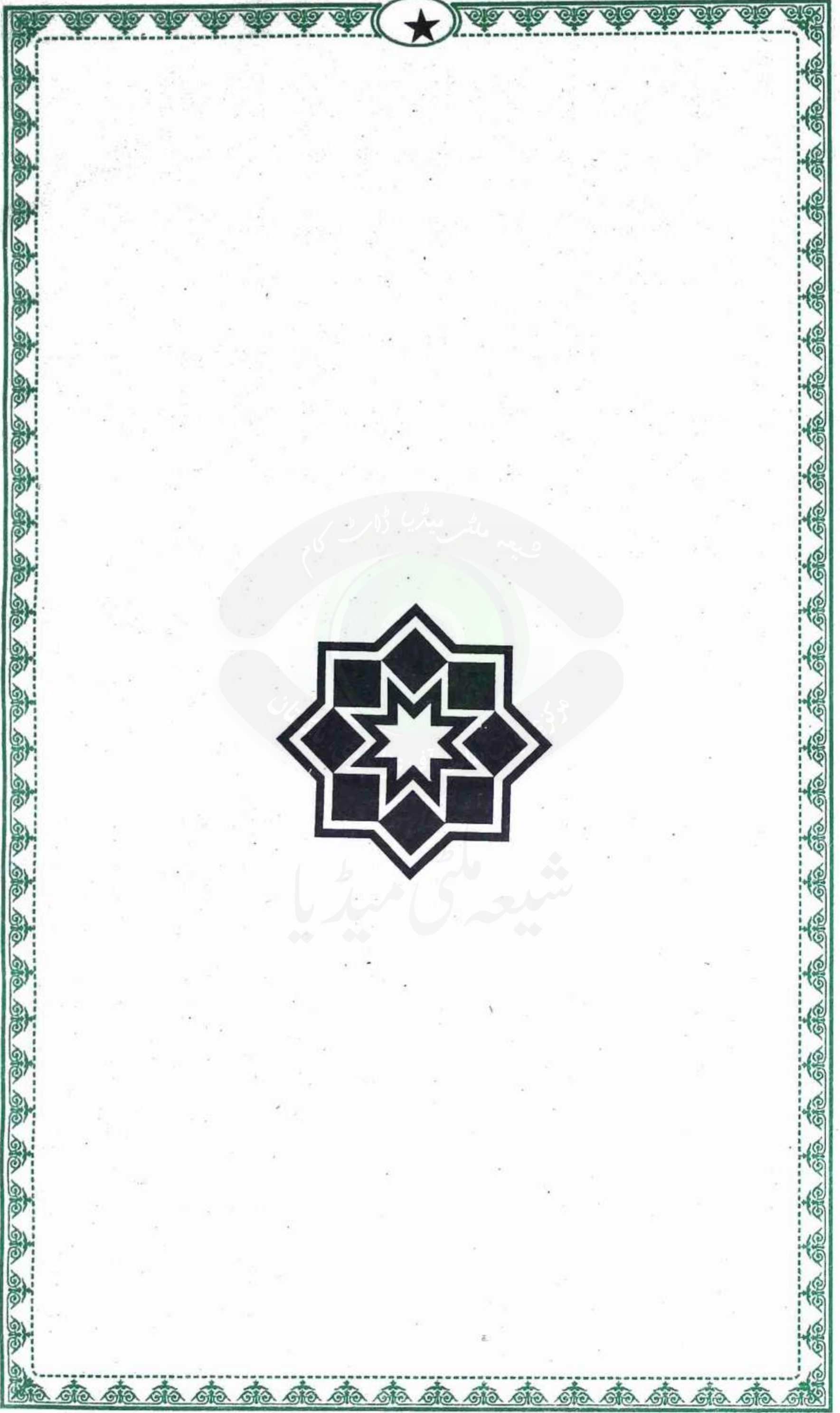
شیعہ ملٹی میڈیا

## تقریظ

مجھے اس کتاب کی تقریظ لکھتے ہوئے بے حد خوشی ہو رہی ہے ایک خوشی تو بیٹے کے تحریر کی ہے اور دوسری اس سے بڑھ کر یہ کہ ایسی کتاب کی تقریظ لکھنا باعثِ فخر ہے کیونکہ جس طرح سے امراض کے زمرے میں طبی اسرار آلِ محمدؐ سے پردہ اٹھایا گیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ نہ صرف میں بلکہ ہر صاحبِ ایمان اس کتاب کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ ایسی عمدگی اور نفاست سے ہر مضمون کی علیحدہ علیحدہ تشریح کی ہے۔ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ میری رائے ہے کہ اگر اس کتاب کو طبی حوالے سے مدارس میں پڑھایا جائے تو علومِ آلِ محمدؐ کی ترقی و ترویج میں بہت زیادہ معاون ثابت ہوگی۔ یہ کہنا حقیقت پر مبنی ہے کہ یہ کتاب قوم کا قیمتی اثاثہ ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بر خودارِ غضنفر مہدی کے قلم میں اور تاثیر دے تاکہ آنے والی دیگر کتب بھی اسی پائے کی ہوں۔

خادم قوم

حافظ تصدق حسین



شیعہ ملٹی میڈیا ڈاٹ کام

مرکز

شیعہ ملی میڈیا

## پیش لفظ

گذشتہ کئی برسوں سے مسلسل اس انتظار میں تھا کہ شاید کسی مومن کا قلم محمد و آل محمد کے طبی حوالے سے بیان کئے ارشادات مبارک اور نسخہ جات پر جامع تحریر کے لیے تڑپے مگر جب انتظار حد سے بڑھ گیا اور کسی کے قلم میں جنبش نہ آئی تو ناچیز نے طب آل محمد اور امراض جسمانی کے نام سے طبی اسرار معصومین علیہ السلام پر تحریر کا پختہ ارادہ کیا اور اپنی کم علمی اور کم عقلی کا اقرار معصومین علیہ السلام کے حضور کیا اور دعا کی کہ مجھ ناچیز پر خصوصی نظر کرم فرمائیں تاکہ میں اپنی کاوش میں کامیاب ہو سکوں۔ اس سلسلے میں والدین کی بھرپور دعاؤں نے بھی میرا حصار کیے رکھا۔

دنیا والوں نے جہاں محمد و آل محمد کے فضائل چھپائے ہیں وہاں طبی میدان میں بھی ایسی ہی صورت حال کا سامنا ہے۔ گو معصومین علیہ السلام کے ارشادات و فرامین طبی حوالے سے موجود ہیں مگر کسی کے قلم نے صحیح معنوں میں ان کو جامع کتاب کی شکل میں مرتب نہیں کیا ہے۔

میں نے اپنی اس کتاب میں ہر ہر مرض کے ارشادات و نسخہ جات معصومین کے فرامین علیحدہ اصل مقام پر مرتب کیے ہیں۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے سوا چودہ سو سال سے محمد و آل محمد کے طبی اسرار کے موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی پہلی اور مکمل جامع کتاب ہے۔ مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ میری کتاب طبی اسرار آل محمد پر حرفِ آخر نہیں ہے۔ مگر طبی اسرار پر جامع کتاب دورِ حاضر میں بفضلِ محمد و آل محمد یہی ہے۔ میں نے سنی سنائی اور غیر مصدقہ باتوں کو اپنی اس کتاب میں تحریر کرنے سے گریز کیا ہے۔

طبی دنیا کا یہ شیوہ ہے کہ امراض کی تشریح میں ایسے مشکل الفاظ کا انتخاب کیا جاتا ہے کہ جن کا مطلب سمجھنا تو ایک طرف لفظ پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر یہ کتاب ایسے الفاظ سے قطع نظر سادہ، آسان اور عام فہم الفاظ میں تحریر کی گئی ہے تاکہ عام پڑھنے والا شخص بھی حقیقت سے روشناس ہو سکے۔ چونکہ یہ میری طب آل محمد کے سلسلہ کی پہلی کاوش ہے جو ارشادات و فرامین و نسخہ جات رہ گئے ہیں ان کو انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ضرور شامل کیا جائے گا۔

معصومین علیہ السلام کی خصوصی نظرِ کرم سے طب آل محمد اور امراضِ جسمانی فنِ طب میں بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوگی۔ اگر



معصومین علیہ السلام نے آپ پر بھی نظرِ کرم کی ہے تو دیر کس بات کی ہے دوسرا بارش کا قطرہ آپ بنیں۔ مگر کسی کی ایمانی کوشش پر بے جا تنقید کرنا زیب نہیں دیتا ہے۔ انشا اللہ کچھ ہی عرصہ میں طبِ آلِ محمدؐ اور امراضِ جسمانی (حصہ دوم) بھی مارکیٹ میں آجائے گا جو کہ اس وقت کمپوزنگ کے مراحل میں ہے۔

آخر میں ناشر افتخار بک ڈپو کے چیف ایگزیکٹو محترم آغا افتخار حسین صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ جنہوں نے میری اس کاوش کو عملی جامہ پہنانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی اور خصوصاً اپنے ماموں حکیم آغا غلام حسن صاحب کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے میری اس تحریر میں مدد کی اور برابر حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

میری بارگاہِ محمدؐ و آلِ محمدؐ میں یہ دعا ہے کہ آپؐ میری اس کاوش کو قبول فرمائیں۔ تاکہ خلقِ خدا کی خدمت میں میرا بھی حصہ ہو جائے۔ اور آخرت میں بخشش کا باعث بن سکے۔

﴿ محتاجِ دعا ﴾

حکیم غضنفر مہدی (فاضل طب و جراحی)

حیدر روڈ کرشن نگر لاہور

042-7159348 / 042-7114359 / 0333-4356949

## عرضِ ناشر

میرے لئے یہ بات قابلِ فخر ہے کہ میں ایک ایسی کتاب شائع کرنے جا رہا ہوں کہ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ کیونکہ طبی فرامین محمد و آل محمد پر یہ نہایت زرخیز کتاب ہے۔ جس میں ہر حوالے سے طب آل محمد اور طب جدید کا موازنہ کیا گیا ہے۔ ہر مرض کو جس طرح سے مرتب کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حکیم غضنفر مہدی نے جب مسودہ لا کر میرے سامنے رکھا اور میں نے اس کا مطالعہ شروع کیا تو مجھے محسوس ہوا محمد و آل محمد کے فرامین کے زیرِ سایہ ایسی جامع طبی کتاب پہلے کبھی تحریر نہیں ہوئی۔ میں نے دورانِ مطالعہ ہی اس کو شائع کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اور عزیزم حکیم غضنفر مہدی کے تعاون سے یہ کتاب آپ کے سامنے ہے۔ دورِ حاضر کے تمام طبی تقاضوں کو پورا کرنے والی اس کتاب کا ہر طالب علم لائبریری، اور فن طب سے وابستہ ہر شخص کے پاس ہونا بے حد ضروری ہے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ عزیز نے طب آل محمد اور امراض جسمانی پر کتب کی سیریز کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ جلد از جلد مکمل ہو کیونکہ کتاب کے پہلے حصے کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ یہ کتابیں قوم کا قیمتی اثاثہ ثابت ہوں گی۔

دعا گو:

آغا افتخار حسین

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
9	اظہارِ تاثر	7	انتساب
13	پیش لفظ	11	تقریظ
17	فہرست	16	عرض ناشر

### مختصر تعارفی کلمات محمد و آل محمد

27	ابوالائمہ حضرت علی علیہ السلام	23	نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ
35	سبط پیغمبر حضرت امام حسن علیہ السلام	32	خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء
44	حضرت امام زین العابدین علیہ السلام	39	شہید کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام
52	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	47	حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
59	حضرت امام علی رضا علیہ السلام	56	حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
65	حضرت امام علی نقی علیہ السلام	62	حضرت امام محمد تقی علیہ السلام
71	حضرت امام مہدی علیہ السلام	68	حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
79	تخلیق بشر	75	تصحیح ذہن
82	طب آل محمد اور خلیہ	80	خلیہ
85	طب آل محمد اور مرض بے اولادی	83	تخلیق بشر اور سائنس

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
90	طب آل محمد اور فعل عضلات انسانی	87	فعل عضلات انسانی
93	انبیاء کی تخلیق یا تخلیق انبیاء	91	تخلیق بشر اور ارشاد باری تعالیٰ
☆	☆☆☆☆☆	99	تخلیق پر بحث کا نتیجہ

### اناثومی Anatomy

103	طب آل محمد اور اثاثومی	101	اثاثومی کیا ہے؟
-----	------------------------	-----	-----------------

### نظام استخوان یا ہڈیاں کا نظام

111	طب آل محمد اور نظام استخوان	109	نظام استخوان اور طب جدید
112	حضرت امام جعفر صادقؑ کے قول کے مطابق ہڈیوں کی تقسیم		

### فزیالوجی Physiology

124	طب آل محمد اور فزیالوجی	121	فزیالوجی کیا ہے؟
-----	-------------------------	-----	------------------

### مزاج Nature

135	طب آل محمد اور مزاج	131	مزاج کیا ہے؟
-----	---------------------	-----	--------------

### تشخیص Diagnosis

151	طب آل محمد اور تشخیص امراض	145	تشخیص امراض
-----	----------------------------	-----	-------------

### امراض معدہ Stomach Disease

161	طب آل محمد اور معدہ کی اثاثومی اور فزیالوجی	157	معدہ کی اثاثومی و فزیالوجی
165	طب آل محمد اور تخیر معدہ	162	تخیر معدہ (اچھارہ)۔ علاج

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
171	طپ آل محمدؐ اور وجع المعده	168	در و معده (وجع المعده)
179	طپ آل محمدؐ اور مرض بدہضمی	176	بدہضمی
186	طپ آل محمدؐ اور مرض ورم معده	181	ورم معده (السر)
192	طپ آل محمدؐ اور مریض تے۔ متلی۔ ابکائی	188	تے۔ متلی۔ ابکائی

### امراض امعاء Intestines Disease

199	طپ آل محمدؐ اور اناٹومی و فزیالوجی	195	آنتوں کی اناٹومی اور فزیالوجی
205	طپ آل محمدؐ اور مرض قونج	201	قونج
212	طپ آل محمدؐ اور مرض قبض	207	قبض
219	طپ آل محمدؐ اور مرض پچیش	214	پچیش
225	طپ آل محمدؐ اور مرض اسہال	221	اسہال
231	طپ آل محمدؐ اور پیٹ کے کیڑے	227	پیٹ کے کیڑے
238	طپ آل محمدؐ اور مرض بواسیر	233	بواسیر

### امراض جگر Liver Disease

248	طپ آل محمدؐ اور جگر کی اناٹومی اور فزیالوجی	245	جگر کی اناٹومی و فزیالوجی
254	طپ آل محمدؐ اور مرض یرقان	250	یرقان
259	طپ آل محمدؐ اور مرض وجع الکبد	256	در و جگر (وجع الکبد)
265	طپ آل محمدؐ اور مرض ورم جگر	261	ورم جگر
270	طپ آل محمدؐ اور مرض عظم طحال	267	عظم طحال

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
<b>Kidney &amp; Bladder Disease امراضِ کلیہ و مثانہ</b>			
279	طپ آل محمدؐ اور مثانہ کی اناٹومی اور فزیالوجی	275	کلیہ و مثانہ کی اناٹومی و فزیالوجی
285	طپ آل محمدؐ اور سنگِ گردہ و مثانہ	280	سنگِ گردہ و مثانہ
292	طپ آل محمدؐ اور ضعفِ گردہ و ورمِ گردہ	288	ورمِ گردہ و ضعفِ گردہ
297	طپ آل محمدؐ اور مرضِ وجعِ المثانہ	294	وجعِ المثانہ (مثانے کا درد)
302	طپ آل محمدؐ اور مرضِ تقطیرِ البول	299	تقطیرِ البول (پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا)
307	طپ آل محمدؐ اور مرضِ احتباسِ البول	303	احتباسِ البول (پیشاب کا بند ہونا)
315	طپ آل محمدؐ اور مرضِ ذیابیطس و سلسلِ البول	309	شوگر و سلسلِ البول
329	طپ آل محمدؐ اور صحت مند زندگی گزارنے کے رہنما اصول	317	صحت مند زندگی گزارنے کے رہنما اصول
344	طپ آل محمدؐ اور صحت کے منافی عناصر	338	صحت مند زندگی کے منافی عناصر
352	روزمرہ زندگی میں رونما ہونے والے حادثات کی تفصیل	349	اتفاقی حادثات اور ابتدائی طبی امداد
355	بجلی کا جھٹکا لگنا	353	حلق میں کسی چیز کا پھنسنا
361	آنکھ میں کسی چیز کا پڑنا	357	کوئی بھی زہریلی چیز کھانا
365	ہڈی کا ٹوٹ جانا	363	نکسیر کا پھوٹنا
371	جل جانا	368	جریانِ خون
376	زہریلی اشیا	374	بے ہوشی
381	موج آنا	379	پانی میں ڈوبنا
387	زیارت شہزادہ علی اکبر علیہ السلام	383	دورہ پڑنا۔ لو لگنا

مختصر تعارفی کلمات

محمد وآل محمد

فرمان ابوالائمہ حضرت علی علیہ السلام ہے کہ

مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، بَاءِ خُلَاصٍ، فَهُوَ كَبِيرٌ  
مِنَ الشِّرْكِ، وَمَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا لَا يُشْرِكُ  
بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: جس نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ خلوص کے ساتھ کہا وہ شرک  
سے دور رہے گا اور جو دنیا سے اسی حالت میں نکلے کہ اس نے کسی کو  
اللہ کا شریک قرار نہ دیا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے کہ

الْإِشْرَاقُ كُفْرٌ  
ترجمہ: شرک کرنا کفر ہے۔

حکیم



## ❖ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ❖

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور پر نور ۷ اربیع الاول ۱۰  
 عام الفیل بمطابق ۵۷۰ عیسوی میں مکہ معظمہ میں ہوا۔ حضور صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کا مشہور لقب مصطفیٰ اور آپؐ کی کنیت ابو القاسم ہے۔  
 آپؐ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ آپؐ کے  
 پردادا کا نام حضرت ہاشم ہے۔ آپؐ کے پردادا کے دو بیٹے ہوئے۔  
 بڑے بیٹے کا نام جناب اسد اور دوسرے بیٹے آپؐ کے دادا  
 عبدالمطلب ہیں۔ آپؐ کے والد محترم کا نام جناب عبد اللہ اور والدہ  
 محترمہ کا نام حضرت آمنہ بنت وہب ہے۔ آپؐ کے والد محترم کا  
 وصال آپؐ کے ظہور سے قبل ہی ہو گیا تھا چنانچہ آپؐ کی پرورش آپؐ  
 کے سگے چچا جناب حضرت ابوطالب علیہ السلام نے کی۔ آپؐ نے 9  
 برس کی عمر مبارک میں تجارت شروع کی۔ آپؐ اپنی دیانت اور ایمان  
 داری کی وجہ سے امین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپؐ کی ایمان  
 داری دیکھتے ہوئے جناب خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے شادی کا  
 پیغام بھیجا۔ شادی کے وقت آپؐ کی عمر مبارک پچیس برس اور جناب  
 خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک چالیس برس تاریخ میں ملتی

ہے۔ آپ کا نکاح حضرت ابوطالب علیہ السلام نے پڑھایا۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر غارِ حرا میں مصروفِ عبادت  
 رہتے۔ چالیس برس کی عمر مبارک میں آپ نے اعلانِ رسالت  
 کیا۔ اس کے بعد چند سال آپ نے خاموشی سے گزارے۔ پھر  
 لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں بتلایا۔ لوگ آپس میں چہ  
 گویاں کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا کوئی ایسا ہے جو تبلیغِ  
 خداوندی میں میری مدد کرے۔ جب کافی دیر تک کوئی نہ اٹھا تو  
 مولا علی علیہ السلام اٹھے اور فرمایا کہ میں تبلیغِ خداوندی میں آپ  
 کی مدد کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ  
 السلام کو اپنے سینے سے لگالیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گل گیارہ نکاح کیے۔ آپ کی  
 اولاد میں ایک اکلوتی بیٹی ام اللائمہ خاتونِ جنت جناب فاطمہ الزہراء  
 اور تین بیٹے جناب طیب، جناب عبداللہ، اور جناب ابراہیم شامل  
 ہیں۔ آپ کی اکلوتی بیٹی کا عقد مبارک مولا علی علیہ السلام سے ۱۵  
 رجب ۲ ہجری میں ہوا اور ۱۹ ذوالحجہ کو رخصتی ہوئی۔ اس وقت  
 مولا علی علیہ السلام کی عمر مبارک 24 برس اور جناب سیدہ کی  
 عمر مبارک 10 برس بنتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو

مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔ تحویل کعبہ کا حکم نماز میں آپؐ کو ۲ ہجری  
 میں ہوا جب حکم خداوندی ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز  
 میں اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر دیا۔ اور ساتھ ہی مولا علی علیہ السلام  
 نے بھی اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر دیا۔ حضورؐ نے کل چھبیس  
 غزوات میں شرکت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا  
 غزوہ بدر جو کہ ۲ ہجری میں ہوا اور بفضلِ تعالیٰ آپؐ اور آپؐ کے  
 اصحاب کو فتح نصیب ہوئی۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لیے دشمنوں  
 نے ۳ ہجری میں غزوہ احد لڑی اور اسی جنگ میں آپؐ کے دندانِ  
 مبارک شہید ہوئے۔ حضرت حمزہؓ کی شہادت بھی اسی غزوہ میں  
 ہوئی۔ اس غزوہ میں سوائے مولا علی علیہ السلام کے سب بھاگ  
 گئے۔ مولا علی علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنوں کے  
 حصار سے نکالا اور ایک پہاڑی پر لے گئے۔ اور پھر دشمنوں سے  
 جنگ کی۔ اسی جنگ میں مولا علی علیہ السلام کی تلوار ذوالفقار نازل  
 ہوئی۔ ۴ ہجری میں غزوہ بنی نضیر اور غزوہ ذات الرقاع پیش آیا۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ پر دستخط  
 کیے۔ ۷ ہجری میں غزوہ خیبر ہوا۔ اس جنگ میں فتح کا سہرا مولا  
 علی علیہ السلام کے سر پر آیا۔ ۸ ہجری میں فتح مکہ ہوئی اور اسی برس  
 جنگ موتہ ہوئی۔ جس میں حضرت جعفر طیار شہید ہوئے اور ۸

ہجری میں مسجد نبوی میں ممبر کی تعمیر عمل میں لائی گئی۔ غزوہ حنین بھی  
 ۸۔ ہجری میں ہوا۔ اس غزوہ میں کامیابی کا سہرا بھی مولا علی علیہ  
 السلام کے سر پر آیا۔ اس غزوہ میں کل ۷۰ کافر مارے گئے جس میں  
 سے ۴۰ کافر مولا علی علیہ السلام نے واصل جہنم کیے۔ غزوہ تبوک  
 ۹۔ ہجری میں لڑی گئی۔ ۱۰۔ ہجری میں آپؐ نے آخری حج حجۃ  
 الوداع ادا کیا۔ اور مقام غدیر پر مولا علی علیہ السلام کی خلافت کا اعلان  
 کیا۔ حضورؐ نے مولا علیؑ کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا ”من کنت مولا  
 فہذا علی مولا“ جس جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا۔ آپؐ اس  
 جہانِ فانی سے 28 صفر 11۔ ہجری کو رخصت ہوئے۔ آپؐ کا  
 روضہ مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔ آپؐ کی شہادت کا سبب زہر  
 یہودیہ بنا۔



## ❖ ابوالائمہ حضرت علی علیہ السلام ❖

حضرت علی علیہ السلام ہمارے دوسرے معصوم اور پہلے امام ہیں۔ آپ کو شیرِ خدا بھی کہتے ہیں۔ آپ کی مشہور کنیت ابوالحسن اور ابو تراب ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے مشہور القاب امیر المومنین ساقی کوثر، نفس اللہ اور ید اللہ بھی ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کا ظہور پر نور ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل بروز جمعۃ المبارک خانہ کعبہ میں ہوا۔ یہ اعزاز ساری کائنات میں صرف مولا علی علیہ السلام کے پاس ہے۔ کہ آپ کا ظہور خانہ خدا میں ہوا، اور خانہ خدا میں شہید ہوئے۔ حضرت علی علیہ السلام کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت ابوطالب علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی فاطمہ بنت اسد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام ”علی“ تجویز کیا۔ والدہ محترمہ نے ”اسد“ اور ”حیدر“ رکھا اور والد محترم نے آپ کا نام ”زید“ تجویز کیا۔ کائنات کا ہر انسان خواہ وہ آپ سے مودت رکھتا یا عداوت رکھتا ہے۔ مگر خانہ خدا میں آپ کے ظہور کا قائل ہے۔

تمام کائنات میں زمین و آسمان پر مولا علی علیہ السلام کی رسائی ہے۔ مولا علی علیہ السلام کو پہلے آسمان پر ”عبدالاحد“ کہتے

ہیں۔ دوسرے آسمان پر ”بیت الولد“ کہتے ہیں۔ تیسرے آسمان پر ”عبدالصمد“ کہتے ہیں۔ چوتھے آسمان پر ”اسد“ کہتے ہیں۔ پانچویں آسمان پر ”ناصر“ کہتے ہیں۔ چھٹے آسمان پر ”ناطق“ کہتے ہیں۔ ساتویں آسمان پر ”ناظر“ کہتے ہیں۔ عرش پر ”معین“ کہتے ہیں۔ لوح و قلم پر ”امین“ کہتے ہیں۔ انجیل میں ”ایلیا“ کہتے ہیں۔ زبور میں ”اری“ کہتے ہیں تو رات میں ”بری“ کہتے ہیں ہند میں کنگر کہتے ہیں۔ زنجبار میں ”ہبتر“ کہتے ہیں روم میں ”ھیسر“ کہتے ہیں۔ عرب میں ہمارے امام کو ”علی علیہ السلام“ کہتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے اس کائنات میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی زیارت کی اور لعاب دہن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سراب ہوئے۔ حضرت علی علیہ السلام کا عقد مبارک حضور کی اکلوتی صاحبزادی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے ۲ ہجری میں ہوا۔ حضرت علی علیہ السلام کی اولاد میں گیارہ بیٹے اور سولہ دختران شامل ہیں۔ جب کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک سے چار بچوں کا ظہور ہوا۔ حضرت علی علیہ السلام نے گل گیارہ نکاح کیے۔ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے وقت چار بیویاں موجود تھیں۔ حضرت علی علیہ السلام کے جنگی کارنامے کسی بھی تعارف کے محتاج نہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے بے شمار

غزوات اور جنگوں میں شرکت کی۔ اور اسلام کو فتح و کامرانی سے سرفراز فرمایا۔ جنگ احد ہو یا جنگ بدر، جنگ خندق ہو یا خیبر کا میدان۔ صفین ہو یا حنین۔ ہر جگہ مولا علی علیہ السلام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہزاروں کی تعداد میں آپ نے کافروں اور ملعونوں کو واصل جہنم کیا۔

حضرت علی علیہ السلام کا اخلاق انتہائی شیریں اور مہمانوں کی خدمت بڑھ چڑھ کر کرتے۔ ہر غریب کی مدد فرماتے مگر دشمنوں میں اپنے آپ کو با رعب رکھتے۔ حضرت علی علیہ السلام کی تلوار کافروں اور دشمنانِ اسلام کے سوا کسی پر نہیں اٹھی۔ حضرت علی علیہ السلام خود اپنے لباس اور جوتوں کو پیوند لگاتے۔

حضرت علی علیہ السلام ہر روز دنیا کو طلاق دیتے۔ آپ نے فرمایا کہ جا میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے۔ مولا علی علیہ السلام ساری ساری رات عبادت فرماتے۔ ہمارے امام مولا علی علیہ السلام میں چند صفات ایسی پائی جاتی ہیں جو کہ ساری کائنات میں سوائے مولا علی علیہ السلام کے کسی کو نصیب نہیں ہیں۔ پہلی صفت جناب علی علیہ السلام کعبے میں پیدا ہوئے۔ جناب آدم علیہ السلام سے لے کر جناب نبی آخر الزماں تک کوئی نبی خانہ کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ دوسری صفت مولا علی علیہ السلام کی یہ ہے کہ آپ کے بچے جو انانِ جنت

کے سردار ہیں۔ کسی نبی کے بچے سردار نہیں۔ تیسری صفت کہ حضرت  
 علی علیہ السلام کے یکے بعد دیگر گیارہ بیٹے امام ہیں۔ اور امام ایسے  
 ہیں کہ جس چیز کو پہلے امام نے حلال قرار دیا ہے آخر تک تمام اماموں  
 نے حلال کہا ہے، نہ کسی امام علیہ السلام کے قول میں فرق ہے۔ نہ فعل  
 میں تضاد ہے۔ چوتھی صفت مولا علیؑ علیہ السلام کی یہ ہے کہ آپؑ کی  
 زوجہ بتول ہیں۔ کائنات عالم میں سوائے مولا علیؑ علیہ السلام کے کسی  
 کی بھی زوجہ بتول نہیں۔ پانچویں صفت مولا علیؑ علیہ السلام کی کہ ان  
 کی خلافت کا اعلان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لاکھ چوبیس  
 ہزار اصحاب میں کیا۔ چھٹی صفت مولا علیؑ علیہ السلام کی کہ آپؑ نبی آخر  
 الزماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکلوتے داماد ہیں۔  
 ساتویں صفت کہ شب ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت  
 علیؑ علیہ السلام کو اپنے بستر پر سلا یا۔ اس صفت کی تھوڑی وضاحت کر  
 وں کہ جب مولا علیؑ علیہ السلام کو ضربت لگی تو آپؑ نے آسمان پر  
 ستاروں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم گواہ رہنا تم نے کبھی علیؑ کو سوتے  
 ہوئے نہیں دیکھا مگر شب ہجرت علیؑ مولاؑ بستر رسولؐ پر سوئے۔ جب  
 عام بندوں پر کوئی مصیبت یا پریشانی پڑ جائے یا موت سر پر ہو تو اس  
 کی نیندیں اڑ جاتی ہیں مگر مولا علیؑ علیہ السلام کائنات میں اس ہستی کا  
 نام ہے کہ دشمنوں کی ننگی تلواریں ہوں۔ دشمن گھر کو گھیرے ہوئے



ہوں، جان کا خطرہ ہو، ہر طرف موت کا سماں ہو، تب بھی مولا علی علیہ السلام کو نیند آتی ہے۔ یہ چند صفات جو میں نے تحریر کیں ہیں اس کے علاوہ بھی بے شمار صفات موجود ہیں

حضرت علی علیہ السلام کی شان میں بے شمار آیات قرآن پاک اور احادیث میں موجود ہیں۔ جن میں چند مشہور آیت تطہیر، آیت ولایت، آیت مباہلہ، صالح المومنین شامل ہیں۔ اور مشہور احادیث میں حدیث سفینہ، حدیث نور، حدیث ثقلین، حدیث خیبر و خندق شامل ہیں۔

مولا علی علیہ السلام دنیا کے ہر علوم پر عبور رکھتے اور دنیا کی ہر زبان جانتے۔ ہر کوئی مولا علی علیہ السلام کا پہلا مُصنّف مانتا ہے۔ مولا علی علیہ السلام جب خفا ہوتے تو نہایت حلم کا مظاہر کرتے۔ ہمیشہ سچ بولتے اور ساری زندگی آپؑ نے عدل کے ساتھ فیصلے کیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز و تکفین مولا علی علیہ السلام نے کی۔ مولا علی علیہ السلام نے حضورؐ کے جسد پاک کو غسل دیا اور ملائکہ نے اس میں مولا علیؑ کی مدد کی۔ مولا علیؑ کی شہادت مسجد کوفہ میں بوجہ ضربت ملعون عبدالرحمن ابن ملجم لعین ہوئی۔ ضربت ۱۹ رمضان بوقت فجر لگی اور شہادت ۲۱ رمضان ۴۰ ہجری کو ہوئی۔ مولا علی علیہ السلام کا روضہ مبارک نجف اشرف (عراق) میں ہے۔

## ❖ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا علیہ السلام ❖

أم الائمہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اکلوتی بیٹی ہیں۔ آپ کا مشہور لقب زہرا اور سید النساء ہے۔ اور کنیت أم الحسنین اور أم الائمہ ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا ہے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ ہیں۔ جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا ظہور پر نور اس کائنات میں ۲۰ جمادی الثانی ۵۰ بعثت میں مکہ معظمہ میں ہوا۔ آپ کے ظہور کے وقت جنت سے حوٰریں زمین پر اتریں۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جناب حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے کے سارے نبی جس سردار کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں اس سردار کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہتے ہیں اور خود محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس ہستی کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں اس ہستی کو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کہتے ہیں۔

کائنات میں صرف دو ہستیاں بتول ہیں۔ ایک جناب سیدہ

سلام اللہ علیہا اور دوسری ہستی جناب مریمؑ ہیں۔ قرآن پاک ان دونوں ہستیوں کی عصمت پر گواہ ہے اگر ان دونوں ہستیوں کی عصمت کو ترازو عدل میں تولیں تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کپلہ بھاری نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جناب مریم اس وجہ سے بتوں ہیں کہ شوہر نہیں رکھتیں۔ مگر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا شوہر بھی رکھتی ہیں پھر بھی بتوں ہیں۔

۱۰۔ بعثت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ ہجرت کی تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا آپ کے ساتھ آئیں۔ ۱۰۔ بعثت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے لیے نہایت غم کا سال رہا۔ اس سال جناب خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا وصال ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سال کو عام الخزن کہا ہے۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا عقد مبارک جناب مولا علی علیہ السلام سے ہوا۔ اور حق مہر 500 درہم مقرر ہوا۔ رخصتی کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ علی علیہ السلام سے بے جا سوال نہ کرنا۔ یہ دنیا کا سب سے افضل اور اعلیٰ انسان ہے۔ اور جناب علی علیہ السلام سے فرمایا کہ کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ملال ہو کیونکہ یہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک سے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کا ظہور ہوا۔ جناب حسن علیہ السلام جناب حسین علیہ السلام جناب زینب سلام اللہ علیہا اور حضرت ام کلثومؓ اور ایک بیٹے محسن کا اسقاط شامل ہے۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے اپنے والد محترم کے ساتھ ۱۰ ہجری میں حج کی سعادت بھی حاصل کی۔

۱۱ ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کے بعد اہل بیت پر اور خاص طور پر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پر مصائب کی بوچھاڑ ہو گئی۔ آپ اپنے بابا کی شہادت کے بعد صرف 95 دن زندہ رہیں۔ خلیفہ وقت نے آپ پر جلتا ہوا دروازہ گرایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر پھاڑ دی اور ہدیان کی تہمت لگائی۔ کچھ دنوں کے بعد آپ نے جناب مولا علی علیہ السلام سے وصیت کی کہ آپ میرے کفیل غسل بنیے گا۔ رات کے وقت میرا جنازہ اٹھائیے گا۔ جنہوں نے مجھے دکھ دیئے ہیں وہ میرے جنازے میں شریک نہ ہوں۔ آپ صرف ۱۸ برس کی عمر مبارک میں ۳ جمادی الثانی ۱۱ ہجری میں اس کائناتِ فانی سے رخصت ہوئیں۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا روضہ مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ آپ کی شہادت کا سبب در پہلو شکستن بحکم خلیفہ وقت بنا۔



## ❁ سبط پیغمبر حضرت امام حسن علیہ السلام ❁

حضرت امام حسن علیہ السلام ہمارے چوتھے معصوم اور دوسرے امام ہیں۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کا ظہور پر نور ۱۵ رمضان المبارک ۳ ہجری کو مدینہ المنورہ میں ہوا۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت علی علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ہے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کی ظہور کے بعد پہلی خوراک لعاب دہن رسول بنی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ آپ کو ہم شکل پیغمبر کہتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا چہرہ مبارک حضور سے کافی مشابہت رکھتا۔ بحکم خدا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام ”حسن“ رکھا۔ آپ کے ظہور کے وقت جناب جبرائیل علیہ السلام نے حضور کو ایک رومال دیا۔ جس پر ”حسن“ تحریر ہے۔ کائنات عالم میں سب سے پہلے ”حسن“ کا نام آپ سے منسوب ہوا۔ آپ کی کنیت ”ابو محمد“ اور آپ کے القاب سید، سبط، پیغمبر مشہور ہیں۔ سید کا لقب حضرت امام حسن علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا کیا۔

کائنات میں صرف دو ہستیوں کو شانہ رسول پر بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ایک حضرت امام حسن علیہ السلام اور دوسرے حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کے ظہور کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا گیا۔ اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ دی گئی۔

حضرت امام حسن علیہ السلام میں جذبہ اسلام کی فراوانی ہمیشہ موجود رہی۔ آپ بچپن میں لوح محفوظ کا مطالعہ فرماتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روزانہ جو وحی اترتی وہ آپ روزانہ اپنی والدہ محترمہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو آ کر بتاتے۔ ایک روز مولا علی علیہ السلام چھپ کر جناب حسن علیہ السلام اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی وحی کے متعلق گفتگو سنتے رہے کہ مولا حسن علیہ السلام کی زبان میں لکنت ہوئی مولا حسن علیہ السلام نے فرمایا مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے آج میرے بابا علی علیہ السلام ہماری باتیں سن رہے ہیں۔ یہ سن کر مولا علی علیہ السلام نے باہر آ کر جناب حسن علیہ السلام کو گلے لگا لیا۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کو بچپن ہی سے مسائل علمیہ میں خاصی دسترس حاصل رہی۔ جب کوئی سائل حضور سے کسی مسئلے کی دریافت کے لیے آتا اور حضرت امام حسن علیہ السلام موجود ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کو مولا حسن علیہ السلام کی طرف بھیج

دیتے۔ تو مولا حسن علیہ السلام اس سائل کو جواب دیتے۔ جب آپؑ کی عمر مبارک چھ برس کے قریب ہوئی تو آپ کو ایک ہی برس میں یکے بعد دیگرے دو صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ 28 صفر ۱۱ ہجری کو آپ کے نانا کی شہادت ہوئی۔ اور ۳ جمادی الثانی ۱۱ ہجری کو والدہ محترمہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔

حضرت امام حسن علیہ السلام بہت بڑے عابد و زاہد ہیں آپؑ نے جتنے بھی حج کیے پیدل کیے اکثر راہِ خدا میں اپنا مال غریب فقیر مسکین کو دے دیتے۔ کبھی کوئی سائل آپ کے پاس سے خالی ہاتھ نہ گیا۔ آپ دشمن سے بھی خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اگر دشمن بد زبانی سے بھی مخاطب ہوا تو آپ نے حسن ذوق سے اس کو گرویدہ بنا لیا۔ ۴۰ ہجری کو جب عبدالرحمن ابن ملجم ملعون نے آپ کے والد محترم مولا علی علیہ السلام کو ضرب ماری تو حضرت علی علیہ السلام نے امامت مولا حسن علیہ السلام کے سپرد کی۔ آپ نے مولا علی علیہ السلام کو غسل و کفن دیا۔

مولا حسن علیہ السلام نے 9 نکاح کیے۔ آپ کی اولاد میں آٹھ بیٹے اور سات بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کو کل چھ بار زہر دیا گیا۔ پانچ بار زہر سے شفا نصیب ہوئی۔ چھٹی بار آپ کو زہر ہلاہل دیا گیا۔

جو کہ جُعدہ بنت اشعث نے بحکم امیر شام دیا۔ اور آپ کی شہادت اسی زہر کی وجہ سے 28 صفر ۵۰ھ ہجری میں ہوئی۔ شہادت سے قبل آپ نے امامت حضرت امام حسین علیہ السلام کے سپرد کی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے آپ کے غسل و کفن کا انتظام کیا۔ اور مولا حسن علیہ السلام کی وصیت کے مطابق آپ کو آپ کے نانا کے پہلو میں دفنانے کے لیے لے جایا گیا۔ مگر مسلمانوں نے آپ کو نانا کے پہلو میں دفن نہیں ہونے دیا گیا اور آپ کے تابوت پر تیروں کی بارش کی۔ اور ستر تیر مولا حسن علیہ السلام کے تابوت میں پیوست ہو گئے۔ کائنات میں واحد جنازہ ہے جو گھر سے نکل کر واپس گھر آیا۔ بہنوں نے جسد پاک سے تیر نکالے اور پھر جسد پاک کو تابوت میں رکھ کر جنت البقیع لے جایا گیا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کا روضہ مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔





## ❖ شہید کر بلا حضرت امام حسین علیہ السلام ❖

ہمارے پانچویں معصوم اور تیسرے امام حسین علیہ السلام کا ظہور پر نور ۳ شعبان ۴۰ ہجری کو مدینہ المنورہ میں ہوا۔ آپ کے والد محترم ابوالائمہ حضرت علی علیہ السلام اور والدہ محترمہ خاتونِ جنت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور ہمارے پہلے امام حسن علیہ السلام کے چھوٹے بھائی ہیں۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کا نام ”حسین“ رکھا۔ یہ نام کائنات میں سب سے پہلے ہمارے امام کو ملا ہے۔ ظہور کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دھن لگایا اور اپنی زبان کو حضرت حسین علیہ السلام کے منہ مبارک میں ڈال دیا۔ آپ نے حضور کا لعابِ دھن چوسا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ظہور کے متعلق شاعر نے کیا خوب کہا ہے

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا

خدا کا حُسنِ نبوت کا نورِ عین بنا

## علیؑ کا خون لعاب رسولؐ شیرِ بتولؑ

ملے ہیں جب یہ عناصر تو پھر حسینؑ بنا  
 امام حسین علیہ السلام کی کنیت ابو عبد اللہؑ ہے۔ آپ کے  
 مشہور القاب سید الشہداء، شہید اکبرؑ، سبط اور سید ہیں۔ سید کا لقب  
 آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطا کردہ ہے۔ ظہور کے بعد  
 جناب جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک باد کا پیغام  
 لائے۔ اور شہادت کے متعلق بتلایا اور کربلا کی خاکِ پاک حضور صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ حضور نے یہ خاکِ پاک جناب ام سلمیٰ کے  
 حوالے کی اور فرمایا جب یہ مٹی سرخ ہو جائے تو سمجھنا حسین علیہ  
 السلام شہید ہو گئے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے ظہور پر نور کے بعد آپ کا  
 عقیدہ کیا گیا۔ اور سر کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ دی گئی۔  
 حضرت امام حسین علیہ السلام جو انانِ جنت کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
 نے آپ کو حسن کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ آپ اگر اندھیرے  
 میں بیٹھ جاتے تو لوگ آپ کے چہرہ مبارک کی روشنی سے کام لیتے۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام سے بے حد  
 پیار فرماتے۔ حضور اکثر کہا کرتے کہ ”حسین منی وانا من  
 الحسین“۔ ”حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔“

ایک دفعہ حضورؐ کا ایک راستے سے گزر ہوا کہ مدرسے سے ایک بچے کے رونے کی آواز آئی۔ آپؐ اندر گئے اور اُستاد کو ہدایت کی کہ آئندہ اس بچے کو نہیں مارنا اس کی آواز میرے نواسے حسینؑ سے ملتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر امام حسین علیہ السلام کو اپنے کندھے پر بٹھا کر سیر کرواتے۔ عید پر جناب حسین علیہ السلام کے کپڑے جنت سے جناب جبرائیلؑ لاتے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام پیدائشی طور پر معجز نما ہیں۔ جب جناب جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک بادی کا پیغام لا رہے تھے تو راستے میں جناب جبرائیل کی ملاقات خدا کے حکم کے منکر فرشتے فطرس سے ہو گئی۔ اس نے جناب جبرائیلؑ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ مولا علی علیہ السلام کے ہاں حسین السلام کا ظہور ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک بادی کا پیغام دینے جا رہا ہوں۔ فطرس فرشتے نے کہا کہ مجھے بھی ساتھ لے جاؤ۔ میں ان کے در سے شفاعت کی بھیک مانگوں گا۔ جناب جبرائیل علیہ السلام فطرس کو ساتھ لے آئے۔ اور سارا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فطرس اپنے آپ کو حسین علیہ السلام کے جھولے سے مس کرو۔ بس مس کرنا فطرس کو پر مل گئے۔ ستر ہزار

ملائکہ آسمان سے سرداری کا تاج پہنانے آگئے۔ پس نتیجہ نکلا جس کسی کو حسین علیہ السلام معاف کر دیں چاہے منکرِ خدا ہی کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ بھی معاف کر دیتا ہے۔ اسی طرح جناب حر علیہ السلام کا واقعہ بھی ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی عظمت اللہ تعالیٰ کی نظر میں کیا ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو مولا حسین علیہ السلام نبی پاکؐ کی پشت مبارک پر بیٹھ گئے۔ اب اگر دنیا کہے کہ رسولؐ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ حسین علیہ السلام پشت پر بیٹھے ہیں تو پھر سجدہ کو طول کیوں دیا۔ مہر رسالت پر کوئی نبی نہیں بیٹھ سکتا۔ کوئی رسول نہیں بیٹھ سکتا۔ اس پشت مبارک پر صرف وہی بیٹھ سکتا ہے جو صادق بھی ہو اور عادل بھی ہو۔ یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ حسین علیہ السلام کھیلنے ہوئے مسجد میں نہیں آئے۔ کھیل مسجد میں نہیں ہوتا۔ جو نماز کو قیامت تک بچانے کے لیے کائنات میں آئے وہ مسجد میں کھیلنے کے لیے نہیں آیا کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں پڑھ رہے ہیں۔ ”سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ“ اور پشت مبارک پر حسین علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ رسولؐ بحیثیت بشر سجدہ میں نہیں بلکہ بحیثیت رسولؐ سجدہ میں ہیں۔ آپؐ نے سجدہ میں پڑھا

”سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ“ نیت کی کہ اٹھوں پھر خیال آیا کہ حسین علیہ السلام پشت پر بیٹھے ہیں۔ فوراً وحی نازل ہوئی۔ اے رسولؐ جب تک حسینؑ بیٹھا رہے عبادت بڑھا دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت اللہ تعالیٰ کی کر رہے ہیں اور پڑھ رہے ہیں۔ ”سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ“ تین تک تو اللہ کا تصور ہے مگر آگے جتنی دفعہ بھی پڑھا تصور حسین علیہ السلام کا ہے۔ حضورؐ نے عین حالتِ سجدہ میں نماز بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ آپ نے 70 مرتبہ پڑھا ”سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ“ مگر سرنہ اٹھایا۔ کیونکہ حضورؐ جانتے ہیں کہ نماز شروع ہے اور حسینؑ اصول ہے۔ حضورؐ کے اس فعل نے ثابت کر دیا کہ سنتِ عمرت سے ستر گناہ ہلکی ہے۔ حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کی اولاد میں چھ بیٹے اور سات بیٹیاں شامل ہیں۔

مختصراً حضرت امام حسین علیہ السلام نے 28 رجب ۶۰ ہجری کو مدینہ چھوڑا اور ۲ محرم ۶۱ ہجری کو کربلا پہنچے۔ ۷ محرم کو پانی بند ہوا۔ شہادت سے قبل آپؑ نے امامت اپنے بیٹے اور ہمارے چوتھے امام زین العابدین علیہ السلام کے سپرد کی۔ آپؑ کی شہادت ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو کربلا کے میدان میں ہوئی۔ آپؑ پر شمعِ ملعون نے خنجر سے بے شمار وار کیے۔ آپؑ کا روضہ مبارک کربلا معلیٰ (عراق) میں ہے۔



## ✽ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ✽

حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام ہمارے چھٹے معصوم اور چوتھے امام ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام حضرت امام حسین علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا نام شاہ زنان عرف بی بی شہر بانو ہے جو کہ بادشاہ ایران یزدجرد بن شہریار بن کسریٰ کی دختر ہیں۔ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام کا ظہور پر نور ۱۵ جمادی الثانی ۳۸ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ اپنے والد محترم امام حسین علیہ السلام کی طرح علم زاہد عبادت میں مشہور ہیں۔ آپ جہاں کہیں بھی جاتے لوگ تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ ہمارے چوتھے امام زین العابدین علیہ السلام کو زیادہ عرصہ ماں کی آغوش نصیب نہ ہوئی۔ آپ کے ظہور کے کچھ دنوں بعد آپ کی والدہ محترمہ جناب شہر بانو رحلت فرما گئیں۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی کنیت ابو محمد اور ابو الحسن ہے۔ آپ کے مشہور القاب سید الساجدین، سجاد، عابد، زین العابدین ہیں۔ زین العابدین علیہ السلام کا لقب آپ کو کثرت عبادت کی وجہ سے ملا۔ اور سجاد کا لقب اس وجہ سے ہے کہ جب کوئی

کار خیر کرتے تو سجدہ کرتے۔ کوئی صلح کرواتے تو سجدہ کرتے۔ جب بھی نعمت خدا کا تذکرہ فرماتے تو سجدہ بجالاتے۔ عبادت کی کثرت کی وجہ سے آپ کے گھٹنوں پر گھٹے پڑ جاتے۔ جس کو آپ کٹواتے۔ آپ نے شہادت سے قبل آٹھ بادشاہوں کا عہد بادشاہت دیکھا۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کم سنی ہی میں حج پر روانہ ہو گئے۔ جب کہ ان پر ابھی حج واجب نہ ہوا تھا۔ راستے میں ایک شخص کا سامنا ہوا۔ اس نے دریافت کیا۔ آپ نے بتلایا کہ میں حج پر جا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ اتنی کم سنی میں آپ نے فرمایا۔ پتہ نہیں دوبارہ نصیب ہو یا نہ۔

حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام جب وضو کرتے تو آپ کا چہرہ زرد ہو جاتا۔ گھر والوں نے جب اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی جلالت سے ایسا ہوتا ہے۔ آپ انتہائی عبادت گزار اور رات رات بھر خدا کی عبادت کرتے اور خدا کے خوف سے کانپتے رہتے۔

آپ شب و روز میں ایک ہزار رکعت نماز ادا فرماتے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو دوپہر کے وقت امامت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے سپرد کی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کی بہنوں اور

پھوپھیوں کو رسیوں اور آپؐ کو زنجیروں میں جکڑا گیا اور گلے میں طوق پہنا کر ابن زیاد کے دربار میں لایا گیا۔

پھر کوفہ اور شام کے بازاروں میں آپؐ کو پھوپھیوں اور بہنوں کے ساتھ پھیرایا گیا۔ پھر ایک سال کی قید میں ڈال دیا گیا۔ ان تمام حالات کا آپؐ پر ایسا اثر ہوا کہ آپؐ ساری زندگی خون روتے رہے۔

۸ ربیع الاول ۶۲ ہجری کو آپؐ کو رہائی نصیب ہوئی اور ساتھ ہی پھوپھیوں اور بہنوں کو بھی رہا کیا گیا۔ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ شہادت سے قبل آپؐ نے امامت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سپرد کی۔ آپؐ کو ۹۵ ہجری میں ولید بن عبد الممالک بن مروان نے زہر دیا اور آپؐ کی شہادت ۲۵ محرم ۹۵ ہجری میں ہوئی۔ آپؐ کا روضہ مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔





## حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ❁

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہمارے ساتویں معصوم اور پانچویں امام ہیں۔ آپ کو نجیب الطرفین سید ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا نام حضرت فاطمہؑ ہے۔ جو کہ ہمارے دوسرے امام حسن علیہ السلام کی صاحبزادی ہیں۔ نجیب الطرفین سید ہونے کا اعزاز چودہ معصومین میں صرف آپ کے پاس ہے۔ آپ کا ظہور پر نور اس کائنات میں یکم رجب ۵ بھجری کو مدینہ المنورہ میں ہوا۔ آپ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے ظہور سے بہت پہلے ”محمد“ رکھ دیا جو کہ لوح محفوظ پر تحریر ہے۔ چودہ معصومین علیہ السلام میں آپ کو دوسرا ”محمد“ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی کنیت ابو جعفرؑ ہے۔ اور آپ کے مشہور القاب باقرؑ، ہادیؑ ہیں۔ آپ کو باقرؑ کا لقب اس وجہ سے ملا کہ آپ نے علم و حکمت کے مخفی خزانوں کو ظاہر کیا۔ جس کا ”معصومین“ کے سوا پہلے کسی کو علم نہ تھا۔ حضرت امام باقر علیہ السلام کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ آپ علم و حکمت کو اس

طرح شگافتہ کریں گے کہ جس طرح کاشت کے لیے زمین شگافتہ کی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ظہور سے کئی عشرے پہلے اپنے صحابی جابر بن عبد اللہ انصاری سے فرمایا کہ میرے نواسے حسین علیہ السلام کی نسل سے ایک فرزند ہوگا۔ جو کہ علم و حکمت کا خزانہ ہوگا۔ جب اس کا ظہور ہوگا اس وقت تک تم زندہ رہو گے۔ جب تم اس سے ملو تو میرا سلام کہنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی پیش گوئی فرمائی کہ میرا یہ فرزند باقر العلوم ہوگا۔ اور ایک وقت ایسا آیا کہ جب جابر بن عبد اللہ انصاری کا امام باقر علیہ السلام سے سامنا ہوا۔ جابر بن عبد اللہ انصاری نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچایا۔ حضرت باقر علیہ السلام نے آگے بڑھ کر جابر بن عبد اللہ انصاری کا ماتھا چوما اور جنت کی خوشخبری دی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے علم و حکمت و دانائی کے لاتعداد واقعات میں صرف ایک مباحثہ جو کہ امام علیہ السلام اور ابو حنیفہ کے درمیان ہوا تحریر کرتا ہوں۔

ایک روز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو

حنیفہ سے فرمایا

کہ سنا ہے کہ تم قیاس میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہو۔

ابوحنیفہ نے کہا جی ہاں۔ اس کی وجہ حدیث و اخبار ہیں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہا میں چند سوال کرتا ہوں تم قیاس کر کے جواب دو۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا قتل بڑا گناہ ہے یا زنا۔ ابوحنیفہ نے کہا کہ قتل۔ آپ نے فرمایا کہ پھر قتل پر دو اور زنا پر چار گواہیوں کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔ ابوحنیفہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ پھر دوسرا سوال کیا کہ نماز کی عظمت زیادہ ہے یا روزہ کی۔ ابوحنیفہ نے کہا کہ نماز کی۔ آپ نے فرمایا، پھر کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت کو نماز کی قضا ضروری نہیں مگر روزہ کی قضا لازمی ہے۔ ابوحنیفہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ پھر تیسرا سوال کیا کہ پیشاب زیادہ نجس ہے یا منی۔ ابوحنیفہ نے کہا کہ پیشاب۔ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا وجہ ہے کہ پیشاب کے بعد وضو کیا جاتا ہے مگر منی کے اخراج پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابوحنیفہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد امام علیہ السلام خاموش ہو گئے۔ ابوحنیفہ نے جواب کے لیے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ آئندہ قیاس نہ کرنے پر میں آپ کو بتلاؤں گا۔ ابوحنیفہ نے وعدہ کیا کہ میں آئندہ کبھی بھی قیاس نہ کروں گا۔

پہلے سوال کے جواب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قتل کرنے والا ایک شخص ہوتا ہے اس لیے دو گواہ کافی ہیں جبکہ زنا میں دو شخص شامل ہوتے ہیں اس لیے چار گواہوں کی ضرورت

ہوتی ہے۔ دوسرے سوال کے جواب کے متعلق آپ نے فرمایا کہ حائضہ عورت کو سال میں ایک دفعہ روزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور نماز کے لیے ہر ماہ واسطہ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے یہ سہولت رکھی ہے کہ نماز کی قضا نہیں ہے۔ مگر روزوں کی قضا ہے۔ تیسرے سوال کے جواب میں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پیشاب مثانہ سے نکلتا ہے۔ اور کئی بار نکلتا ہے۔ اس سے غسل دشوار ہو جاتا ہے اور منی سارے جسم سے نکلتی ہے اور کبھی کبھی نکلتی ہے اس لیے اس کا غسل رکھا ہے۔ جب جواب سے تسلی ہوگئی تو ابوحنیفہ رخصت لے کر گھر چلے گئے۔

مختصراً واقعہ کربلا ۶۱ ہجری سے قبل ۶۰ ہجری 28

رجب کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قریباً چار برس کی عمر مبارک میں اپنے والد محترم حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام اور اپنے دادا محترم حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ چھوڑا اور ۲ محرم ۶۱ ہجری کو کربلا پہنچے۔ واقعہ کربلا اور بازار کوفہ و شام و زندان میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ساتھ ساتھ رہے۔ ایک سال کی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ۸ ربیع الاول ۶۲ ہجری کو رہائی نصیب ہوئی۔

۹۵ ہجری میں جب آپ کے والد محترم حضرت امام علی زین

العابدین علیہ السلام کو زہر دیا گیا تو شہادت سے قبل آپ نے امامت ہمارے پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام کے سپرد کی۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والد محترم کو غسل و کفن دیا اور نمازِ جنازہ بھی پڑھائی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حیات میں دس بادشاہوں نے حکومت کی۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے چار نکاح کیے۔ آپ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ آپ کو ابراہیم بن ولید نے بحکم ہشام بن عبدالملک زہر دیا۔ آپ کی شہادت ۷ ذوالحجہ ۱۱۴ ہجری میں ہوئی۔ آپ کا مزار جنت البقیع مدینہ المنورہ میں ہے۔



شیعہ ملٹی میڈیا

## ✽ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ✽

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارے آٹھویں معصوم اور چھٹے امام ہیں۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی جناب ام فروہ بنت قاسم بن محمد ہے۔ آپ کے متعلق مالک کہتے ہیں کہ میری آنکھوں نے علم و فضل و روع و تقویٰ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بہتر دیکھا ہی نہیں۔ بہت بڑے زاہد اور خدا سے ڈرنے والے ہیں۔ آپ کی صحبت سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ظہور پر نور ۷ اربع الاول ۸۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ کا اسم گرامی جعفر اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ کے مشہور القاب صادق، صابر اور فاضل ہیں۔ صادق کا لقب آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے ظہور سے بہت عشرے قبل اپنے عہد میں دیا۔ آپ کے ظہور والے دن روزہ رکھنا ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ آپ کی حیات میں بارہ بادشاہوں نے حکومت کی۔ جن میں بنی عباس اور بنی امیہ کے بادشاہ شامل ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بے شمار علمی

مناظرے کیے۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں کو شکست دی۔ جن کا تعلق نسرانی، ہندی، کافر، یہودی، دہریوں اور انصاریوں سے تھا۔ کبھی بھی کوئی آپ کو شکست نہ دے سکا۔ آپ کی کرامات۔ اخلاق و عادات اور علمی معلومات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ آپ امیروں سے زیادہ غریبوں کی عزت فرماتے۔ مزدوروں کی قدر کرتے اور خود بھی تجارت فرماتے۔ غلاموں اور کنیروں سے ہمیشہ عزت و تکریم اور رحمہ لہ سے پیش آتے۔ آپ نے اپنے عہد میں کئی غلاموں اور کنیروں کو راہِ خدا میں آزاد کیا۔ مورخین نے حضرت امام جعفر صادق علی السلام کی بہادری، مہمان نوازی، عزیزوں کی خبر گیری، حُسن سلوک اور صبر و تحمل پر کافی تحریر کیا ہے۔

آپ کی لاتعداد تصانیف ہیں جو کہ علم طب، علم منطق، علم فلسفہ، علم کیمیا، علم تشریح والافعال علم طبیعیات اور علم فال پر مشتمل ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو علم طب (تشریح، افعال الاعضا) علم جفر، علم القرآن، علم منطق اور دیگر لاتعداد علموں پر خاصی دسترس رہی۔ آپ کے مشہور شاگردوں میں ابو حنیفہ، یحییٰ بن سعید انصاری، ابن انس، امام مالک اور جابر بن حیان شامل ہیں۔ جابر بن حیان نے ہزاروں صفحات پر مشتمل ایک کتاب تالیف کی۔ جس میں

امام صادق علیہ السلام کے پانچ سو سالوں کو جمع کیا۔ حضرت صادق علیہ السلام کو دنیا کی ہر زبان پر عبور حاصل رہا۔ علوم آلِ محمدؐ کو جتنی ترقی امام صادق علیہ السلام کے دور میں ہوئی کسی امام کے دور میں نہ ہوئی۔ عباسی سلطنت کا استحکام آپ کے لیے سکون کا باعث بنا۔ اور جور کا وٹیں آپ سے قبل آئمہ طاہرینؑ کو پیش آئیں وہ آپ کے دور میں انتہائی کم تھیں۔ چونکہ آپ کو نشرِ علوم کا موقع ملا۔ لہذا آپ نے علمی افادیت کے ڈھیر لگا دیئے۔ صادق آلِ محمدؐ جانوروں اور پرندوں کی بولیاں سمجھتے اور ضرورت کے وقت بات چیت فرماتے۔ چکور کے متعلق آپ نے فرمایا اس کو گھر میں رکھنا باعث برکت ہے اور فاختہ کے متعلق فرمایا کہ اس کو گھر میں نہ رہنے دو۔ آپ کا قول ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی درخواست کبھی رد نہ ہو وہ ہمیشہ آغاز ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ سے کرے اور اختتام بھی ایسے ہی کرے۔

جب آپ کے والد محترم امام باقر علیہ السلام کو ۱۱۴ھ ہجری میں زہر دیا گیا تو انہوں نے شہادت سے قبل امامت آپ کے سپرد کی۔ ۱۱۴ھ ہجری میں آپ امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سات بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کو بادشاہ



منصور نے کئی بار مارنے کی نیت سے دربار میں بلایا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ آخر کار ۱۵ شوال ۱۲۸ ہجری کو منصور دو اِنقی نے زہر دے کر آپ کو شہید کیا۔ آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے بیٹے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑھائی۔ آپ کو نہایت قیمتی کفن دیا گیا۔ اور آپ کے مقامِ شہادت پر روزِ چراغِ جلایا جاتا رہا ہے۔ آپ کا روضہ مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔



مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شبیخہ ملٹی میڈیا

## ✽ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ✽

ہمارے نویں معصوم اور ساتویں باب الوانج امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ظہور پرنورے صفر المظفر ۱۲۸ ہجری میں ”ابو“ کے مقام پر ہوا۔ یہ مقام مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی حمیدہ خاتون ہے۔ آپ کا نام ”موسیٰ“ آپ کے والد محترم امام صادق علیہ السلام نے خداوند عالم کے حکم سے رکھا۔ آپ کی کنیت ابو الحسن اور ابو عبد اللہ ہے اور آپ کے مشہور القاب کاظم، باب الوانج، امین ہیں۔ کاظم کا لقب آپ کو رحم دلی اور حسن سلوک کی وجہ سے ملا۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو عبد صالح کثرت عبادت کی وجہ سے کہتے ہیں۔ آپ کو باب الوانج کا لقب اس وجہ سے ملا کہ آپ خداوند تعالیٰ سے حاجت منوانے کا ذریعہ ہیں۔ آپ کے توسط سے خداوند عالم سے جو بھی دعا مانگی جائے رد نہیں ہوتی ہے۔ آپ کے باب الوانج ہونے کا بڑا مشہور واقعہ ہے۔ جو کہ اخبارات میں بھی شائع ہوا ہے۔ کاظمین میں ایک اندھا شخص علاج کی غرض سے ہسپتال داخل ہوا۔ ڈاکٹروں نے اس اندھے کو لا علاج قرار دے کر ہسپتال سے فارغ کر دیا۔ وہ نہایت مفلسی کی حالت میں امام موسیٰ

کاظم علیہ السلام کے روضہ مبارک میں داخل ہوا اور جو نہی اس اندھے نے تعویذ قبر کو اپنے ہاتھوں سے مس کیا وہ چلاتا ہوا باہر نکلا مجھے بینائی مل گئی۔ لوگوں نے تبرک کے طور پر اس کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ تین بار کپڑے تبدیل کروانے پڑے۔ روضہ کے خداموں نے اسے ہجوم سے نکالا اور گھر پہنچایا۔ اس سے واقعہ کے متعلق پوچھا گیا تو اس بوڑھے نے بتلایا۔ کہ جب میں لا علاج ہو کر ہسپتال سے نکلا اور روضہ مبارک پر پہنچا اور نیت کی کہ اے خداوند عالم تجھے اس پاک باب الوانج امام کا واسطہ ہے کہ بینائی عطا کر۔ نیت کر کے جو نہی تعویذ قبر کو ہاتھ لگایا مجھے بینائی مل گئی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے آبا و اجداد کی طرح اعلیٰ زمانہ، معصوم اور افضل کائنات ہیں اور علم معرفت اور کمال میں وارث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔ آپ کو دنیا کی ہر زبان پر عبور حاصل رہا۔ آپ بہت بڑے عابد اور حجت خدا ہیں۔ آپ کو بیس برس اپنے والد محترم کے زیر سایہ گزارنے کا موقع ملا۔ ۱۴۸ ہجری میں جب آپ کے والد محترم کو زہر دیا گیا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سپرد کی۔ آپ کو بیس برس کی عمر مبارک میں امامت ملی۔ حالانکہ آپ کے بڑے بھائی جناب اسماعیل علیہ السلام بھی موجود تھے۔ مگر بحکم خدا امامت آپ کے سپرد کی گئی۔ آپ کے ظہور سے لے کر شہادت تک

چھ بادشاہوں نے حکومت کی۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو  
 مظلوم امام بھی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی  
 کے چودہ برس مختلف اوقات میں قید میں گزارے اور آپ کی شہادت  
 بھی حالتِ قید میں ہوئی۔ آپ کو کئی بار قتل کرنے کی کوشش کی گئی مگر  
 ناکام ہوئے۔ آپ کی اولاد میں انیس بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں شامل  
 ہیں۔ آپ کو 23 رجب ۱۸۳ ہجری کو ہارون رشید نے سندی بن  
 شاہک کے ذریعے زہر دیا۔ زہر کھانے کے بعد آپ نے فرمایا کہ کل  
 میرا بدن زرد ہوگا۔ اور پرسوں سیاہ ہو جائے گا۔ آپ قوتِ امامت  
 سے ۲۵ رجب کی رات کو اپنے گھر تشریف لائے اور امامت حضرت  
 امام رضا علیہ السلام کے سپرد کی۔ اور اپنی شہادت کی اطلاع دی کہ کل  
 پل بغداد پر کفن لے آنا۔ اور واپس قید خانے میں آگئے۔ شہادت  
 کے بعد بھی آپ کے پاؤں میں بیڑیاں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور  
 گلے میں خاردار طوق موجود رہا۔ اور اسی حالت میں مزدور آپ کو پل  
 بغداد پر چھوڑ آئے۔ امام رضا علیہ السلام مدینہ سے آئے۔ آپ نے  
 اپنے والد ماجد کو غسل و کفن دیا اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔ حضرت امام  
 موسیٰ کاظم علیہ السلام کا روضہ مبارک کاظمین (عراق) میں ہے۔



## حضرت امام علی رضا علیہ السلام ❁

حضرت امام علی رضا علیہ السلام ہمارے دسویں معصوم اور آٹھویں امام ہیں۔ آپ بارہ اماموں میں سے تیسرے ”علی“ ہیں۔ آپ علم و حکمت سے بھرپور اور اعلم زمانہ اور افضل کائنات ہیں۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی ام البنین عرف نجمہ خاتون ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کی دادی محترمہ جناب حمیدہ خاتون کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں حکم دیا کہ اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شادی جناب ام البنین سے کر دو۔ جس کے بطن مبارک سے میرے آٹھویں جانشین کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جناب امام رضا علیہ السلام کا ظہور پر نور اذی قعدہ ۱۵۳ ہجری مدینہ منورہ میں ہوا۔ ظہور کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے اور اپنے امام بیٹے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ آپ کا اسم گرامی ”علی“ آپ کے والد ماجد نے لوح محفوظ کے مطابق رکھا۔ آپ کی کنیت ”ابوالحسن“ اور مشہور القاب رضا، رضی وصی ہیں۔ آپ کو رضا کا لقب اس وجہ سے ملا کہ آسمان سے لے کر زمین تک اور کائنات کا ہر شخص دوست دشمن سب آپ سے

راضی رہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کو اپنے والد محترم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے زیر سایہ پچیس برس رہنے کا موقع ملا۔ اور آپ امامت کے سائے میں بڑھ کر جوان ہوئے۔ آپ کی نشوونما و تربیت انتہائی پاکیزہ ماحول میں ہوئی۔ جب آپ کے والد محترم کو زہر دے کر شہید کیا گیا تو آپ کو ۱۸۳ ہجری میں امامت ملی۔ امامت کے وقت آپ کی عمر مبارک تیس برس بنتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد دس برس تک ہارون رشید آل محمدؐ پر ظلم و ستم کرتا رہا۔ خاص طور پر امام رضا علیہ السلام کو برداشت نہ کرتا تھا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے انہی دس سالوں کے دوران حج کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے حسنِ اخلاق و عادات و خصائل کا تذکرہ نہ صرف شیعہ کتب بلکہ اہل سنت کی بے شمار کتب میں بھی ملتا ہے۔ آپ کبھی محفل میں پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے۔ جب بھی کوئی سائل آتا خالی ہاتھ واپس نہ جاتا تھا۔ اس کی حاجت روائی ضرور فرماتے۔ انتہائی دھیمی اور خوش اخلاقی سے گفتگو فرماتے۔ جب کوئی گفتگو ختم کر دیتا تب اپنی بات شروع فرماتے۔ غلاموں اور کنیزوں سے بھی انتہائی اچھے اخلاق سے پیش آتے۔ غلاموں کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا نوش فرماتے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ کوئی غلام کھانے کے دوران میری تعظیم کے لیے نہ

اٹھے۔ نعمتِ خدا کو کبھی ضائع نہ کرتے۔ آپ نے کبھی روزے قضا نہیں کیے۔ ہر شب ہزار رکعت نماز پڑھتے اور کثرت سے قرآن کی تلاوت فرماتے۔ عطر کا باقاعدہ استعمال فرماتے۔ گناہ گاروں کے لیے استغفار کرنا آپ کے روزانہ کے معمول میں شامل رہا ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے جو بھی پیشن گوئی فرمائی وہ پوری ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ نکاح کے لیے رات کا وقت بہتر ہے۔ اور رات کو نکاح کرنا سنت بھی ہے۔ آپ نے علم طب پر بھی کافی تحریر کیا جو کہ طبِ رضا کی شکل میں موجود ہے۔ آپ نے مذاہبِ عالم کے علما سے مناظرے کیے۔ اور ہر مناظرہ میں آپ کو فتح ہوئی۔ مناظرہ کرنے والوں میں نصاریٰ، یہود، مجوس کے علما شامل ہیں۔ آپ کی بے بہا تصانیف موجود ہیں۔

آپ کی اولاد میں صرف ایک فرزند امام تقی علیہ السلام ہیں۔ ۲۰۳ ہجری میں جب مامون رشید عباسی نے آپ کو زہر دیا تو آپ نے امامت اپنے بیٹے امام تقی علیہ السلام کے سپرد کی۔ حضرت امام تقی علیہ السلام نے آپ کو غسل و کفن دیا۔ اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کا روضہ مبارک طوس میں ہے۔ جس کو آبِ مشہدِ مقدس کہتے ہیں۔



## ✽ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ✽

حضرت امام تقی علیہ السلام ہمارے گیارہویں معصوم اور نویں امام ہیں۔ چودہ معصومین علیہ السلام میں آپ تیسرے ”محمدؑ“ ہیں۔ آپ کو بہت ہی کم عمر میں امامت ملی۔ آپ نے تاج امامت آٹھ برس کی عمر مبارک میں پہنا۔ جب ۲۰۳ ہجری میں آپ کے والد محترم کو زہر دیا گیا۔

آپ کا ظہور پر نور ۱۰ رجب ۱۹۵ ہجری میں بروز جمعہ مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت امام رضا علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا نام ریحانہ خاتون ہے۔ آپ کا اسم گرامی محمدؑ آپ کے والد محترم نے لوح محفوظ کے مطابق رکھا۔ آپ کی کنیت ”ابو جعفرؑ“ اور آپ کے مشہور القاب تقیؑ، جوادؑ، مرتضیٰؑ ہیں۔ آپ کو اپنے والد محترم کے زیر سایہ رہنے کا بہت کم وقت ملا۔ نہایت کم سنی میں مصائب اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جب آپ کی عمر مبارک ۵ برس ہوئی تو آپ کے والد محترم مدینہ سے خراسان چلے گئے اور اس کے تین برس بعد آپ کے والد محترم کی شہادت ہوئی۔ اور اسی برس آپ کی پھوپھی جناب معصومہ قم جناب فاطمہؑ بھی دنیا سے رخصت ہوئیں مگر آپ نے ان حالات کا جو انمردی سے مقابلہ کیا۔



حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے نہایت کم سنی کے عالم میں مامون کے دربار میں بڑے بڑے عالموں سے فقہ اور حدیث و کلام پر مناظرے کیے اور سب کے سب کو اپنا قائل بنا لیا۔ حضرت امام تقی علیہ السلام علم و فضل، آداب، سخاوت، رحم دلی اور حکمت میں اپنے آبا و اجداد کی طرح عظیم ہیں۔ دشمنوں نے بھی آپ کے علم کو سراہا ہے۔ بادشاہ وقت نے کہا کہ محمدؐ کم سن ضرور ہیں مگر اوصاف و کمالات میں اپنے والد محترم کے جانشین ہیں۔ اور عالم اسلام کے بڑے بڑے علما ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ امام تقی علیہ السلام نے صرف نو برس کی عمر مبارک میں مامون کے دربار میں نو سو عالموں سے مناظرہ کیا۔ جب چند عالموں کو لا جواب کیا تو باقی سب نے کہا کہ آل محمدؐ کے گھرانے کے بچوں کا بھی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مامون چونکہ آپ کی علم و ذہانت سے بڑا متاثر رہا۔ اس وجہ سے جب تک وہ زندہ رہا امام تقی علیہ السلام نے نہایت پرسکون وقت گزارا مگر جب مامون کا انتقال ہوا اور معتصم بادشاہ بنا تو اس نے آپ کو مدینہ سے بغداد بلا لیا۔ آپ نے چلنے سے قبل حضرت امام تقی علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر کیا کیونکہ امام علیہ السلام کو معتصم کی نیت کا پتہ تھا۔ معتصم نے آپ کو بغداد بلوا کر قید کر دیا۔ آپ نے ایک سال کا عرصہ قید میں گزارا۔ آپ کی اولاد میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل

ہیں۔ ۲۹ ذی قعدہ ۲۲۰ ہجری میں معتصم نے بذریعہ ام الفضل بنت مامون رشید آپ کو زہر دیا۔ آپ نے صرف پچیس برس کی عمر مبارک میں شہادت حاصل کی۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے شہادت سے قبل ام الفضل کے بدترین مستقبل کی نشاندہی کی۔ ام الفضل کو بعد میں ناسور ہو گیا اور وہ دیوانی ہو کر مری۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو آپ کے بیٹے امام علی نقی علیہ السلام نے غسل و کفن دیا اور نماز جنازہ پڑھائی۔ امام تقی علیہ السلام کو آپ کے دادا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پہلو میں جگہ ملی۔ آپ کا روضہ مبارک کاظمین عراق میں ہے۔



شیعہ ملٹی میڈیا

## ✽ حضرت امام علی نقی علیہ السلام ✽

حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہمارے بارہویں معصوم اور دسویں امام ہیں۔ آپ کو بارہ اماموں میں چوتھا ”علی“ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کے والد محترم کا نام حضرت امام تقی علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا نام سمانہ خاتون ہے۔ جو کہ حضرت عمار یاسرؓ کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ سخاوت، طہارت نفسانی اور بلندی کردار میں اپنے والد محترم کے ہم پلہ ہیں۔ آپ کا ظہور پر نور ۲۱۴ ہجری میں مریا کے مقام پر ہوا جو کہ مدینہ منورہ کے قریب واقع ہے۔ آپ کا اسم گرامی ”علی“ آپ کے والد محترم امام تقی علیہ السلام نے لوح محفوظ کے مطابق رکھا۔ آپ کی کنیت ”ابوالحسن“ ہے۔ آپ کے مشہور القاب نقی، ناصح اور مرتضیٰ ہیں۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو سب سے کم سنی میں امامت کا تاج پہننے کا شرف حاصل ہے۔ امامت کے وقت آپ کی عمر مبارک صرف چھ برس بنتی ہے۔ آپ نے اپنے والد محترم کے ساتھ تقریباً پانچ برس کا عرصہ گزارا۔ آپ اپنے آباؤ اجداد کی طرح معصوم، اعلم زمانہ امام ہیں۔ آپ علم لدنی لے کر اس کائنات میں آئے۔ اپنے آباؤ اجداد کی طرح علم غیب رکھتے ہیں۔ آپ اپنے عقیدت مندوں کو ہمیشہ حالات سے باخبر کر دیا

کرتے۔ آپ کو کائنات کی ہر زبان پر عبور حاصل ہے۔ اس کا واضح ثبوت اس بات سے ملتا ہے۔ ابو ہاشم کہتے ہیں کہ میں امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے ہندی زبان میں بات کی۔ ابو ہاشم نے کہا کہ میں یہ زبان نہیں جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ابھی آپ کو تمام زبانوں کا عالم بنا دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ نے ایک سنگریزہ اٹھایا اور ابو ہاشم سے کہا کہ اس کو منہ میں رکھ لو۔ بس رکھنا تھا ابو ہاشم کہتے ہیں کہ میں ۷۳ زبانوں کا عالم بن گیا۔ اس کے بعد مجھے کبھی کسی بھی زبان میں بات کرنے میں دقت نہ ہوئی۔ ایک دن ابو ہاشم نے امام علیہ السلام سے تنگ دستی کے متعلق کہا آپ نے مٹھی بھر کر ریت ابو ہاشم کے دامن میں ڈال دی اور فرمایا کہ اسے بازار میں بیچ دو۔ ابو ہاشم کہتے ہیں جب میں نے دیکھا تو یہ سونا تھا۔ میں نے اسے بازار میں بیچ دیا۔

حضرت امام نقی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو ۷ اربیع الاول ظہور پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۷۲ رجب شب معراج اور ۲۵ ذی قعدہ جس دن کعبے کے نیچے زمین بچھائی گئی اور یوم غدیر ۱۸ ذوالحجہ میں سے جس بھی دن روزہ رکھے گا۔ اس کے ۷۰ سالہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آپ کے ظہور کے وقت مامون بادشاہ تھا۔ ۲۳۲ ہجری میں متوکل بادشاہ بنا۔ اس میں آل محمد سے دشمنی کوٹ کوٹ کر

بھری تھی۔ اس نے آل محمد کے روضہ مبارکہ کو مسمار کروانے کی کوشش کی۔ مگر ناکام ہوا۔ پھر اس نے حضرت امام نقی علیہ السلام کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ اور آپ کو مدینہ سے سامرہ بلا لیا اور دھوکہ دہی سے قید کر دیا۔ متوکل نے کئی بار آپ کے گھر کی تلاشی کا بھی حکم دیا۔ کہ آپ کے گھر شیعوں کے بھجے ہوئے خطوط اور اسلحہ ہے۔ مگر تلاشی کے بعد متوکل کے سپاہیوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

ایک دفعہ متوکل کی کمر پر ناسور بن گیا۔ بہت علاج کروایا مگر ٹھیک نہ ہو سکا۔ متوکل رات رات بھر جاگتا۔ آپ نے اس کا علاج کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ مگر بعد میں اس نے پھر دشمنی کی راہ اختیار کی۔ آخر کار متوکل کو اس کے بیٹے مُستنصر نے قتل کر دیا۔ متوکل کے بعد مُستنصر اور معتمد بن متوکل بادشاہ بنا اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلا۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی اولاد میں پانچ بیٹے شامل ہیں۔ آپ کو معتمد بن متوکل نے زہر دیا اور آپ کی شہادت ۳ رجب ۲۵۴ ہجری کو ہوئی۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا روضہ مبارک سرمن رائے (عراق) میں ہے۔



## ✽ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ✽

حضرت امام عسکری علیہ السلام ہمارے تیرھویں معصوم اور گیارہویں امام ہیں۔ آپ کو بارہ اماموں میں دوسرا حسن ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کے اکلوتے فرزند ہمارے بارہویں امام حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام قیامت تک ساری کائنات پر زندہ حجت ہیں۔ اور آپ کا ظہور بروز قیامت ہوگا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ظہور پر نور ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ ہجری بروز جمعۃ المبارک مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ کے والد محترم کا اسم مبارک حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی جناب حدیثہ خاتون ہے۔ آپ کا اسم گرامی ”حسن“ آپ کے والد محترم نے لوح محفوظ کے مطابق رکھا۔ آپ کی کنیت ”ابو محمد“ ہے۔ آپ کے مشہور القاب عسکری، ذکی، ہادی ہیں۔ آپ کے لقب عسکری کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ کے والد محترم مدینہ سے ہجرت کر کے سرمن رائے تشریف لائے تو آپ کے والد محترم اور آپ نے عسکر کے مقام پر قیام کیا۔ اور معتصم باللہ نے اس جگہ لشکر اکٹھا کیا تھا۔ حضرت امام حسن

عسکری علیہ السلام کے امام ہونے کی وصیت آپ کے والد محترم نے صرف چار ماہ کی عمر مبارک میں کر دی۔ مگر امامت کا تاج تقریباً بائیس برس کے بعد ملا۔ جب آپ کے والد محترم کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔

ایک مرتبہ امام حسن عسکری علیہ السلام بچپن میں کنویں میں گر گئے۔ آپ کے والد محترم مصروف نماز رہے۔ اہل خانہ نے شور مچایا۔ جب آپ کے والد محترم نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کنویں میں پانی سے کھیل رہے ہیں۔ بادشاہان وقت نے اپنے آباؤ اجداد کی طرح امام حسن عسکری علیہ السلام پر ظلم جاری رکھا۔ وہ اپنی بادشاہت کے لیے آپ علیہ السلام کو خطرہ سمجھتے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شادی آپ کے والد محترم نے جناب نرجس خاتون سے کر دی۔ جو کہ قیصر روم کی پوتی تھیں اور جناب نرجس خاتون کے بطن سے آپ کے اکلوتے فرزند کا ظہور ہوا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کی طرح ہر زبان پر عبور رکھتے اور علم رجال، علم انساب اور علم حوادث پر بھی دسترس حاصل رہی۔ زاہد و تقویٰ، عقل و عصمت، شجاعت و کرم میں آپ کا ثانی نہ ہے۔ آپ نے بہت سے علمی کارناموں کی وجہ سے دشمنوں کے دلوں میں جگہ بنائی۔ آپ نے قرآن پاک کی تفسیر بھی کی

جو کہ تفسیر امام حسن عسکری السلام کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے عراق کے ایک فلسفی اسحاق کندی کو شکست دی جو کہ ایک کتاب ”ناقص قرآن“ لکھ رہا تھا۔ اور قرآن پاک کی ایک آیت کو دوسری آیت سے ٹکرانا ثابت کرنا چاہتا تھا۔ امام علیہ السلام نے شاگرد کے ذریعے دلائل دے کر قائل کیا تو اس نے کتاب ناقص کو نذر آتش کر دیا۔

آپ نے ہر آنے والے کی حاجت روائی کی۔ جب بھی کوئی بندہ آپ سے سوال کرنے کا ارادہ کرتا تو آپ علم لدنی کے ذریعہ سوال جان کر حاجت روائی کر دیتے۔ آپ نے بے شمار پیشن گوئیاں کیں جو کہ درست ثابت ہوئیں۔ آپ کے زمانہ میں سامرہ میں شدید قحط پڑ گیا اور لوگ مرنے کے قریب ہو گئے۔ آپ نے قید خانہ میں دعا کی اور قحط ختم ہو گیا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو معتمد عباسی نے یکم ربیع الاول کو زہر دلوا دیا اور ۸ ربیع الاول ۲۶۰ ہجری کو آپ کی شہادت ہوئی۔ شہادت سے قبل آپ نے امامت اور تبرکات امام مہدی علیہ السلام کے سپرد کیے۔ آپ کی شہادت سے ہر طرف کھرام برپا ہو گیا۔ آپ کا جنازہ پڑھانے کے لیے جناز گاہ لایا گیا۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آپ نے اپنے والد محترم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا روضہ مبارک امام تقی علیہ السلام کے ساتھ سرمن رائے (عراق) میں ہے۔



## ✽ حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام ✽

حضرت امام مہدی علیہ السلام ہمارے چودھویں معصوم اور بارھویں امام ہیں۔ آپ کو چودہ معصومین علیہ السلام میں چوتھا ”محمدؑ“ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ کا ظہور پر نور ۵ اشبعان ۲۵۵ ہجری کو بروز جمعۃ المبارک سرمن رائے (عراق) میں ہوا۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی ”زبس خاتون“ ہے۔ ظہور کے بعد آپ کے والد محترم نے آپ کو گود میں لیا اور اپنی زبان آپ کے دہن مبارک میں ڈال دی۔ دابنے کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ آپ کا اسم گرامی ”محمدؑ“ لوح محفوظ کے مطابق رکھا گیا۔ آپ کی کنیت ”ابوالقاسم“ اور ”ابوعبداللہ“ ہے۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجویز کردہ ہے۔ آپ کے مشہور القاب میں مہدیؑ، حجت اللہؑ، صاحب العصر والزمانؑ، القائمؑ، الباقیؑ اور المنتظرؑ ہیں۔

آپ اپنے آباؤ اجداد کی طرح افضل کائنات، اعلم زمانہ معصوم، علم ظاہری و باطنی اور علم لدنی سے بھرپور ہیں۔ آپ کے متعلق

حضور نے بے شمار پیشن گوئیاں فرمائی ہیں۔ حضور نے فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے جو کہ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔ ان میں آخری ”محمدؑ“ ہوگا۔ اور لقب ”مہدیؑ“ ہوگا۔ جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائے گی تب اس کا ظہور ہوگا۔ اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کی نصرت کریں گے۔ اور آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کی عمر مبارک ابھی صرف پانچ برس کی ہوئی تو آپ کو اپنے والد محترم کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ معتمد بن متوکل عباسی نے ۲۶۰ ہجری میں آپ کے والد محترم کو زہر دے کر شہید کر دیا۔ ۲۵۹ ہجری میں امام حسن عسکری علیہ السلام نے شہادت کی پیشن گوئی کر دی اور والدہ محترمہ کو حج پر بھیج دیا۔ اور ۲۵۹ ہجری میں تبرکات امام محمد مہدی علیہ السلام کے سپرد کر دیئے۔ ان تبرکات میں حضرت علی علیہ السلام کا جمع کیا ہوا ترتیب نزولی کا قرآن پاک بھی حوالے کیا۔ آپ نے اپنے والد محترم امام عسکری علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھائی۔

معتمد نے آپ کی گرفتاری کے لیے آپ کے گھر پر چھاپے

بھی مارے۔ بعض دشمنانِ اہل بیت آپ کی غیبت پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ مگر امام محمد مہدی علیہ السلام غیبت کے بعد زندہ ہیں۔

اسی طرح جناب خضر علیہ السلام، جناب عیسیٰ علیہ السلام اور جناب الیاسؑ بھی زندہ ہیں۔ آپ کے متعلق علماء کا بیان ہے کہ آپ قائم و المنتظر ہیں اور آفتاب کی مانند ظاہر ہو کر دنیا کی تاریکی کو زائل کر دیں گے۔ جب آپ کا ظہور ہوگا تو ہر طرف دوستی کی فضا ہوگی۔ شیر اور بکری ایک جگہ رہیں گے۔ شیر اور گائے ایک جگہ رہیں گے۔ طفل شیر خوار سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالے گا مگر سانپ نہیں کاٹے گا۔

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ اور اپنے ماننے والوں کی مدد فرماتے ہیں۔ آپ ہر سال فریضہ حج ادا کرتے ہیں۔ آپ کا قیام جزیرہ خضرا میں ہے۔ آپ مومنین سے ملاقات بھی کرتے ہیں مگر یہ مصلحت خداوندی ہے کہ وہ آپ کو پہچان نہیں سکتے۔ آپ کی غیبت کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے والد محترم کی شہادت کے بعد معتمد آل رسولؐ کی نسل ختم کرنا چاہتا تھا۔ اس نے آپ کی گرفتاری کے لیے پہلے سپاہی بھیجے مگر ناکامی ہوئی۔ کیونکہ آپ

بحکم خدا ۲۳۱ رمضان ۲۵۹ھ کو سرمن رائے (عراق) سے غائب ہو گئے۔ ۲۶۰ھ ہجری میں والد محترم کا نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے ظاہر ہوئے اور پھر غائب ہو گئے۔ اور آج تک غائب ہیں۔ اب آپ کی غیبت کو ۱۱۶۴ سال گزر چکے ہیں۔ آپ کا ظہور بحکم خدا ہو گا۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ آپ کا ظہور جلد از جلد ہوتا کہ دنیا کے ظاہری بادشاہوں کی حکومت ختم ہو اور آپ کی ازلی حکومت کا دور شروع ہو اور عدل و انصاف کا بول بالا ہو اور ظلم و جور کا خاتمہ ہو سکے۔

(آمین / تم آمین)



شعبہ ملی میڈیا

## تصحیح ذہن

پاک و مطہر ہستیوں محمدؐ و آلِ محمدؐ کا مختصر سا تعارف آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ لیکن اس کو پڑھ کر بعض افراد کے ذہن میں یہ تاثر پیدا نہ ہو جائے کہ ان ہستیوں کا ظہور معاذ اللہ ہم انسانوں جیسا ہوا ہے۔ یہ تمام کی تمام پاک ہستیاں ازل سے طاہر ہیں۔ ان طاہر ہستیوں کے ظاہری ظہور کا ہر ہر فعل و عمل حکمِ الہی کے تابع ہے۔ جیسے جیسے ہدایات بارگاہِ الہی سے حاصل ہوتی گئیں ویسے ویسے معصومین علیہ السلام ہم جاہلوں پر حقیقت شریعت کو واضح کرنے کے لیے قول و فعل و عمل سرانجام دیتے رہے۔

اگر کہیں معصومؑ کے ظہور کے بعد غسل کا ذکر ہے تو اس فعل کا فقط مقصد یہ ہے کہ اپنے بچوں کو پیدائش کے بعد غسل دو۔ اگر کسی معصومؑ کے کان میں اذان دینے کا تذکرہ ہے تو اس کا مقصد بچے کو مسلمان بنانا اور ولایت علی علیہ السلام کی گواہی کان میں دے کر مومن بنانا ہے۔ اگر لعابِ دہن چسوا یا ہے تو اس کا مقصد بعد از پیدائش گھٹی ہے۔ اگر کسی معصومؑ نے جنگ میں حصہ لیا ہے تو اس کا مقصد حق کی خاطر جہاد کرنا ہے۔ اگر جنگ کے دوران مولاً علی علیہ السلام پر

ذوالفقار کا نزول ہوا ہے تو امت کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ اگر خالصتاً حق کے لیے جہاد کرو گے تو مددِ الہی خود بخود ہو جائے گی۔ اگر ایک معصوم نے دوسرے معصوم کا ہاتھ بلند کر کے ”من کنت مولا فہذا علی مولا“ کہا ہے۔ تو دنیا کو یہ درس دیا ہے کہ کسی بھی سربراہ کا فرض ہے کہ دنیا سے جانے سے پہلے اپنا جانشین مقرر کر کے جائے۔

اعلانِ نبوت سے قبل نکاح کیا ہے تو صاحبانِ عقل کو یہ بات سمجھائی ہے کہ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ نکاح ہمیشہ شریعت پر ہوتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح کس شریعت پر ہوا ہے۔ اگر کہتے ہیں کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام یا کسی دوسرے نبی کی شریعت پر ہوا ہے تو پھر جن کی شریعت پر نکاح ہو وہ افضل ہو جاتا ہے۔ اور شریعت پر عمل کرنے والا مفضل۔

اگر جناب عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت والی بات مان لی جائے تو معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردارِ انبیاء نہیں رہتے ہیں پس ثابت ہوا کہ شادی سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ہی شریعت پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اور نکاح حضرت ابوطالب علیہ السلام نے پڑھایا۔ جناب ابوطالب علیہ السلام کا نکاح پڑھانا اس بات کی دلیل ہے کہ جناب ابوطالب علیہ السلام شریعتِ محمدی کے حافظ بھی ہیں اور عالم و عامل بھی۔

اگر کسی معصوم کا عقیدہ کیا گیا ہے تو اس بات کا درس دیا گیا کہ اپنی اولاد کا عقیدہ کرو۔ اگر معصوم زمین پر بیٹھ کر لوح محفوظ کا مطالعہ کر سکتا ہے تو اس بات کی دلیل ہے کہ آسمان پر سارے فیصلے معصوم کے سامنے اور مشاورت سے ہوئے ہیں۔ اور معصوم ان میں رد و بدل کا اختیار رکھتا ہے۔ اگر کسی معصوم کے تابوت پر تیروں کی بارش کی گئی ہے تو دنیا والوں کو یہ درس ملتا ہے کہ اگر دشمن کم ظرف ہو اور زندہ پر بس نہ چلتا ہو تو ایسی حرکت کر سکتا ہے۔ اگر کسی معصوم نے کم سنی میں حج کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہو کہ پھر نصیب ہو یا نہ ہو تو اس بات کی طرف نشاندہی ہے کہ جب موقع ملے تو فوراً حج کی طرف رجوع کرو۔ تمہاری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ اگر معصومین علیہ السلام وضو کرتے نماز پڑھتے، تہجد پڑھتے ہیں تو لوگوں کو ہدایت دی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھو۔ تہجد پڑھو۔ وگرنہ محمد و آل محمد پر نماز فرض نہیں ہے۔ چودہ معصومین علیہ السلام کی نماز اختیاری ہے۔ نماز پڑھتے اس لیے ہیں کہ ہم اللہ کی مخلوق ہیں اور تم ہماری رعیت ہو۔

اگر پھوپھیوں کے ساتھ بازار میں جانا پڑا ہے تو اس بات کا درس دیا ہے کہ اگر مشکل وقت آن پڑے تو حوصلے سے رضا الہی کے حکم کے تابع رہو۔ وگرنہ مخالف کی کیا جرأت تھی کہ آل محمد کو قید کرتا، اگر کسی کے ساتھ مناظرے کیے ہیں تو اس بات کی دلیل ہے کہ حق کی

خاطر دشمن سے مناظرہ کرنے میں قباحت نہیں ہونی چاہیے۔  
 اگر کسی معصوم کو قیمتی کفن دیا گیا ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ  
 اپنے مردوں کو عمدہ کفن دو۔ اور اگر کسی معصوم کو غسل دیا گیا ہے یا  
 نمازِ جنازہ پڑھائی گئی ہے تو فقط درس کی خاطر ایسے فعل سرانجام  
 دیے گئے ہیں۔

الغرض یہ تمہید باندھنے کا مقصد اتنا ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ نے  
 جتنے بھی فعل سرانجام دیئے ہیں وہ تمام کے تمام حکمِ الہی کے مرہون  
 منت ہیں۔ ان کا مقصد صرف اور صرف دنیا والوں کو درس دینا ہے۔  
 وگرنہ محمدؐ و آلِ محمدؐ ان تمام احکام سے منزہ و مبرا خداوندِ کریم کی نوری  
 مخلوق ہیں۔



شیعہ ملٹی میڈیا



## تخلیق بشر

انسانی جسم کی اناٹومی، فزیالوجی، مزاج بدن انسانی، تشخیص امراض اور جسم انسانی کی بیماریوں کے متعلق جاننے سے پہلے ہمیں انسانی جسم کی تخلیق کے متعلق جاننا بے حد ضروری ہے۔ یعنی انسانی جسم کس طرح وجود میں آتا ہے۔ اور اس کے لیے کون کون سے عوامل طے کرنے پڑتے ہیں۔ پیدائش انسانی اور تخلیق انبیاء میں کیا فرق ہے۔

جس طرح ہر جاندار شے چھوٹے چھوٹے ذرات جن کو ہم سیل یا خلیہ کہتے ہیں سے ملکر بنتی ہے۔ اسی طرح ہمارے جسم کی ابتداء بھی ایک خلیے سے ہوتی ہے۔ جسے زائی گوٹ (Zygote) کہتے ہیں۔ جو کہ نر خلیے سپرم (Sperm) اور مادہ خلیے اووم (Ovum) کے ملنے سے وجود میں آتا ہے۔ اس کے بعد انسانی جسم کے مختلف نظاموں کی تخلیق ہوتی ہے۔ یہ عوامل طے ہونے کے بعد جسم انسانی وجود میں آتا ہے۔ اب میں ان عوامل کا مختصر جائزہ پیش کرتا ہوں۔

## ❁ خلیہ ❁

خلیہ زندگی کی اکائی کا نام ہے۔ خلیہ کی دریافت رابرٹ ہک نے 1665ء میں برطانیہ میں کی۔ رابرٹ ہک کے بعد خلیہ پر مزید تحقیق جرمن کے دو ماہرین حیاتیات ایم جے شلیڈن اور ٹی شوان نے کی۔ ان کے مطابق تمام جاندار اجسام خلیوں پر مشتمل ہیں، نئے خلیے پہلے سے موجود خلیوں کی تقسیم سے حاصل ہوتے ہیں، اگر ہم خلیہ کی ساخت اور اُسکے افعال کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں علم سائٹولوجی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ خلیے جسامت کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں یعنی بعض خلیے اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان کو دیکھنے کے لیے خوردبین کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور بعض خلیے اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ بغیر خوردبین کے نظر آجاتے ہیں جسم انسانی میں پائے جانے والے خلیے مختلف افعال سرانجام دیتے ہیں۔ کچھ خلیے حرکت کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ کچھ خلیے غذا کو ہضم کرتے ہیں اور کچھ فضلات کو خارج کرتے ہیں۔ کچھ خلیے جس کا کام سرانجام دیتے ہیں، خلیے میں عمل تنفس کا سلسلہ پایا جاتا ہے۔ دوران تنفس خلیہ آکسیجن حاصل کرتا ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتا ہے۔ خلیہ بیرونی عناصر گرمی، سردی، ہوا سے بھی متاثر ہوتا ہے۔

اگر ہم خلیے کا خوردبین کی مدد سے جائزہ لیں تو خلیے کا زیادہ تر حصہ لعاب دار، شفاف اور بے رنگ مادہ مشتمل ہوتا ہے، جس کو مادہ حیات یا پروٹوپلازم کہتے ہیں۔ پروٹوپلازم میں زندگی کے تمام آثار پائے جاتے ہیں، مادہ حیات غذا کھاتا ہے۔ اور اُس غذا کو ہضم بھی کرتا ہے اور آزادانہ حرکت بھی کرتا ہے، ضرورت کے مطابق اپنی شکل بھی تبدیل کر سکتا ہے۔

پروٹوپلازم یا مادہ حیات ایک نہایت باریک جھلی میں لپٹا ہوا ہوتا ہے، جس کو جھلی یا سیل وال کہتے ہیں۔ یہ مختلف شکلوں کی ہوتی ہے زیادہ تر گول اور بیضوی شکل میں پائی جاتی ہے جو کہ شحم اور لحم سے مل کر بنتی ہے، بعض مادے سیل وال یعنی خلوی جھلی سے آسانی سے گزر جاتے ہیں۔ اور بعض کا گزرنا مشکل ہوتا ہے۔ جو چیز خلیات کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔ اُسکو خلوی جھلی اندر آنے دیتی ہے اور جو چیز خلیات کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اس کو نہیں آنے دیتی ہے۔

نیوکلیس خلیے کے مرکز میں واقع ہوتا ہے۔ یہ شکل کے اعتبار سے دائرہ نما یا بیضوی ہوتا ہے۔ نیوکلیس ایک مسام دار جھلی کے درمیان لپٹا ہوا ہوتا ہے یہ جھلی نیوکلیس کو پروٹوپلازم یعنی مادہ حیات سے علیحدہ رکھتی ہے۔



## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور خلیہ ❁

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلیہ کے متعلق  
ارشاد فرمایا ہے کہ:

اے ابو شاکر کیا تو اُس مخلوق سے باخبر ہے جس کو اللہ تعالیٰ  
نے پیدا کیا، اور تیرے بدن میں اُسے کام پر لگایا اور تو اُسکے کام کے  
نتیجے میں زندہ ہے، اور وہ تیرے وجود میں اس طرح زندہ موجود ہیں،  
جن کا شمار جن کی گنتی صحرا کی ریت کے ذرات کے برابر ہے، وہ تیرے  
جسم میں وجود میں آتے ہیں پرورش پاتے ہیں اور اولاد والے بنتے  
ہیں۔ تو نہ کوئی ان کی آواز سن سکتا ہے اور نہ ہی چھو سکتا ہے نہ یہ بوسونگھ  
سکتا ہے اور نہ ہی اُنکا ذائقہ جان سکتا ہے ایک مدت تک نشوونما پانے  
کے بعد مر جاتے ہیں تاکہ تو زندہ رہے۔



## تخلیق بشر اور سائنس ❁

دوسری اہم بات کہ سپرم اور اووم (Ovum) جو کہ نئے انسانی جسم کے بننے کی بنیاد ہیں جن کے بغیر انسانی جسم وجود میں نہیں آسکتا ہے۔ یہ انسانی جسم میں کس جگہ پائے جاتے ہیں، سپرم (Sperm) مردوں کے خسیوں میں پائے جاتے ہیں۔ اگر ہم منی (Semen) کا خوردبین سے مشاہدہ کریں تو ہمیں کڑوروں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے کیڑے ریگتے ہوئے نظر آئیں گے۔ یہی ریگتے والے کیڑے سپرم ہوتے ہیں۔ ایک تندرست آدمی ایک وقت میں جتنی منی کا اخراج کرتا ہے اُس سے لاکھوں عورتیں حاملہ ہو سکتی ہیں۔ ایک بندہ جو ظاہری طور پر تندرست ہو اور جماع پر بھی قدرت رکھتا ہو، اور اس کی عورت بھی مکمل تندرست ہو اور اولاد نہ ہوتی ہو، تو ایسے مرد کی منی میں سپرم کی کمی ہوتی ہے۔ سیمن ٹیسٹ کروانے سے پتہ چل جاتا ہے کہ ایسے شخص کی منی میں کتنے فیصد سپرم Active ہیں۔ کتنے فیصد Non Active ہیں، اور کتنے فیصد Dead یعنی مردہ ہیں۔ حمل کے لیے کم از کم 60 فیصد سپرم کا

Active ہونا ضروری ہے۔

اسی طرح عورت کا (Ovum) یعنی انڈہ ہر ماہ خسیوں سے نکل کر رحم میں آتا ہے۔ اور جب انڈہ رحم میں آتا ہے تو ایسی صورت میں اگر باروری وقوع پذیر ہو جائے تو حمل قرار پاتا ہے۔ باروری کے نتیجہ میں تشکیل پانے والے خلیہ سے جنین کی نشوونما ہوتی ہے۔ جو کہ رحم میں پرورش پاتا ہے۔ بعض اوقات انڈہ خسیہ سے نکل آتا ہے مگر رحم میں نہیں پہنچ پاتا اور فلوپین ٹیوب میں پھنس جاتا ہے۔ فلوپین ٹیوب وہ نالی ہے جس کے راستے سے انڈہ خسیہ سے نکل کر رحم تک پہنچتا ہے۔ اگر اس میں خرابی ہو جائے تب بھی حمل میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی مکمل تفصیل امراض نسواں میں موجود ہے۔



## ✽ طب آل محمدؐ اور مرض بے اولاد کی ✽

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کا نطفہ متغیر ہو جائے تو اس شخص کو چاہیے کہ دودھ میں شہد ملا کر استعمال کرے۔

ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے اولاد کی کمی کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا

کہ استغفار پڑھا کر اور مرغی کا انڈہ پیاز کے ساتھ کھایا کر۔  
عمر ابن حسنہ جمال نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا استغفار پڑھ اور تخم مرغ اور پیاز کو استعمال کر جب تک اولاد نہ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ کاسنی منی کو زیادہ کرتی ہے اور نسل میں افزائش کرتی ہے۔ اور مولود کو خوب صورت بناتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ گلابی امرود کھانے سے منی صاف ہوتی ہے۔ اور اولاد خوب صورت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ  
جس شخص کو زیادہ اولاد کی خواہش ہو وہ استغفار زیادہ پڑھا  
کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ  
”طلب اولاد کے لیے یہ دعا سجدے میں پڑھے۔“  
”رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ  
الدَّعَاءِ رَبِّ لَا تَذَانِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
جن کے ہاں اولاد نہ ہوئی ہو وہ نیت کرے کہ اگر میرے  
ہاں بیٹا پیدا ہوگا تو میں اس کا نام ”علی“ یا ”حسین“ رکھوں گا۔ تو  
خداوند تعالیٰ فرزند عطا کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص  
کے اولاد نہ ہو وہ جماع کیا کرے تو یہ کہہ لیا کرے

”اللَّهُمَّ إِنْ رَزَمْتَنِي ذَكَرًا سَمَّيْتَهُ مُحَمَّدًا“





## ❖ فعلِ عضلات انسانی ❖

جسم انسانی کی بافتیں کس طرح بنتی ہیں۔ اس کے متعلق جاننے کے لیے ہمیں علم نسیجیات Histology کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ نسیج اولیہ سے مراد وہ سادہ مواد ہے جس سے بدن کی ابتدائی اور اصلی بافتیں بنتی ہیں۔ وہ بافتیں جس سے بدن انسانی تیار ہوتا ہے یہ بافتیں ایلمنٹری بافتیں کہلاتی ہیں۔ بدن انسانی میں کل چار قسم کی بافتیں پائی جاتی ہیں۔

- |                 |                        |
|-----------------|------------------------|
| (i) واصل بافت   | (ii) بشری یا سادہ بافت |
| (iii) لحمی بافت | (iv) عصبی بافت         |

جسم انسانی کے پٹھے اور عضلات مسکولر سٹم میں آتے ہیں۔ بدن انسانی کی جلد کے نیچے کی تہیں عضلات کہلاتی ہیں۔ عضلات کے خلیے باریک اور لمبے لمبے ریشے دار ہوتے ہیں۔ چند گچھے مل کر عضلات بناتے ہیں۔ ان میں تناؤ اور کھچاؤ کو برداشت کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے اور اسی وجہ سے انسانی اعضاء میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔

ارادی عضلات وہ ہوتے ہیں جو ہماری مرضی کے تابع

ہوتے ہیں۔ یہ ہماری مرضی کے مطابق حرکت کرتے ہیں۔ خوردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور ان عضلات میں دھاریاں پائی جاتی ہیں۔ اس لیے یہ عضلات دھاری دار عضلات بھی کہلاتے ہیں۔ وہ عضلات جو ہڈیوں کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں ان عضلات کو عضلات ہیکلیہ کہتے ہیں۔ اور جو جلد کے ساتھ ہوتے ہیں ان کو جلدی عضلات کہتے ہیں۔

غیر ارادی عضلات وہ ہیں جو ہماری خواہش یا مرضی کے مطابق کام نہیں کرتے یعنی ان کی حرکت ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی ہے۔ غیر ارادی عضلات میں مشاہدہ کے دوران دھاریاں نظر آتی ہیں۔ یہ عضلات کان۔ قلب۔ معدہ۔ طحال۔ خون کی نالیوں۔ آنکھوں کی پتلیوں۔ سر۔ پستانوں۔ رحم وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ ہمارے جسم میں پائے جانے والے عضلات مختلف نوعیت کے افعال سرانجام دیتے ہیں۔ کچھ عضلات گھمانے والے ہوتے ہیں۔ کچھ عضلات جھکانے والے ہوتے ہیں۔ کچھ عضلات اندر لانے والے ہوتے ہیں۔ کچھ عضلات باہر جانے والے ہوتے ہیں۔ کچھ عضلات سیدھا کرنے والے ہوتے ہیں۔ عضلات ہمارے جسم کی ہڈیوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ہمیں حرکت کے قابل بناتے ہیں۔

غیر ارادی عضلات ہمارے نظام انہضام اور نظام تنفس میں

اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ باڈی بلڈر حضرات جو ورزش کرتے ہیں اور جسم بناتے ہیں ان کے جسم کی خوبصورتی انہی عضلات کی وجہ سے ہوتی ہے۔

جسم انسانی میں کل آٹھ نظام پائے جاتے ہیں۔ وہ نظام جس میں غذا کو ہضم ہونے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ نظام انہضام کہلاتا ہے۔ ہمارے جسم کا نظام دوران خون دو حصوں پر مشتمل ہے۔ شریانیں جو دل سے صاف خون پورے جسم میں پہنچاتی ہیں اور وریدیں تمام جسم سے گندہ خون اکٹھا کرتی ہیں۔ وریدیں جسم انسانی کی جلد کے قریب پائی جاتی ہیں جبکہ شریانیں جلد کی گہرائی میں پائی جاتی ہیں۔ وہ نظام جس میں ہم آکسیجن حاصل کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں نظام تنفس کہلاتا ہے۔ اخراج فضلات بدن کا کام نظام اخراج سرانجام دیتا ہے۔ ہمارے جسم کا ایک نظام عضلی بھی ہے۔ عضلات ہمارے جسم کو ڈھانپنے رکھتے ہیں۔ جس کے سکڑنے پھیلنے سے حرکت ہوتی ہے۔ جسم انسانی میں ہڈیوں کا نظام نظام استخوان کہلاتا ہے۔



## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور فعلِ عضلاتِ انسانی ❁

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے شاگرد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے مفضل ذرا دیکھو کہ

”گوشت (Muscles) ہڈیوں کو روکے رکھتا ہے۔ جسم

کے تمام عضلات بذریعہ اوتار ہڈیوں سے چسپاں رہتے ہیں۔ عام طور پر ہر عضلہ ایک ہڈی سے اٹھ کر دوسری ہڈی پر لگتا ہے۔ اس طرح عضلات کے ذریعہ باہم بندھی رہتی ہے اور گنجائش سے زیادہ حرکت نہیں کرنے پاتیں۔ جن لوگوں کے عضلات شل پڑ جاتے ہیں یا کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان کے مفاصل بھی ڈھیلے پڑھ جاتے ہیں۔ اور خلع ان میں عام ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہڈیوں میں حرکات عضلات کے ذریعہ ہی پیدا ہوتے ہیں۔ حرکات کے وقت ہڈیاں متحرک ہو جاتی ہیں اور عضلات محرک و اعصاب گوشت کو روکے رکھتے ہیں۔ عضلات کے لیے محرک اعصاب ہیں۔ اعصاب ہی کی تحریک سے عضلات میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اگر اعصاب مفلوج ہو جائیں تو عضلات ڈھیلے پڑھ جاتے ہیں اور ان کی انقباضی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ جس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ اعصاب گوشت کو کس حد تک روکے رہتے ہیں۔

## تخلیق بشر اور ارشادِ باری تعالیٰ ❁

عالم خلق اور عالم امر کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ خلق کا تعلق جسمانیات سے ہوتا ہے۔ اور عالم خلق کی اشیاء درجہ بدرجہ وجود میں آتی ہیں۔ چنانچہ خلقِ انسانی کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

”وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً

فِي قَرَارٍ فِي مَرَادٍ مَكِينٍ (إِلَىٰ أَنْ قَالَ) فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ“

اول نطفہ ہوتا ہے۔ پھر علقہ (جما ہوا خون) بنتا ہے۔ پھر مضغہ (لوٹھڑا) وجود میں آتا ہے۔ پھر عظام یعنی ہڈیاں بنتی ہیں۔ پھر گوشت پوشت آتا ہے۔ پھر روح ڈالی جاتی ہے۔ اس طرح بچہ مادرِ شکم میں چھ درجے طے کرتا ہے۔ اور یوں صورتِ انسانیہ حاصل کرتا ہے۔

### خلق کی چار قسمیں ہیں

خلقِ تکوینی: یہ وہ خلق ہے جو محتاجِ مدت و مادہ نہیں ہوتی ہے۔

صرف ارادہ تکوینی باری تعالیٰ شے سے متعلق ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے

شے بنانے کا ارادہ کیا۔ پس کہا ”کن“ وہ شے ہو گئی۔

خلق ابداعی: خلق کی وہ قسم ہے کہ مادی اشیا بغیر زمانی گردش یعنی وقت بھی صرف نہ ہو خلق ہو جائیں۔

خلق تحویلی: جس میں مادہ درجہ بدرجہ متحول و منقلب ہو کر خلقی صورت اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خلقتِ انسانی و حیوانی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

”اس خلق میں مادہ ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتا ہے اور بعد مراتب تحول و تحویل خلقت تمام ہوتی ہے۔“  
خلق تقدیری: ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

”خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا“

”اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو ایک خاص اندازے کے تحت خلق فرمایا ہے۔“



## ❖ انبیاء کی تخلیق یا تخلیق انبیاء ❖

انسانی جسم کی تخلیق کے متعلق آپ نے پڑھا۔ اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ انبیاء کی تخلیق کس طرح ہوتی ہے۔ اور یہ کہ دنیا کے سب سے پہلے نبی یعنی ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کس طرح ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق عام بنی نوع انسانوں کی طرح نہیں ہوئی تھی۔

مولا علی علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کو مختلف زمینوں کی مختلف مٹیوں، سخت و نرم، سیاہ و سفید، سرخ، چکنی و بربری مٹیوں کے اجزا اور مختلف قسم کے پانیوں کڑوے و نمکین، تیزابی، گندمی اور میٹھا کے مرکب سے خمیر کیا تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں مختلف رنگوں کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ کوئی کالا ہے تو کوئی گورا ہے۔ کوئی سانولہ ہے تو کوئی زردی مائل ہے۔ کسی میں پھیکا پن ہے تو کسی میں نمکین۔ کسی میں چمک ہے اور کسی میں چکنا پن ہے اور اگر ایک ہی قسم کی مٹی استعمال کی جاتی تو لوگ پہچانے نہ جاتے۔ اسی طرح مختلف قسم کے پانیوں نے اولادِ آدم کو مختلف طبیعتوں کا حامل بنایا ہے۔ جس بندے میں میٹھے پانی کا اثر زیادہ ہے

وہ لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آتا ہے۔ جس بندے میں کڑوے پانی کا اثر زیادہ ہے وہ کڑوے مزاج کا حامل ہے۔ کسی میں نرم مٹی اور شیریں پانی کا ملاپ ہے۔ تو بہت ہی نرم مزاج اور شیریں خوش اخلاق ہے۔ اور اگر کسی بندے میں سخت مٹی اور کڑوے پانی کا حصہ زیادہ ہے تو وہ بندہ سخت مزاج اور بد اخلاق ہے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا پانی استعمال ہوتا تو اولادِ آدم کی طبیعتیں مختلف نہ ہوتیں۔

حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کے دن پیدا ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام کے مجسمہ کو جمعہ کے روز ہی خمیر کیا گیا۔ اس طرح پہلی خاتون ام البشر یعنی حضرت حوا کس طرح پیدا ہوئی تھیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر میں سے جو مٹی بچی تھی اُس مٹی سے ام البشر کو پیدا کیا۔ عورت کی بنیاد بائیں طرف کی بچی ہوئی مٹی سے ہوئی ہے اور دل جسم انسانی میں بائیں طرف ہوتا ہے۔ اس لیے مردوں کو عورتوں سے رغبت ہوتی ہے۔ اور عورتیں باعثِ انس ہوتی ہیں۔

چونکہ حضرت حوا علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے بعد میں پیدا کی گئیں۔ اور عمر میں کم تھیں اس لیے جوڑا وہی کامیاب رہتا ہے کہ مرد سے زوجہ کی عمر کم ہو۔ چونکہ حضرت حوا علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کے لیے پیدا کیا گیا تھا۔ اس لیے عورتیں مردوں کے لیے ہوتی ہیں۔ اور مرد ہی سے نسل و نسب



کا سلسلہ جاری و قائم ہوتا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی اولاد نہ تھی کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام کی زوجہ محترمہ بانجھ تھیں۔ جب آپ بوڑھے ہوئے تو آپ کے اصحاب میں یہ چرچا ہونے لگا کہ آپ کی اولاد نہیں ہے۔ اس لیے ان کے بعد ہم ان کی خلافت کے مالک بن بیٹھیں گے۔ آپ کو بہت دکھ ہوا۔ آپ نے بارگاہِ الہی میں دعا کی۔

”وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَآدِي وَكَانَتِ  
أَمْرَاتِي عَاقِرًا مَهَبُ لِي مِنْ لَدُنْكَ دَلِيًّا هَ يَّرِثُنِي دَيْرُثُ مِنْ  
الِ يَعْقُوبَ وَصَلِّ وَسَلِّ وَاجْعَلْهُ رَبِّ دَفِيئًا (مریم) 5/6“

”اور یقیناً مجھے اپنے بعد اپنے ہالی موالی (صحابہ) سے اندیشہ ہے کہ میرے وارث و جانشین نہ بن بیٹھیں اور اگرچہ میری زوجہ بانجھ ہیں۔ پس مجھے اپنے پاس سے ایک فرزند عطا کر کہ وہ میرا وارث بھی ہو۔ اور آلِ یعقوب کا بھی۔ اور میرے پروردگار اسے پسندیدہ قرار دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زکریا سے اس طرح اس دعا کی قبولیت پر فرمایا۔

”يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيٰى لَمْ  
تَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا. (مریم ۷)“

”اے زکریا! بہ تحقیق ہم تم کو ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری

دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اور اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی پیدا نہیں کیا۔“

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت حضرت ذکریا علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور آپ کی زوجہ جو کہ بانجھ تھیں ان کی عمر اٹھانوے سال تھی۔ چونکہ ظاہری اسباب موجود نہ تھے جو مباشرت اور اولاد پیدا کرنے کے ہوتے ہیں اور مادہ تولید موجود نہ تھا۔ اگر عام اسباب کی موجودگی میں ولادت ہوتی تو حیران کن بات نہ تھی۔ حضرت ذکریا علیہ السلام جانتے تھے کہ اسباب تولید تو ہیں نہیں جو کچھ ہوگا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اندرونی خواہش کو مشیت کہتے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مشیت و امر یعنی اللہ تعالیٰ کے ارادے سے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش میں نطفہ نہیں ہے۔

اس طرح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لڑکے کی بشارت کی گئی تو حضرت سارہ علیہ السلام کہنے لگیں کہ میں بھی بوڑھی ہوں اور میرا شوہر بھی قابلِ توالد و تناسل نہیں ہے۔ اس وقت حضرت سارہ علیہ السلام کی عمر ۹۴ سال اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب فرشتے آئے اور انہوں نے حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کے بعد حضرت یعقوب

علیہ السلام کی بشارت دی۔ حضرت سارہ علیہ السلام بھی ساتھ کھڑی تھیں۔ وہ ہنسی اور کہا کہ میں بھی بوڑھی ہوں اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہے۔ ملائکہ نے کہا کہ تم امر الہی سے تعجب کرتی ہو۔ انبیا کی خلقت امر الہی سے ہوتی ہے۔ اس میں اسباب ظاہریہ و جسمانیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ارادہ الہی متعلق ہو اور وہ پیدا ہو گئے۔ اس طرح حضرت اسحاق علیہ السلام بھی امر الہی سے پیدا ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بنا باپ کے پیدا ہونے کے متعلق قرآن پاک میں ہے۔

”اور وہ وقت یاد کرو جبکہ فرشتوں نے کہا اے مریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں بشارت دیتا ہے۔ اپنے ایک کلمہ (نمائندہ) کی جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے اور وہ دنیا و آخرت میں معظم و مقرب ہوگا اور وہ لوگوں سے گودا اور بڑھاپے میں یکساں باتیں کرے گا۔ اور صالحین سے ہوگا۔ حضرت مریم علیہ السلام بولیں۔ اے پروردگار میرا بیٹا کہاں سے ہوگا۔ جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا نہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جب وہ امر کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو اور وہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ اُسے کتاب و حکمت و انجیل کا علم دے گا اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ میں تمہارے پروردگار کا قاصد ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ تم کو پاک و پاکیزہ لڑکا دوں۔ آپ نے فرمایا میرے کس طرح لڑکا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ نہ مجھے شوہر نے مس کیا ہے اور نہ معاذ اللہ میں بدکار ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا بے شک نہ تم کو شرعی شوہر نے مس کیا ہے اور نہ ہی تم بدکار ہو۔ لیکن یہ حکم تمہارے خدا کا ہے۔ اور یہ امر طے شدہ ہے اور قضا الہی جاری ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرِ شکم میں چار دن رہے۔ بروز جمعہ بعد از زوال حضرت مریم علیہ السلام حاملہ ہوئیں۔ اور منگل کو بعد از زوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور بعض روایات میں چند ساعت شکم مادر میں رہنا مذکور ہے۔ لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امر الہی سے پیدا ہوئے۔ اور ان کے کھانے کے لیے کھجوریں نکل آئیں۔ حالانکہ موسم کھجوروں کا نہ تھا۔ پس ثابت ہوا کہ جو نبی امر الہی سے پیدا ہوا ان کے لیے میووں کا نزول کوئی حیران کن نہ ہے۔



## تخلیق پر بحث کا نتیجہ ❁

تخلیق انبیاء پر مختصر بحث سے صرف اور صرف یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ نبی امر الہی سے پیدا ہو تو اس پر تعجب نہ کرو اور اگر میووں کا نزول ہو اور وہ ان میووں کو نوش فرمائیں تب بھی ورطہ حیرت میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پس امتی نبیوں نے امر الہی سے ظہور پذیر ہو کر نبی نوع انسان کو یہ درس دیا کہ جن سرداروں یعنی (محمد و آل محمد) کے ہم امتی ہیں۔ وہ امر الہی سے ظہور پذیر ہوتے ہیں تو پھر وہ پاک ہستیاں جو کہ وجہ تخلیق کائنات ہیں وہ عام نبی نوع انسانوں کی طرح پیدا نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان پاک ہستیوں (محمد و آل محمد) نے اس کائنات میں ظہور پذیر ہو کر دنیا کو شرف عطا کیا ہے۔ محمد و آل محمد نور الہی ہیں۔ جسے جسے نور کی جب جہاں ضرورت پیش آئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس ہستی کو اپنے نور سے جدا کر کے کائنات میں ظہور پذیر فرمایا۔ اس بات کی دلیل سورج اور اس کی شعاعیں ہیں۔ محمد و آل محمد اللہ تعالیٰ کے نور سے یوں جدا ہوئے جیسے سورج سے شعاعیں جدا ہوتی ہیں۔ شعاعیں حقیقت میں سورج کا اصل ہیں۔ شعاعیں سورج سے جدا ہو کر بھی الگ نہیں ہوتیں مگر سورج سورج ہے۔ شعاعیں

شعاعیں۔ مگر سورج کا پتہ اس کی شعاعیں ہی بتلاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو اپنے نور سے جدا کر کے اس کائنات میں اپنی معرفت کروانے کے لیے بھیجا۔ اور جو کمالات محمدؐ و آلِ محمدؐ کو دیئے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جس کے بھیجے ہوئے نمائندے ایسے کمالات کے حامل ہوں ”کہ آسمان پر کھڑے چاند کے دو ٹکڑے کر دیں“، ”اپنی انگلی کے اشارے سے ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹا کر عصر کے وقت پر لاکھڑا کریں۔“، ”دیوار پر بنی ہوئی تصویر کو حقیقی شیر بنا کر بندے نگلوادیں۔“ ”جن کے پاؤں سے مس ہونے والی جوتی عرش پر چلی جائے۔“ تو ایسے کمالات کی حامل ہستیوں کا خالق کیسا ہوگا؟ اس کی شان کیا ہوگی؟ اور اگر انہی ہستیوں کو جنت سے کھانے آئیں تو پھر تعجب کرنا کم عقلی ہے۔ کیونکہ جنت سے کھانے تو ان کے گھر میں رہنے والی کنیریں منگوا لیتی ہے۔ یعنی کھانا تو جنت کا ایک طرف جن کے زیب تن کرنے والے کو کپڑے جبرائیلؑ جنت سے لا کر خود ان کا درزی ہونے پر فخر کرے تو ایسی ہستیوں کے بارے میں سوچنا زیب نہیں دیتا ہے۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کو سوچومت فقط مانو۔



اناطومی

Anatomy





## ❖ اناٹومی کیا ہے؟ ❖

جس طرح کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے اس کے بنیادی لوازمات کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح طب میں کوئی بھی طبیب اس وقت تک حاذق نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وہ بنیادی لوازمات سے واقفیت نہ رکھتا ہو۔ طب کے بنیادی لوازمات میں سب سے پہلے انسانی جسم کی اناٹومی یعنی تشریح ابدان کا علم ہونا نہایت ضروری ہے کہ انسانی جسم کے مختلف اعضا مثلاً دل، گردے، پھیپھڑے، جگر، خلیات، بافتیں، ہڈیاں، خون کی نالیاں، کہاں کہاں واقع ہیں؟ اور ان تمام اعضائے انسانی کی بناوٹ و ساخت، جسامت، رنگت، وزن شکل و صورت کیسی ہے اور ان کا بدن انسانی میں محل وقوع کیا ہے اور ان تمام اعضا کا آپس میں باہمی تعلق کیا ہے۔

ان تمام چیزوں کے جاننے کا علم اناٹومی کہلاتا ہے۔

اگر ہم ایسے اعضائے انسانی جن کو بغیر کسی آلہ یا خوردبین کے دیکھ سکیں تو ایسی تشریح کو ظاہری تشریح یا اناٹومی کہیں گے۔ اور اگر ہم انسانی اعضا کی ساخت کو حیوانات کے اعضا کی بناوٹ سے ملا دیں تو یہ تقابلی اناٹومی کہلائے گی۔

جسم انسانی کی کون سی ہڈی کمزور ہے اور ہڈی اکثر کہاں سے ٹوٹی ہے۔ اس کا پتہ اپلائڈ اناتومی کے ذریعے چلے گا۔ عمل جراحی کے لحاظ سے اگر ہم انسانی جسم کی تشریح کے متعلق جاننا چاہتے ہیں تو ہم کو سرجیکل اناتومی کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ اور جنین کے رحم مادر میں اعضاء کے بننے کا عمل، بناوٹ، نشوونما اور پرورش کے متعلق علم ہمیں ایمبرالوجی کے ذریعے ہوگا اور اگر ہم یہ چاہیں کہ جنین کا رحم مادر میں پیدائشی بناوٹ و نقائص کی وجوہات کا علم ہو تو ہم کو ٹیرٹالوجی کے علم کا سہارا لینا پڑے گا۔ اور اگر ہم انسانی جسم کا بیماری کی حالت میں بغیر آلہ کے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو ماربڈ اناتومی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ بدن انسانی کے تمام جوڑوں کی بناوٹ اور حرکات کا علم ہمیں ایٹھرالوجی اناتومی کے ذریعے چلے گا۔ خون کی نالیوں، شریانوں اور وریدوں اور دل کا مطالعہ انجیالوجی کے ذریعے ہوگا۔ لہذا اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب تک طبیب کو مکمل طور پر اناتومی کا علم نہیں ہوگا وہ مکمل طبیب نہیں بن سکتا ہے۔



## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور اناٹومی ❁

ایک نصرانی طبیب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے انسانی جسم کی تشریح (اناٹومی) کے متعلق پوچھا۔ اس کے جواب میں صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بارہ وصل، دو سواڑتا لیس ہڈیوں اور تین سو ساٹھ رگوں پر تخلیق فرمایا ہے، رگیں (Vessels) وہ ہیں جو تمام جسم کو سیراب کرتی ہیں۔ جسم کے تمام اعضا میں دورانِ خون رگوں کے ذریعے جاری رہتا ہے اور خون سے تمام اعضاء اپنی غذا حاصل کرتے ہیں اور ہڈیاں جسم کو روکے یعنی تھامے رکھتی ہیں۔ ہڈیاں جسم کے لیے بنیاد اور اعضا کے لیے سہارا ہیں۔ جسم کی تمام ساختیں اور اعضاء ہڈیوں پر بالواسطہ یا بلا واسطہ قائم رہتی ہیں۔ بعض ہڈیاں مختلف قسم کے تجاویف اور نشیب بناتی ہیں جس میں مختلف قسم کے اعضاء محفوظ رہتے ہیں۔ مثلاً تجویفِ مخی میں دماغ، مجر یعنی چشم خانہ میں آنکھ، تجویفِ صدر میں پھیپھڑے اور قلب، تجویفِ بطن میں معدہ، جگر، امعاء، طحال، گردے وغیرہ اور تجویفِ عانہ میں مردوں میں مثانہ و خزانہ منی، عورتوں میں رحم اور

نصیۃ الرحم مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔  
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جسم انسانی کی مزید وضع کے  
لئے اپنی شاگرد مفضل سے فرمایا کہ

غور کرو کہ انسان کو اس کی خلقت میں دیگر بہائم وغیرہ پر کیا فضیلت  
اور شرف دیا گیا ہے۔ یہ سیدھا اور کھڑا پیدا کیا گیا ہے اور کیا برابر ہو کر  
بیٹھتا ہے یہ اس لئے ہے کہ تمام چیزوں کو اپنے ہاتھوں سے لے سکے  
اور اپنے اعضاء سے اسے حاصل کر سکے۔ کام کرنا اور تدبیر کرنا اس  
کے لئے ممکن ہو اگر جھکا ہوا اوندھا بنایا گیا ہوتا جیسے چوپائے ہیں تو  
کبھی اس سے وہ کام نہ ہو سکتے جو اب کر سکتا ہے۔



شیعہ ملی میڈیا

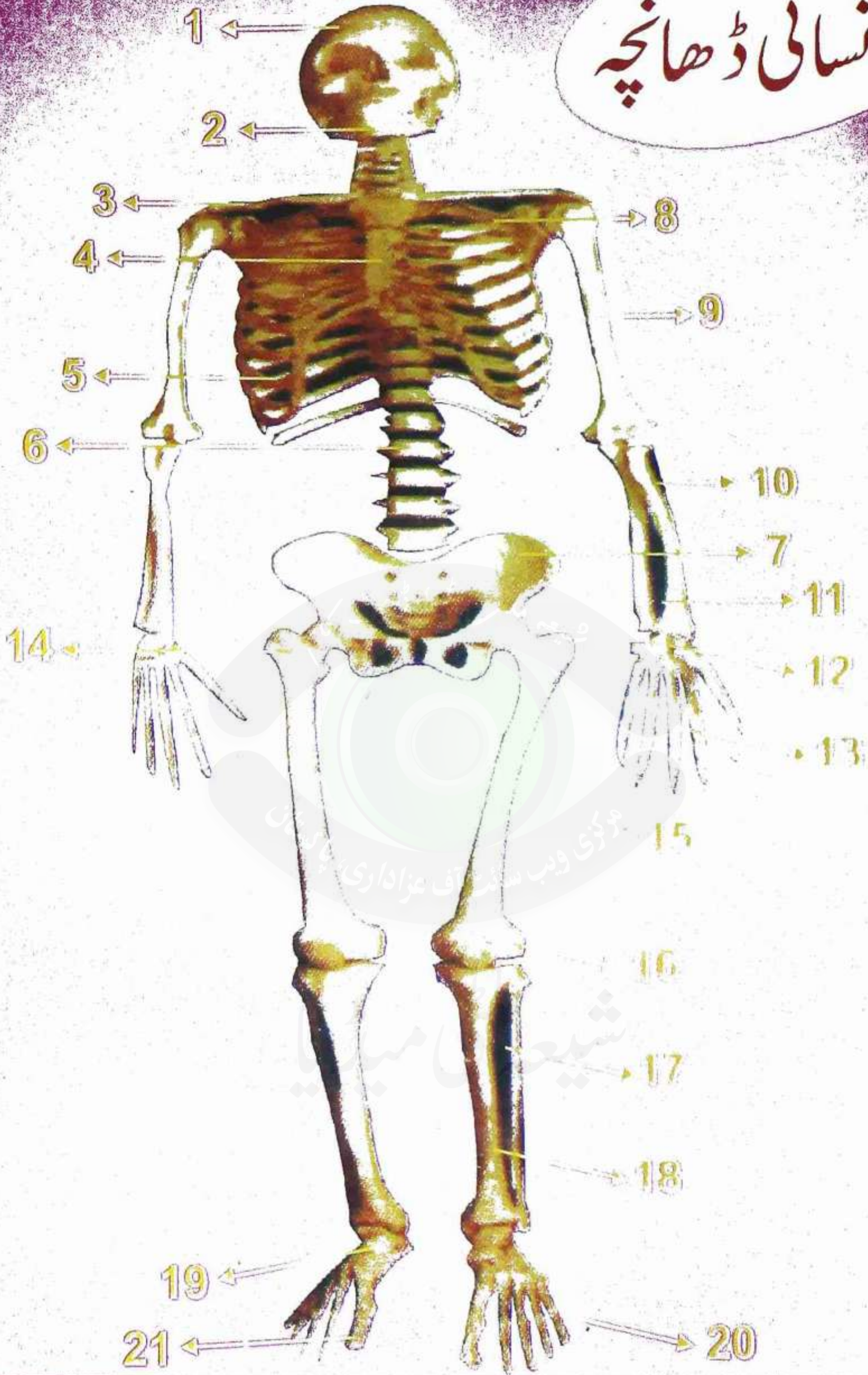
نظام استخوان

یا

ہڈیوں کا نظام



# انسانی ڈھانچہ



- 1- پیشانی کی ہڈی، 2- نیچے کا جڑا، 3- ہنسی کی ہڈی، 4- سینے کی ہڈی، 5- پسلیاں، 6- کمر کے مہرے، 7- کولہے کی ہڈی،  
 8- شانے کی ہڈی، 9- بازو کی ہڈی، 10- کلائی کی بیرونی ہڈی، 11- کلائی کی اندرونی ہڈی، 12- گھٹے کی ہڈیاں، 13- ہتھیلی کی ہڈیاں،  
 14- دوزاہدہ، 15- ران کی ہڈی، 16- چپنی کی ہڈی، 17- پنڈلی کی اندرونی ہڈی، 18- پنڈلی کی بیرونی ہڈی، 19- ٹخنے کی ہڈیاں،  
 20- تلوے کی ہڈیاں، 21- پاؤں کے پورے



شیعہ ملٹی میڈیا



## ✽ نظامِ استخوان اور طب جدید ✽

طب جدید میں اگر ہم انسانی جسم کی ہڈیوں کے ڈھانچے Skelton کا مطالعہ کریں تو ان ہڈیوں کی ترتیب اس طرح ہے۔

بنیادی ڈھانچے میں سر کی ہڈیوں کی تعداد آٹھ ہے۔ چہرے اور ناک کی ہڈیاں چودہ ہیں۔ جن میں چہرے کی ہڈیوں کی تعداد پانچ اور ناک کی ہڈیوں کی تعداد نو ہے۔ کان کی چھ ہڈیاں ہیں۔ یعنی تین ہڈیاں دائیں کان میں اور تین بائیں کان میں پائی جاتی ہیں۔ نچلے جڑے کی ایک ہڈی ہے۔ انسانی جسم میں چھبیس مہرے پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے صدر یعنی سینے کے مہروں کی تعداد بارہ، گردن کے مہروں کی تعداد سات، کمر کے مہروں کی تعداد پانچ اور سپیکرل مہرہ یعنی پانچ چھوٹی ہڈیوں کا ایک مہرہ اور ایک دچی کا مہرہ ہوتا ہے۔ اور سینے کی ایک ہڈی ہے۔ پسلیوں کے دونوں اطراف کی ہڈیوں کی تعداد چوبیس ہے۔ جبکہ الحاقی ڈھانچہ میں شانے کی ہڈیاں دو، ہنسی کی ہڈیاں دو، بازو کی ہڈیاں دو، اور کوہے اور ران کی ہڈیوں کی تعداد بھی دو دو ہوتی ہے۔ کلائی کی ہڈیوں کی مجموعی تعداد چار ہوتی ہے۔ دو ہڈیاں ایک طرف اور دو ہڈیاں دوسری طرف ہوتی ہیں۔ گھٹے یا پہنچے

کی ہڈیوں کی کل تعداد سولہ ہوتی ہے۔ آٹھ ہڈیاں دائیں پہنچے میں اور آٹھ ہڈیاں بائیں پہنچے میں ہوتی ہیں۔ ہتھیلی کی ہڈیوں کی کل تعداد دس ہوتی ہے۔ جس میں سے پانچ ہڈیاں دائیں ہتھیلی میں اور پانچ بائیں ہتھیلی میں ہوتی ہیں۔ سلامیات یعنی انگلیوں کی ہڈیوں کی کل تعداد اٹھائیس ہوتی ہے۔ چودہ سلامیات دائیں طرف اور چودہ بائیں طرف پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح پاؤں کی انگلیوں کی ہڈیوں کی تعداد بھی اٹھائیس ہے۔ چودہ دائیں پاؤں میں اور چودہ بائیں پاؤں میں پائی جاتی ہیں تلوے کی پانچ ہڈیاں دائیں طرف اور پانچ ہڈیاں بائیں طرف پائی جاتی ہیں۔ ٹخنے کی سات ہڈیاں دائیں اور سات ہڈیاں بائیں طرف پائی جاتی ہیں۔ جبکہ پنڈلی کی دو ہڈیاں دائیں اور دو ہڈیاں بائیں ہوتی ہیں۔ چپنی کی ہڈیوں کی تعداد دو ہے۔ ایک دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف ہوتی ہے۔ اس طرح بنیادی ڈھانچے کی ہڈیوں کی کل تعداد اسی (80) بنتی ہے۔ اور الحاقی ہڈیوں کی کل تعداد ایک سو چھبیس (126) بنتی ہے۔ اس طرح دونوں کو ملا کر ساری تعداد 206 بنتی ہے۔ اگر بتیس (32) عدد دانت اور تل نما ہڈیاں بھی شامل کر لی جائیں تو کل تعداد (246) ہو جاتی ہے۔



## ✽ طب آل محمدؐ اور نظامِ استخوان ✽

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے انسانی جسم میں ہڈیوں کی تعداد یوں بیان فرمائی ہے۔ ہر ہاتھ میں اکتالیس ہڈیاں ہوتی ہیں۔ یعنی دونوں ہاتھوں میں ہڈیوں کی تعداد بیاسی ہے۔ پینتیس (35) ہڈیاں ہتھیلی میں دو ہڈیاں کلانی میں ایک ہڈی بازو میں اور تین ہڈیاں شانے میں ہوتی ہیں۔ اس طرح ایک پاؤں میں تینتالیس (43) ہڈیاں اور دونوں پاؤں میں چھیاسی (86) ہڈیاں ہوتی ہیں۔ جس میں قدم میں پینتیس (35) ہڈیاں پنڈلی میں دو ہڈیاں گھٹنہ میں تین ہڈیاں ران میں ایک ہڈی اور کوڑھے میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اس طرح دوسرے قدم کی تعداد ہے۔ صلب میں اٹھارہ مہرے ہوتے ہیں۔ پہلو میں نو پسلیاں ہوتی ہیں۔ آٹھ ہڈیاں گردن اور چھتیس (36) ہڈیاں کمر میں پائی جاتی ہیں۔ اور منہ میں ہڈیوں کی تعداد بتیس (32) ہوتی ہے۔



## حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کے

### مطابق ہڈیوں کی تقسیم

میں نے پڑنے والوں کی آسانی کے لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کے مطابق ہڈیوں کی تقسیم کے عربی، اردو، انگلش میں نام تحریر کیے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

ٹوٹل	انگلش نام	اردو نام	عربی نام	ہڈیوں کی تعداد
چودہ (14)	PHALANGES	پوروے	سلامیات	ہتھیلی کی 35 ہڈیاں
پانچ (5)	METACARPALS	ہتھیلی کی ہڈیاں	عظام المشط	
آٹھ (8)	WRIST	گھٹنے/پہنچے کی ہڈیاں	عظام الرغ	
پانچ (5)	FINGER BONES	انگلیوں کی ہڈیاں (پنچہ)	عظام اظفار	
تین (3)	SESAMOID BONES	تل جیسی ہڈیاں	عظام سمسانیہ	

ایک (1)	ULNA	کلائی کی اندرونی ہڈی	زند اسفل	کلائی ہڈیاں (2)
ایک (1)	RADIUS	کلائی کی بیرونی ہڈی	زند اعلیٰ	
ایک (1)	HUMERUS	بازو کی ہڈی	عظم الحضد	بازو کی 1 ہڈی
ایک (1)	SCAPULA	شانے کی ہڈی	عظم الکتف	شانے کی 3 ہڈیاں
ایک (1)	CLAVICAL	ہنسل کی ہڈی	عظم الترقوہ	
ایک (1)	RIB	پہلی پسلی	اضلاع	

اس طرح سے ایک ہاتھ کی ٹوٹل ہڈیوں کی تعداد اکتالیس بنتی ہے اور یہی ترتیب دوسرے ہاتھ کی ہڈیوں کی ہے۔ لہذا دونوں ہاتھوں کی ہڈیوں کی تعداد بیاسی بنتی ہے۔

نوٹ: پہلی پسلی کو شانے کی ہڈی میں اس لیے شامل کیا جاتا ہے کہ یہ پسلی شانے کی حدود میں واقع ہے اور ہنسل کی ہڈی سے مضبوطی سے جڑی ہوئی ہے۔ اور شانے کے عروق و اعصاب اس پر سہارا لیتے ہیں

ٹوٹل	انگلش نام	اُردو نام	عربی نام	ہڈیوں کی تعداد
چودہ (14)	PHALANGES	پاؤں کے پورے	سلامیات القدم	قدم کی ہڈیاں 35
پانچ (5)	METATAR- SUS	تلوے کی ہڈیاں	عظام مشط القدم	
سات (7)	TORSAL BONES	ٹخنے کی ہڈیاں	عظام الرسغ القدم	
پانچ (5)	FEET BONES	پاؤں کی انگلیاں (پنجہ)	عظام اظفار	
چار (4)	SESAMOID BONES	تل نما ہڈیاں	عظام سمانیہ	
ایک (1)	FIBULA	پنڈلی کی بیرونی ہڈی	قصبی صغریٰ	پنڈلی کی دو ہڈیاں
ایک (1)	TABIA	پنڈلی کی اندرونی ہڈی	قصبی کبریٰ	

ٹوٹل	انگلش نام	اُردو نام	عربی نام	ہڈیوں کی تعداد
ایک (1)	PATELLA	چپنی کی ہڈی	عظم الرضفہ	گھٹنے کی ہڈیاں 3
دو (2)	FLOATING RIBS	آزاد تیرنے والی پسلیاں	غظاریف ہلالیہ	
ایک (1)	FEMUR BONE	ران کی ہڈی	عظم الفخذ	ران کی ہڈی 1
ایک (1)	ILLIUM	مرقفہ	عظم الخاصرہ	کولھے کی ہڈیاں 2
ایک (1)	PUBIS	پیڑو کی ہڈی	عظم العانہ	

اس طرح ایک پاؤں کی کل ہڈیوں کی تعداد تینتالیس (43) بنتی ہے۔ اور یہی ترتیب دوسرے پاؤں کے ساتھ ہوگی۔ اس طرح دونوں پاؤں کی کل ہڈیوں کی تعداد چھیاسی (86) ہوتی ہے۔

نوٹ: غظاریف ہلالیہ یعنی تیرنے والی ہڈیاں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہڈی میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

ٹوٹل	انگلش نام	اُردو نام	عربی نام	ہڈیوں کی تعداد
بارہ (12)	THORACIE VERTEBRAS	پشت کے مہرے	فقرات ظہر	صُلب کے مہرے (18)
پانچ (5)	LUMBER VERTEBRAS	کمر کے مہرے	فقرات قطن	
ایک (1)	Sacrum	ڈھڈی کی ہڈی	عظم العجز	

نوٹ: ڈھڈی کی ہڈی اور دچی کی ہڈی متحد ہو سکتی ہے۔ ایسی صورت میں دچی کی ہڈی کو ڈھڈی کی ہڈی شمار کیا جائے گا۔

ٹوٹل	انگلش نام	اُردو نام	عربی نام	ہڈیوں کی تعداد
نو (9)	Ribs	پسلی	اضلاع	پسلیاں

نوٹ: پہلی پسلی شانے کی ہڈی کے ساتھ شمار کی گئی ہے۔ باقی 9 پسلیاں صادقہ ہوتی ہیں۔ آخری دو پسلیاں آزاد یا تیرنے والی ہوتی ہیں۔ اس لیے یہ صادقہ نہیں ہوتیں۔



ٹوٹل	انگلش نام	اُردو نام	عربی نام	ہڈیوں کی تعداد
سات (7)	Neck Bone	گردن کے مہرے	فقرات عنق	گردن میں ہڈیاں 8
ایک (1)	HYOID BONE	زبان کی ہڈی	عظم لامی	
بائیس (22)	Head Bone	سر کی ہڈیاں	عظام الراس	سر میں ہڈیاں 36
چھ (6)	Hearin	کان کی ہڈیاں	عظمت السمع	
آٹھ (8)	CRANIUM	کھوپڑی کی ہڈیاں	عظام دروزیہ	
بتیس (32)	Teeth	دانت	اسنان	منہ میں 32 دانت

آج سے ہزاروں سال پہلے ہمارے آئمہ طاہرین علیہ السلام نے جو کچھ فرما دیا ہے وہ اٹل ہے۔ مندرجہ بالا نظام استخوان کی ترتیب اور اناٹومی کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

جو تعداد بتائی ہے۔ یہ اصل حقیقت ہے۔ ہمارے آئمہ علیہ السلام نے بغیر کسی آلہ اور سائنسی تحقیق کے اعداد و شمار بتلا کر اس بات کو حقیقت میں بدل دیا ہے کہ واقعاً امام وہی ہوتا ہے جو کائنات کا علم رکھتا ہو اور ہمارے آئمہ طاہرین اول تا آخر علم الہی کے وارث ہیں۔ اور کائنات میں لدنی کا دعویٰ کرنے والے صرف اور صرف ہمارے آئمہ طاہرین علیہ السلام ہیں۔ ہمارے آئمہ طاہرین علیہ السلام کی فرمائی ہوئی باتیں اور ارشادات ہر طبقہ و شعبہ ہائے زندگی کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اور معصومین علیہ السلام کے فرامین پر عمل پیرا ہو کر ہم سب کامیاب زندگی بسر کر سکتے ہیں۔



شیعہ ملٹی میڈیا

# فزیالوجی

PHYSIOLOGY



## ❖ فزیالوجی کیا ہے؟ ❖

جب طبیب کو انسانی جسم کی اناٹومی سے مکمل آگاہی ہو جاتی ہے۔ یعنی اسے معلوم ہو گیا کہ جگر کہاں ہے۔ پھیپھڑے کہاں ہیں۔ معدہ کہاں ہے۔ گردے کہاں ہیں۔ کونسی ہڈی کس جگہ وقوع پذیر ہے۔ تو پھر یہ جاننے کے لیے کہ جگر کیا کام کرتا ہے۔ دل اپنا فعل کس طرح سرانجام دیتا ہے اور مردوں، عورتوں اور بچوں میں رفتار قلب کتنی ہوتی ہے خون ہمارے جسم میں کس طرح گردش کرتا ہے یعنی کون سے راستے صفائی کے لیے پھیپھڑوں میں آتا ہے۔ اور کون سے راستے سے پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور کہاں سے آکسیجن جذب کرتا ہے۔ پھیپھڑے کس طرح ہوا کو جذب و خارج کرتے ہیں۔ تنفس کا عمل مختلف عمروں میں کتنا ہوتا ہے۔ معدے میں خوراک کس طرح جمع ہوتی ہے اور پھر آگے چھوٹی بڑی آنتوں میں کس طرح جاتی ہے؟ گردے انسانی جسم میں کس طرح اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں؟ حواسِ خمسہ ہمارے جسم میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟ ہمارے جسم کے خلیات اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کس طرح کرتے

ہیں؟ ہمارے دماغ میں پیغامات کس طرح وصول ہوتے ہیں؟ جسم میں بافتیں کیا کیا کام سرانجام دیتی ہیں؟ ہمارے جسم میں خلیہ کی کیا اہمیت ہے؟ خلیے کی تقسیم کا عمل کس طرح وقوع پذیر ہوتا ہے اور حرارت ہمارے جسم میں کس طرح پیدا ہوتی ہے؟ نظام اخراج کیسے ہوتا ہے؟ افزائش نسل کا کام کس طرح سرانجام پاتا ہے؟ کھانسی کیوں آتی ہے؟ عطاش (چھینک) آنے کی وجہ کیا ہے؟ جمائی کس طرح آتی ہے؟ خراٹے انسان کیوں لیتا ہے؟ آواز کس طرح پیدا ہوتی ہے؟ ان تمام باتوں کا علم جاننے کے لیے کہ انسانی جسم میں اعضا کس طرح اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں ہمیں فزیالوجی کے علم کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم موٹر سائیکل خریدتے ہیں تو ہمارے اندر قدرتی طور پر یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہمیں جلد از جلد اس کی مشینری کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔ اس لیے کہ اگر اس میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو خود ہی جلد از جلد اس کو ٹھیک کر سکیں۔ انسانی جسم کے اعضا بھی ایک مشینری کی طرح کام کرتے ہیں۔ اور طبیب کامل وہی ہوگا جس کو انسانی مشینری کے بارے میں مکمل آگاہی ہوگی۔ کہ اگر کسی انسانی عضو میں کوئی خلل پیدا ہو گیا ہے اور اس کے افعال میں

جو فرق آیا ہے یہ کیسے دور ہو سکتا ہے؟ اور طبیب کو اس کا پتہ تب ہی چلے گا جب اس نے فزیالوجی کا علم مکمل طور پر حاصل کیا ہوگا الغرض طبیب کو جب تک انسانی جسم کی ساخت و افعال سے واقفیت نہیں ہوگی اس وقت تک حالت مرض و حالت صحت کا اندازہ نہیں لگا سکتا ہے، نہ ہی اس کے بغیر علم طب میں مہارت حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی ایک اچھا معالج بن سکتا ہے۔ لہذا ہم بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ فزیالوجی کے علم کو طب میں ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت حاصل ہے۔



شعبہ ملٹی میڈیا

## ✽ طب آل محمدؐ اور فریالوجی ✽

کائنات کی ہر شے کا وجود آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہوا ہے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ کائنات کے ہر وجود کے عالم ہیں۔ اس بات کی تصدیق کے لیے ایک دلیل دیتا چلوں۔ بتائیں کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے مجسمے کو خمیر کس نے کیا اور حضرت حوا علیہ السلام کا خمیر حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے بچی ہوئی مٹی سے کس نے کیا۔ اگر کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا تو خمیر کے لیے مجسمے کو بنانے کے لیے ہاتھوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہاتھ رکھتا نہیں۔ اور اگر اللہ خود آ کر خمیر کرے تو اللہ ایک جگہ محدود ہو جائے گا اور جو محدود ہو جائے وہ اللہ نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ کوئی اول مخلوق ہے۔ جس نے آدمؑ کے مجسمہ کو بنایا۔ اور یہ کام وہی کر سکتا ہے کہ جس کی آنکھ کو اللہ نے اپنی آنکھ کہا ہو، اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ کہا ہو۔ اس کے چہرہ مبارک کو اپنا چہرہ کہا ہو۔ پس کہ اس کے ہر اعضا کو اپنا اعضا کہا ہو اور ایسی ہستی جس کو اللہ نے اپنا سب کچھ کہا وہ ہستی علی ابن ابی طالب علیہ



السلام کی ہے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے حضرت آدم علیہ السلام کے مجسمہ کو خمیر کیا اور حضرت حواؑ کے مجسمہ کو جناب فاطمہ الزہرا السلام اللہ علیہا نے اپنے ہاتھوں سے خمیر کیا کیونکہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول مخلوق ہیں۔ یعنی جب کائنات بنی ہی نہیں تھی تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی یا محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم راز الہی رہے۔۔ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات فقط محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے خلق کی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے انسانی جسم کے منافع (فزیا لوجی) کے متعلق بیان کرتے ہوئے اپنے شاگرد سے فرمایا اے مفضل! غور کرو جسم کے اعضاء میں اور اس امر میں کہ ہر ایک ان میں کس ضرورت کے لیے بنایا گیا ہے اور اس میں کیا اصلاح و تدبیر کی گئی ہیں۔ دیکھو دونوں ہاتھ کام کرنے کے لیے ہیں۔ دونوں پاؤں چلنے کے لیے، دونوں آنکھیں راہ دیکھنے کے لیے، منہ غذا کھانے کے لیے، معدہ ہضم کے لیے، جگر غذا کا لب لباب نکال لینے کے لیے اور سوراخ اس لیے کہ ان سے فضلہ رفع ہو سکے اور آنتیں اس کے متحمل رہنے کے لیے، فرج بقائے نسل

کے لیے اور علیٰ ہذا القیاس تمام اعضا ہیں۔ اگر ان میں غور کرو گے اور اپنی فکر سے کام لو گے تو ہر ایک عضو کو ایسا پاؤ گے کہ وہ کسی خاص کام کے لیے نہایت درستی اور حکمت کے ساتھ بنایا گیا ہے۔

ایک طبیب ہندی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دربار میں دعویٰ کیا کہ میرا علم (معاذ اللہ) آپ سے زیادہ ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے انسانی اعضا کی فزیالوجی کے متعلق چند سوال پوچھے مگر اس ہندی طبیب کو ایک سوال کا جواب بھی نہ آیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پھیپھڑے کے دو حصے کیوں ہیں اور متحرک کیوں ہیں؟ مگر ہندی طبیب نے جب اس کا جواب نہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ پھیپھڑوں کو دو حصوں میں اس وجہ سے تقسیم کیا گیا ہے کہ دل دونوں اطراف سے ہوا حاصل کر سکے۔

پھر امام صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ جگر محدب کیوں ہے۔ جواب نہ ملنے پر فرمایا جگر محدب اس واسطے ہے تاکہ معدہ کی سنگینی اپنا بوجھ اس پر ڈال کر زہریلے بخارات خارج کر سکے۔

پھر امام صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ ناخن اور بالوں میں جان کیوں نہیں ہے۔ جواب نہ ملنے پر فرمایا کہ ناخن اور بالوں میں جان اس واسطے نہیں ہے کہ ان کے کاٹنے میں تکلیف کا سامنا بار بار نہ ہو۔ پھر امام صادق نے پوچھا کہ دل صنوبری شکل کا کیوں ہے؟

جواب نہ ملنے پر فرمایا کہ دل صنوبری شکل کا اس واسطے ہے کہ اس کی باریک نوک پھیپھڑوں میں داخل ہو کر ان کی ہوا سے ٹھنڈی رہے۔ پھر امام صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ مرد کی داڑھی کیوں ہے۔ جواب نہ ملنے پر فرمایا کہ داڑھی اس واسطے بنائی گئی ہے کہ مرد اور عورت میں تمیز کی جاسکے ورنہ بڑا اثر مناک طریقہ اختیار کرنا پڑتا۔ پھر امام صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ ناک دونوں آنکھوں کے درمیان کیوں ہے؟ جواب نہ ملنے پر فرمایا کہ ناک اس واسطے دونوں آنکھوں کے درمیان ہے تاکہ روشنی کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر سکے اور معتدل روشنی آنکھ تک جائے۔ پھر امام صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ ہتھیلی اور تلوے پر بال کیوں نہیں ہیں؟ جواب نہ ملنے پر فرمایا کہ بال اس واسطے نہیں

ہیں تاکہ چھونے کی حس (قوتِ لامسہ) صحیح طرح کام سرانجام  
دے سکے۔

اس طرح امام صادق علیہ السلام نے بے شمار سوالات  
انسانی اعضاء کے بارے میں پوچھے مگر وہ جواب دینے سے قاصر  
رہا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہزاروں سال پہلے جب  
کہ موجودہ میڈیکل کی ترقی نہیں تھی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
انسانی اعضا کے ہر عضو کی فزیالوجی سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔



مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شیعہ ملٹی میڈیا

مزاج

NATURE



## ✽ مزاج کیا ہے ✽

جب کسی بھی طبیب کو انسانی جسم کی اناٹومی اور فزیالوجی سے مکمل آگاہی حاصل ہو جاتی ہے تب طبیب کے لیے تیسرا اہم مرحلہ مریض کے مزاج کی شناخت کا ہوتا ہے۔ یعنی مریض کا مزاج کیسا ہے؟ دموی ہے، صفراوی ہے، بلغمی ہے یا سوداوی مزاج کا حامل ہے۔ طبی نقطہ نگاہ کے لحاظ سے میں آپ کو چاروں مزاجوں کے حامل افراد کی علامات بتاتا ہوں۔ جس سے مریض کے مزاج کی شناخت میں بے حد آسانی ہو جائے گی۔

خون کا مزاج گرم تر ہے اور یہ سرخی مائل خلط ہے۔ صفرا کا مزاج گرم خشک ہے اور یہ زردی مائل خلط ہے۔ بلغم کا مزاج سرد تر ہے اور یہ سفیدی مائل خلط ہے۔ سودا کا مزاج سرد خشک ہے اور یہ سیاہی مائل خلط ہے۔

ان میں سب سے زیادہ عمدہ خلط خون ہے۔ اس کے بعد بلغم ہے۔ پھر صفرا کا نمبر آتا ہے۔ اور سب سے آخر میں سودا آتا ہے۔ انہی چاروں اخلاط کی وجہ سے انسانوں کے مزاج بھی چار ہیں۔ یعنی دموی مزاج۔ صفراوی مزاج۔ بلغمی مزاج اور سوداوی مزاج شامل ہیں۔

1- سب سے پہلے دموی مزاج کے افراد وہ ہوتے ہیں جن کے بدن میں سرخی پائی جاتی ہے۔ ایسے مزاج کے افراد کے منہ کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور زبان و آنکھ گہری سرخ رنگ کی ہوتی ہیں۔ ایسے افراد جمائیاں و انگڑائیاں زیادہ لیتے ہیں۔ متلی ہوتی ہے اور خیالات منتشر رہتے ہیں۔ ایسے مزاج کے افراد زیادہ تر نکسیر یا بواسیر کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بدن و منہ میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں۔ ایسے افراد کو خواب میں زیادہ تر سرخ رنگ کی اشیا نظر آتی ہیں۔ پاکستان میں ایسے افراد زیادہ تر بٹ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ دموی مزاج خواتین کی سب سے اہم نشانی یہ ہے کہ یہ دوسروں کی نسبت بہت جلد موٹاپے کا شکار ہو جاتی ہیں۔ گرم تر موسم میں زیادہ بیمار ہوتے ہیں۔

2- طبی نقطہ نگاہ کے لحاظ سے صفراوی مزاج افراد کے بدن و آنکھوں کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ ان مزاج کے حامل افراد کی نبض دوسرے تمام مزاج کے لوگوں کی نسبت تیز ہوتی ہے۔ ان کے منہ کا ذائقہ کڑوا رہتا ہے اور زبان خشک اور کھر دری ہوتی ہے۔ بھوک کمزور اور پیاس زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے مزاج والے ٹھنڈے پانی کی زیادہ طلب کرتے ہیں۔ صفراوی مزاج افراد کے معدہ و حلق میں سوزش کی شکایت پائی جاتی ہے۔ اگر صفراوی مزاج کا بندہ بیمار ہو کر



قے کرے تو قے بھی زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ ایسے افراد کی اہم ترین نشانی یہ ہے کہ صفاوی مزاج والوں کو جسم میں سوئیاں چبھتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں اور خواب میں ایسا فرد کو زرد رنگ کی اشیاء نظر آتی ہیں۔ گرم خشک موسم میں صفاوی مزاج کے افراد زیادہ بیمار ہوتے ہیں۔

3- طبی نقطہ نگاہ سے بلغمی مزاج افراد سفیدی مائل ہوتے ہیں اور ان کے بدن میں ڈھیلا پن پایا جاتا ہے۔ منہ سے اکثر سفید رنگ کی بلغمی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ بلغمی مزاج کے حامل افراد کند ذہن اور سستی کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ بلغم کا نظام زیادہ تر خراب رہتا ہے اور کھٹی ڈکاروں کی کثرت ہوتی ہے اور پیشاب سفید رنگ کا بکثرت آتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کے گلے اکثر خراب رہتے ہیں اور پیاس بھی کم لگتی ہے۔ بلغمی مزاج لوگ زیادہ سرد تر موسم میں بیمار ہوتے ہیں۔ اگر اس مزاج کے افراد کو چھوا جائے تو یہ ضرورت سے زیادہ نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں اور بدن میں سردی کی کیفیت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ بلغمی مزاج کے حامل افراد کو زیادہ تر خواب میں پانی سے متعلقہ چیزیں نظر آتی ہیں۔

4- طبی نقطہ نگاہ سے سوداوی مزاج افراد کا سارا بدن کالے رنگ کا ہوتا ہے اور اس مزاج کے حامل افراد کے جسم پر بال بکثرت پائے

جاتے ہیں۔ سوداوی مزاج افراد کو نیند بہت کم آتی ہے۔ ان کے بدن کا خون گاڑھا اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ سوداوی مزاج والوں میں خشکی کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ جھوٹی بھوک یعنی کھانا کھانے کو دل نہیں کرتا ہے۔ اور اکثر سینے میں جلن کی شکایت کرتے ہیں۔ ان افراد کے جسم پر زخم سیاہ رنگ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ سوداوی مزاج افراد سرد خشک موسم میں زیادہ بیمار ہوتے ہیں۔ تلی سے متعلقہ امراض زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہر وقت فکر مند رہتے ہیں۔ پیشاب گاڑھا و سرخی مائل ہوتا ہے۔ ایسے افراد خواب میں ڈراؤنی چیزیں دیکھتے ہیں۔ اور گڑھے بھی خواب میں زیادہ نظر آتے ہیں۔

پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی بھی طبیب کے لیے مزاج سے آشنائی رکھنا بے حد ضروری ہے۔ بلکہ یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ واقفیت مزاج طب کے پیشے سے متعلقہ افراد کے لیے ایک لازمی جزو ہے۔



## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور مزاج

حضرت امام رضا علیہ السلام نے بدن انسانی کو مزاجوں کے اعتبار سے اس طرح تقسیم کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ سینے میں بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔ پہلوؤں میں صفرا کا غلبہ ہوتا ہے۔ پیٹ کے نچلے حصے میں سودا کا غلبہ ہوتا ہے۔ سر، دونوں کانوں، دونوں آنکھوں، دونوں نتھنوں اور منہ میں خون کا غلبہ ہوتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ انسان کی چار حالتیں یا کیفیتیں ہوتی ہیں۔ پندرہ سال سے لے کر پچیس سال تک جسم میں خون کا غلبہ ہوتا ہے۔ پچیس سے پینتیس سال کے درمیان صفرا کا غلبہ ہوتا ہے۔ پینتیس سال سے لے کر ساٹھ سال تک سودا کا غلبہ ہوتا ہے۔ ساٹھ سال سے لے کر موت تک بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 60 سال کے بعد انسانی اعضا ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

مختلف علاقوں کی آب و ہوا بھی انسانی مزاج پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے وہاں کے لوگ گرم مزاج ہوتے ہیں۔ جہاں سردی زیادہ پڑتی ہے وہاں کے افراد سرد مزاج

ہوتے ہیں۔ اور جہاں کی آب و ہوا معتدل ہوتی ہے وہاں کے رہائشی بھی معتدل مزاج ہوتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ہر مزاج کے حامل افراد کے لیے مہینے بتلائے ہیں کہ جن مہینوں میں اس مزاج کے حامل افراد پر ان سے متعلقہ خلط کا غلبہ ہوتا ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔  
حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ

الآخر (جنوری) کے مہینے میں بلغمی مزاج افراد کے لیے انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ بلغمی مزاج افراد اسی مہینے میں زیادہ بیمار ہوتے ہیں۔ جنوری کے مہینے میں انسانی جسم میں بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔ لہذا امام رضا علیہ السلام نے بلغمی مزاج افراد کے لیے خصوصاً اور دوسرے مزاج کے حامل افراد کے لیے احتیاطاً مندرجہ ذیل حکم ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس مہینے میں نہار منہ نیم گرم پانی کے چند گھونٹ استعمال کرنے چاہئیں۔ گرم سبزیوں کیساتھ ساتھ پیاز پودینہ اور مچھلی کا استعمال کرنا چاہیے۔ صبح سویرے جسم کی مالش اور کچھ دیر بعد غسل کرنا چاہیے۔ اس ماہ میں دودھ پینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ گرم کپڑے استعمال کریں اور میٹھی اشیاء کا استعمال فائدہ دیتا ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے دموی مزاج افراد کے

لیے نیساں (اپریل) کے مہینے کا احتیاط کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ اس مہینے میں انسانی جسم میں خون کا غلبہ ہوتا ہے۔ دموی مزاج افراد کے لیے خصوصاً اور دوسرے افراد کے لیے احتیاطاً مندرجہ ذیل احکام ارشاد فرمائے ہیں۔ کہ اس مہینے میں صبح کے وقت غسل کرنا بے حد مفید ہے۔ بھنی ہوئی چیزیں کھانا چاہیں۔ پھول سونگھنا اور جماع کرنا مفید ہوتا ہے۔ اور کھانے میں سرکہ کا استعمال بھی فائدہ مند ہے۔ اس ماہ میں نہار منہ پانی نہیں پینا چاہیے، ورزش سے احتراز کرنا چاہیے۔ بھینس کا دودھ اور بڑا گوشت استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

امام رضا علیہ السلام نے صفاوی مزاج افراد کے لیے حزیراں (جون) کے مہینے میں ہر چیز کے کھانے میں احتیاط کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ صفاوی مزاج افراد اس مہینے میں زیادہ بیمار ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جون کے مہینے میں انسانی جسم میں صفا کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اس مہینے میں خوشبوؤں کا سونگھنا اور تازہ میوؤں کا کھانا فائدہ مند ہوتا ہے۔ دودھ پینا اور خصوصاً بکری کا دودھ فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس ماہ میں ٹھنڈی سبزیاں مثلاً کھیرا، کدو، کاسنی، ساگ وغیرہ کا استعمال فائدہ دیتا ہے۔ اس ماہ میں زیادہ محنت نقصان دہ ہوتی ہے۔ اس ماہ میں چربیلے گوشت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور مسور وغیرہ سے بھی احتیاط بہتر ہے۔

ہمارے چچھے امام علی رضا علیہ السلام نے سوداوی مزاج افراد کے لیے ایلول (ستمبر) کے مہینے میں احتیاط کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ اس مہینے میں جسم میں سودا کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس ماہ میں چھوٹا گوشت کھانا فائدہ مند ہوتا ہے۔ خوشبودار اشیا کا استعمال مفید ہے اور سبزیوں کا استعمال بکثرت کرنا چاہیے۔ اور میٹھی اشیاء استعمال کرنی چاہئیں۔ جلاب لینا بھی مفید ہے۔ صبح کے وقت ورزش و سیر مفید ہوتی ہے۔ رات کے وقت پانی کا استعمال مضر صحت ہے۔ ساگ، ادراک وغیرہ سے پرہیز بہتر ہے۔ گائے کے گوشت سے بھی پرہیز کرنا اور بلا عذر غسل نہیں کرنا چاہیے۔ تربوز اور کھیرا وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

اگر کسی انسان پر کوئی بھی خلط غالب آجائے تو آل محمدؑ نے مندرجہ ذیل علاج بتلائے ہیں۔ مثلاً اگر کسی شخص پر بلغم کا غلبہ ہو جائے

1- تو وہ ائمہ طاہرینؑ کی فرمائی ہوئی ان باتوں پر عمل کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ

شہد بلغم کو رفع کرتا ہے۔

بلغم کا علاج حمام ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ

نہار منہ نہانے سے بلغم دور ہوتا ہے۔

انجیر بلغم کا اخراج کرتا ہے۔

کھجور بلغم کو جسم سے نکالتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ  
زیادہ کنگا کرنا بلغم کو دور کرتا ہے۔

حضرت امام تقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
بلغم کا بہترین علاج حمام ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
نہار منہ شہد کھانے سے بلغم دور ہوتا ہے۔

زیتون قاطع بلغم ہے۔

جو شخص بلغم سے بچنا چاہتا ہے وہ روزانہ جوارش کمونی

کھائے۔ پڑھنے والوں کی آسانی کی خاطر جوارش کمونی کا نسخہ تحریر  
کرتا ہوں۔

(نسخہ)

برگ سیلاب، زنجیل آٹھ آٹھ تولے۔ زیرہ سیاہ مدبر بریاں

بیس تولے، فلفل سیاہ چھ تولے، بورہ ارمنی ایک تولے، شہد دواوں  
کے وزن سے سہ چند۔

جو شخص چاہے کہ بلغم بالکل پیدا ہی نہ ہو وہ نہار منہ ایک

مشقال اطرینفل صغیر استعمال کرے۔ پڑھنے والوں کی بنانے میں

آسانی کی خاطر نسخہ تحریر کر رہا ہوں۔

## (نسخہ)

پوست ہلیلہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ  
کابی۔ آملہ مقشتر پانچوں ادویات ہم وزن لے کر روغن بادام میں  
چرب کریں اور شہد دواؤں کے ہم وزن کا سہ چند ملا کر ادویہ میں  
شامل کریں۔

2- صفرا کی زیادتی سے بچنے کے لئے آئمہ طائرین نے مندرجہ  
ذیل ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
صفرا کی زیادتی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ جمعرات  
کے علاوہ کسی بھی دن ناخن نہ تراشے جائیں۔

صفرا کی زیادتی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ بندہ سرد  
اشیا استعمال کرے۔

صفرا کی زیادتی سے جگر میں نمکیات کی کمی واقع ہو جاتی  
ہے۔ انار صفرا کو ختم کرنے کا سب سے بہترین پھل ہے۔

نہار منہ شہد کھانے سے صفرا دور ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام

نے ارشاد فرمایا ہے کہ صفرا کا علاج مسہل (جلاب) ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ



انگور صفر کو ختم کرتا ہے۔

کاسنی بہترین سبزی ہے۔ صفر کو کم کرتی ہے۔

3- دموی مزاج افراد کے لیے آئمہ معصومین علیہ السلام نے مندرجہ ذیل ہدایات فرمائی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

خون کا علاج حجامت یعنی فصد ہے۔

کاسنی خون کی تیزی کو کم کرتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ

کاہو جوش خون میں کمی کرتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ

کھانے میں شکار کا گوشت کھاؤ اور سر کے استعمال کیا

کرو۔

4- آئمہ طاہرین علیہ السلام نے سودا کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ

کھانا کھانے کے بعد نہانے سے سودا رفع ہوتا ہے۔

تلی کے امراض میں بادنجان (بیگن) فائدہ مند ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ

سودا کو رفع کرنے کے لیے نورہ ہمیشہ لگائے اور قے  
کرے۔

نہار منہ شہد کھانے سے سودا جاتا رہتا ہے۔  
حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
وہ سودا جو انسان کو خوف اور وسوسہ میں ڈالتا ہے اس کے  
لیے سوتے وقت ایک چنابرا بر نسخہ جامعہ استعمال کرے۔ (یہ نسخہ آگے  
تحریر ہے)۔

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر بلغمی مزاج بندہ بیمار ہو تو گرم تر  
ادویات اور دموی مزاج سرد تر ادویات صفاوی مزاج سرد خشک اور  
سوداوی مزاج گرم خشک ادویات یا اشیا استعمال کرے تو مرض سے  
نجات آسان ہوگی۔



تشخیص

DIAGNOSE



## تشخیص امراض ❁

جب کسی بھی طبیب کو انسانی جسم کی اناٹومی، فزیالوجی اور مزاج سے مکمل آشنائی ہو جاتی ہے۔ تب اس کے لیے مرض کی تشخیص کرنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ تشخیص کا مرحلہ کسی بھی طبیب کے لیے نہایت اہم ہوتا ہے۔ بلکہ طبیب کا صحیح معنوں میں حاذق ہونے کا اندازہ تشخیص مرض سے ہوتا ہے۔ کیونکہ جب بھی کوئی مریض طبیب کے پاس آتا ہے تو اپنی بیماری یا محسوسات کو بتلانے کی بجائے ہاتھ آگے کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ نبض دیکھ کر بتلائیں کہ مجھے کیا تکلیف ہے۔ اب یہاں طبیب کا نبض آشنا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور نبض کا علم کتابوں کے ذریعے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ نہ ہی اس سے متعلق تحریروں کا فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے ماہر نبض شناس حکیم کی شاگردی ہی کارگر ثابت ہوتی ہے۔ خیر موضوع کی طرف آتے ہیں۔ سب سے پہلے طبیب کو یہ دیکھنا چاہیے کہ مرض انسانی جسم کے کس حصے میں ہے؟ اور اس کی وجہ پیدائش کیا ہے؟ آیا یہ مرض خاندان میں کسی اور کو بھی ہے۔ کیونکہ چند امراض موروثی ہیں۔ جن

سے تشخیص آسان ہو جاتی ہے۔ مریض کی عادات کیسی ہیں؟ مریض کا مزاج کون سا ہے؟ مریض کا رہن سہن کیسے ماحول میں ہے؟ بیماری کے وقت موسم کون سا ہے۔ کیونکہ بعض بیماریاں صرف موسمی ہوتی ہیں۔ مریض کی ظاہری علامات کا مطالعہ بھی بے حد ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً آنکھوں کی رنگت کیسی ہے؟ سانس کی رفتار کیسی ہے؟ نبض میں تیزی ہے یا سستی ہے؟ بہر حال تشخیص مرض کا کام نہایت غور و فکر کے ساتھ کرنا چاہیے۔ کیونکہ بعض دفعہ مرض کی ظاہری علامات عام ہوتی ہیں مگر مرض اندر سے نہایت خطرناک شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے اور بعض اوقات ظاہری علامات نہایت شدید ہوتی ہیں۔ مگر اندرونی اعضا کی حالت اتنی خراب نہیں ہوتی جتنی کہ محسوس ہوتی ہے۔ بہر حال میں کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کو اپنے تجربہ سے گزری ہوئی ظاہری علامات سے تشخیص بتلاتا ہوں۔

میں نے اپنے نانا حکیم حاذق آغا غلام حیدر صاحب (مرحوم) کے ساتھ سات سال کا عرصہ گزارا۔ انہیں نبض شناسی پر بہت دسترس حاصل تھی۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ ظاہری علامات سے بھی تشخیص میں کمال رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ گزرے ہوئے وقت

میں میں نے ان سے بہت زیادہ سیکھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب مریض مطب میں داخل ہو تو فوراً ہی اس کو بلا کر نبض چیک کرنی شروع نہیں کر دینی چاہیے۔ بلکہ اس کو کچھ دیر بیٹھے رہنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔ اور بغیر ظاہر کیے اس کی حرکات کو نوٹ کرنا چاہیے۔ میں نے بے بہا دفعہ انہیں ظاہری علامات سے 100% تشخیص کرتے دیکھا۔ سب سے پہلے انہوں نے میرے سامنے ایک بو اسیر کے مریض کی تشخیص کی۔ میں نے مریض کو باری آنے پر جانے کو کہا تو انہوں نے بغیر نبض دیکھے کہا کہ تم کو بو اسیر ہے۔ اس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ میرے سامنے پہلے موقع تھا۔ میں بڑا حیران ہوا۔ جب رات کو مطب بند کیا تب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے بغیر دیکھے تشخیص کس طرح کی؟ تو انہوں نے کہا کہ جب میں اس مریض کے آنے سے پہلے خاتون کو چیک کر رہا تھا تو میری نظر اس کی حرکات پر بھی تھی۔ وہ کرسی پر کبھی دائیں کبھی بائیں ہوتا اور کبھی ہلکا سا اٹھ کر بیٹھتا تھا۔ میں نے تشخیص کی کہ یہ بو اسیر کا مریض ہے۔ اور اس کی مقعد کے مسے یا زخم آرام سے بیٹھنے نہیں دے رہے ہیں۔ جب وہ آیا تو میں نے کہہ دیا۔ اس طرح خارش کا مریض بھی

بار بار اپنے جسم کو کھجاتا ہے جس سے تشخیص ہو جاتی ہے۔ جو مریض  
 لمبے لمبے سانس لے رہا ہو اور سانس لینے کے ساتھ سیٹی کی آواز آتی  
 ہو تو وہ مریض دمہ کا ہوتا ہے۔ مریض کی زبان پر اگر سفید رنگ کی  
 میل یا پٹری جمی ہوئی ہو تو یہ بد ہضمی کی نشانی ہے۔ مریض کے ہاتھ  
 پیر اور جسم ٹھنڈا ہو رہا ہو اور غنودگی کی سی کیفیت ہو تو یہ بلڈ پریشر لو  
 ہونے کے ساتھ ساتھ شوگر بھی کم ہونے کی علامت ہوتی ہے اور اگر  
 منہ لال ہو رہا ہو اور کنپٹی کی رگیں پھولی ہوئی ہوں اور وہ ساتھ آنے  
 والے کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آ رہا ہو تو یہ بلڈ پریشر کے ہائی  
 ہونے کی نشانی ہے۔ اگر مریض کے جسم اور آنکھوں کی رنگت پیلی ہو  
 رہی ہو تو اس کو پیشاب کروا کر چیک کریں۔ اگر پیلا زرد ہے تو یہ  
 یرقان ہونے کی علامت ہے۔ اگر مریض کا چہرہ اور خصوصاً پیر سو جھے  
 ہوئے ہیں تو یہ گردے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ چاہے یہ شوگر کی  
 وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کثرتِ جماع یا کسی اور وجہ سے۔ بعض  
 مریض ایسے بھی آتے ہیں جو بیٹھنے کے ساتھ ہی اپنے جوڑوں کے  
 مقاموں کو دبانا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں یورک ایسڈ  
 کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور یہ جوڑوں کے درد کے مریض ہوتے ہیں۔



ایسے مریض جن کا مادہ حیات یعنی منی کثرت کے ساتھ خارج ہو رہی ہو چاہے یہ اخراج کثرت جماع کی وجہ ہو یا جریان کی شکل میں ہو یا مشت زنی کی شکل میں ہو یا کسی بھی اور ذرائع کی وجہ سے ہو ان کی ظاہری علامت یہ ہے کہ ان لوگوں کی آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے ہوتے ہیں۔ ماتھا اندر کی طرف دبا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا مریض جب مطب میں داخل ہوتا ہے اور طبیب کے پاس آ کر بیٹھتا ہے تو طبیب سے آنکھیں چراتا ہے۔ اور سر کو جھکا کر بیٹھتا ہے اور بات کھل کر کرنے سے گھبراتا ہے۔ تو پھر یہ طبیب کی ذہانت ہے کہ وہ فوراً مناسب طریقے سے اس کی بیماری بیان کرے۔ بالکل ایسی ہی صورت حال لیکوریا کے مرض میں مبتلا خواتین کی ہوتی ہے۔ ایسی خواتین کے رخسار اندر کو پچکے ہوتے ہیں۔ اور نبض دکھاتے وقت ہاتھوں میں بعض اوقات کپکپی سے ہوتی ہے۔ بعض مرد و خواتین کے چہروں پر کیل دار دانے، مہا سے نکل آتے ہیں۔ اکثر لوگوں کی رائے ہے کہ اس کے خون میں حدت ہے۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ مرد اور خواتین میں اس کی دو وجہیں مشترک ہیں کہ یہ دانے مہا سے بدبضی اور سنگرینی کی وجہ سے ہو سکتے ہیں۔ دوسری وجہ جگر کی خرابی

ہوتی ہے۔ خواتین میں تیسری وجہ حیض کی خرابی ہوتی ہے۔ جب طبیب ایسے مریض کو دیکھے تو بد ہضمی اور کرائک پچش کے متعلق پوچھے۔ جگر کی خرابی کا خیال رکھے اور عورتوں سے اس کے حیض کے متعلق دریافت کرے۔ اس طرح اگر کوئی مریض بخار کا آئے۔ اور اپنے بائیں جانب پسلیوں کے نیچے درد کی شکایت کرے تو معائنہ کریں اگر جگہ بڑھی ہوئی محسوس ہو تو یہ ملیریا بخار کی علامت ہے۔ کیونکہ ملیریا بخار میں تلی بڑھ جاتی ہے۔ تشخیص کا نتیجہ نہایت احتیاط کے ساتھ لگانا چاہیے۔ کیونکہ مریض کے اندر یہ خواہش ہوتی ہے کہ مجھے کیا مرض ہے۔ اس کا علاج کتنا عرصہ کرنا پڑے گا۔ کیا میری تندرستی کا امکان موجود ہے اور میں کب تک تندرست ہو جاؤں گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال ایک بات میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی طبیب یا طب کا طالب علم میری بتائی ہوئی ظاہری علامات کو ذہن نشین کر لے تو تشخیص میں خاصی آسانی پیدا ہو جائے گی۔



## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور تشخیصِ امراضِ ❀

تشخیصِ آئمہ اور ہم انسانوں کی تشخیص میں بڑا فرق ہے۔ ہماری تشخیص سوچ و بچار اور تجربہ کی محتاج ہے۔ یعنی جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے۔ ہم مریضوں کو دیکھ دیکھ کر تجربہ حاصل کرتے جاتے ہیں۔ مگر معصومین علیہ السلام کو ہر مرض سے آگاہی و تشخیص و علاج ازل سے معلوم ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بتلا چکا ہوں جب کائنات کی کوئی چیز نہیں تھی آلِ محمدؑ تھے۔ کائنات کی کوئی چیز نہیں ہوگی آلِ محمدؑ ہوں گے۔ کائنات کی ہر شے آلِ محمدؑ کے سامنے بنی ہے۔ اور جو چیز کسی کے سامنے بنے وہ اس کے خراب ہونے پر ٹھیک کرنا بھی جانتا ہے۔ معصومین علیہ السلام میں سوچ و بچار کا تصور بھی نہیں ہے۔ اگر معصومؑ سوچ کر جواب دے تو وہ معصومؑ ہی نہیں ہے۔ ایک بندہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے مختلف سوالات کیے۔ آپ نے ان کا فوراً جواب دیا۔ وہ بندہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ آپ نے اتنے مشکل سوالوں کے جواب اتنی جلدی کیسے دے دیئے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں

بندے سے فرمایا کہ بتا تیرے دونوں ہاتھوں میں کتنی انگلیاں ہیں۔ اس بندے نے فوراً کہا کہ دس انگلیاں ہیں۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے سوچ کر جواب کیوں نہیں دیا۔ تو اس شخص نے کہا کہ یہ ہر وقت میرے سامنے رہتی ہیں۔ اس لیے میں نے فوراً جواب دے دیا تو اس پر آپ نے فرمایا کہ جس طرح انگلیاں ہر وقت تیرے سامنے کھلی ہیں بالکل اسی طرح کائنات کی ہر شے ہم آل محمد کے سامنے کھلی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آل محمد کو عرش کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور آل محمد علم الہی کے وارث ہیں۔

بعض امراض جسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا علاج جسمانی ہوگا۔ بعض امراض روحانی ہوتے ہیں۔ ان کا علاج روحانی ہوگا۔ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک بیماری کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں۔ مثلاً دردِ سر، معدہ کی خرابی یا بد ہضمی، زکام، سردی ضعف اعصاب، تیز اور ناخوشگوار بو اور معدہ میں گیس بھر جانے کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور دردِ سر کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ حمام میں جا کر سات چلو گرم پانی سر

پر ڈالو۔ اور ہر مرتبہ قبل پانی ڈالنے سے ایک بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو۔ اس شخص نے ایسا کیا اور درِ دوسر ختم ہو گیا۔ مزید فرمایا کہ اگر کسی کو گرم پانی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اگر فائدہ نہ ہو تو اس کی وجہ عدم تشخیص ہوگی۔

ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے بار بار پیشاب آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ رات کو سوتے وقت کلو نجی کھایا کر۔ اس نے استعمال کی اور بیماری رفع ہو گئی۔ عمر بن حسنہ جمال نے بے اولاد ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ استغفار پڑھو اور پیاز اور انڈے کو پکا کر استعمال کر۔ جب تک اولاد نہ ہو۔ ایک بندے نے آپ سے زکام کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا علاج مت کر یہ لطفِ خدا ہے۔ کیونکہ زکام (جذام) یعنی کوڑھ کو پیدا نہیں ہونے دیتا ہے۔ ایک شخص نے آپ سے ضعف بدن کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ دودھ استعمال کیا کر یہ کمزوری کو دور کرتا ہے۔ آپ سے کسی نے برص کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ حنا اور نورہ ملا کر داغیر لگا۔ اس نے استعمال کیا اور داغ ختم ہو گیا۔ ایک شخص نے باری کے بخار کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا

کہ شکر کو کوٹ کر پانی میں حل کر کے پیو اور وقت پیاس استعمال کرو۔ اس نے ایسا کیا اور بخار چڑھنا بند ہو گیا۔ کسی شخص نے گیس کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ عنبر اور زنبق پس کر کھاؤ۔

اگر ہم تمام مسلمان فرامین آل محمدؐ اور ہر مرض کے علاج کے سلسلہ میں آل محمدؐ کی فرمائی ہوئی ہدایات و علاج پر عمل کریں تو ہم سب بیماریوں سے نجات پاسکتے ہیں۔



مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری پاکستان

شبیخہ ملٹی میڈیا

امراضِ معدہ

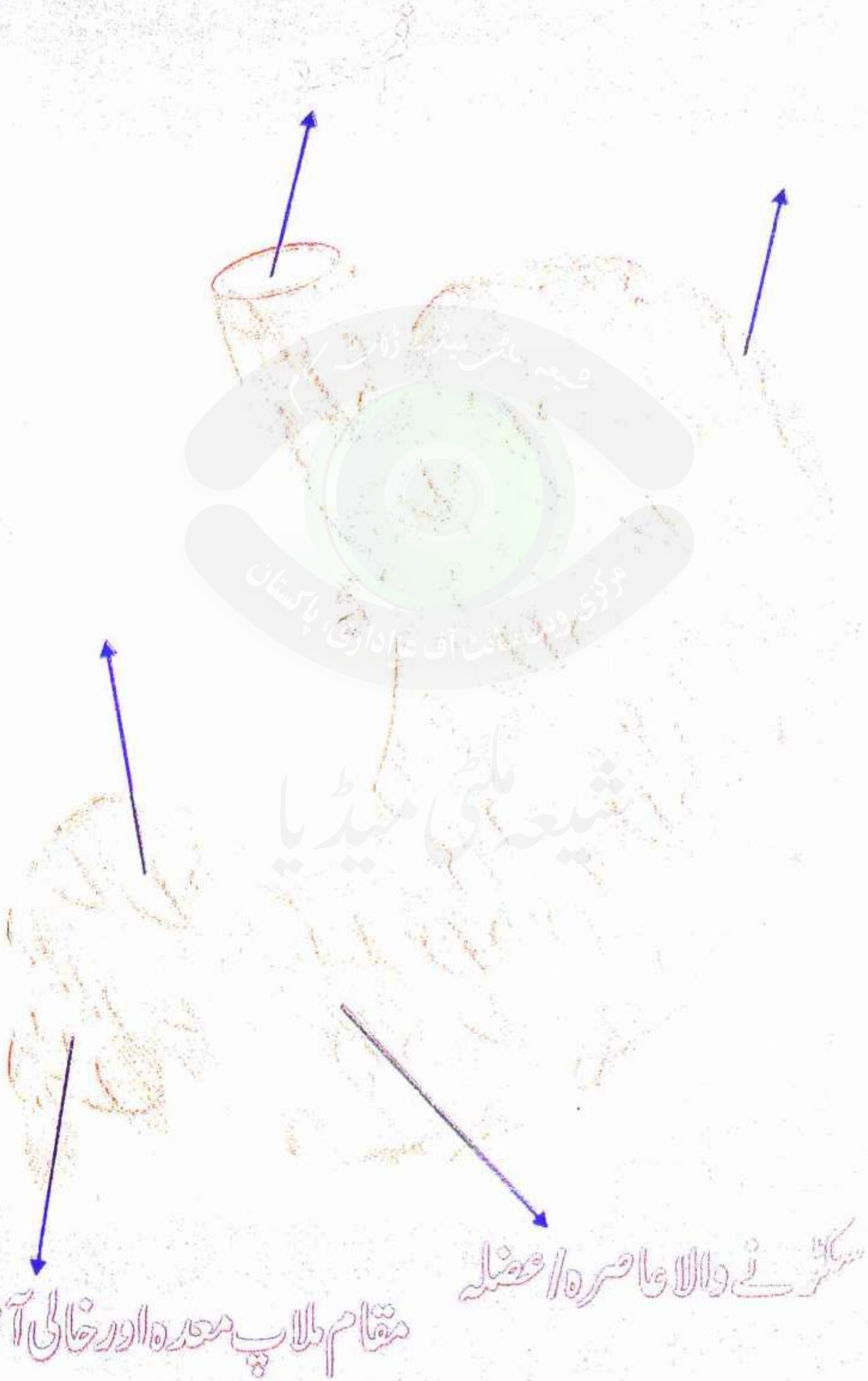
STOMACH  
DISEASE





# انسانی معدہ

## HUMAN STOMACH





# شیخہ ملٹی میڈیا

## ✽ معدہ کی اناٹومی و فزیالوجی ✽

معدہ کے امراض پر بحث کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ معدہ کی اناٹومی اور فزیالوجی کے بارے میں مختصر معلومات فراہم کر دی جائیں۔ معدہ پیٹ کے بالائی جانب اور وسطی حصہ میں پسلیوں کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ معدے کے 2 سرے اور 2 سوراخ ہوتے ہیں۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک معدے کی لمبائی تقریباً دس انچ تا بارہ انچ کے قریب ہوتی ہے۔ خالی حالت میں معدے کا وزن تقریباً بارہ تولے ہوتا ہے۔ معدے کا ایک سرا خوراک کی نالی اور دوسرا سرا چھوٹی آنت میں کھلتا ہے۔ معدے کے بائیں طرف کا سرا چوڑا اور تلی بھی اسی طرف واقع ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو تلی والا سرا بھی کہتے ہیں۔ اس سرے کا سوراخ مری والے سوراخ سے جا ملتا ہے۔ مری کی انتہا اور معدے کے ابتدائی حصہ کو نم معدہ کہتے ہیں۔ دائیں طرف کا سرا لمبا اور جگر کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ اس کا سوراخ اثنا عشری آنت کے سوراخ سے جا ملتا ہے۔ معدہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ مری کہلاتا ہے۔ دوسرے حصے کو نم معدہ

کہتے ہیں۔ اور تیسرا حصہ مقعر معدہ کہلاتا ہے۔ غذا کی نالی کا راستہ جو کہ حلق سے شروع ہوتا ہے اور عظم القمص (سینے کی ہڈی) کے آخری سرے تک ہوتا ہے۔ مری کہلاتا ہے۔ غذا کی نالی یعنی مری کی انتہا اور معدے کے ابتدائی حصہ یعنی منہ کو نم معدہ کہتے ہیں۔ اور معدے کا بقیہ حصہ مقعر معدہ کہلاتا ہے۔

معدہ میں غذا خوراک کی نالی کے ذریعے پہنچتی ہے۔ خوراک کی نالی دس انچ لمبی عضلاتی نالی ہوتی ہے۔ جو کہ اوپر کی جانب حلق اور نیچے کی جانب معدہ میں کھلتی ہے۔ ویسے تو ہضم کا عمل خوراک کے منہ میں آتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ دانتوں کے ذریعے ہم خوراک کو چباتے ہیں۔ اور منہ میں لعابِ دهن خوراک میں شامل ہو کر غذا معدہ کی طرف چلی جاتی ہے۔ خوراک تھوڑی تھوڑی مقدار میں سانس کی نالی کے اوپر سے پھیل کر معدہ میں جاتی ہے۔ خوراک کے نکلنے وقت سانس کی نالی کا ڈھکنا بند ہو جاتا ہے اور خوراک سانس کی نالی کے اوپر سے گزر کر معدہ میں چلی جاتی ہے۔

معدہ میں غذا ہضم نہیں ہوتی بلکہ معدہ غذا کے لیے سٹور کا کام دیتا ہے۔ ہضم کا سارا عمل چھوٹی آنت میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔

معدے میں موجود خوراک پر ہائیڈروکلورک ایسڈ اور دوسرے الکلائڈ اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہمارے معدہ میں عروق، لعابدار جھلیاں، گوشت، پٹھے، شریانیں پائی جاتی ہیں۔ ہمارے معدے کے چار طبق ہیں۔ اندرونی طبق جس کو لعاب دار جھلی والا طبق کہتے ہیں۔ بیرونی طبق جس کو ابدا ر جھلی والا طبق بھی کہتے ہیں۔ تیسرا طبق جس کو خانہ دار جھلی والا طبق کہتے ہیں۔ اس خانہ دار طبق میں عروق و اعصاب پائے جاتے ہیں۔ اور چھوٹا طبق عضلاتی طبق ہوتا ہے۔

معدہ کی اندرونی جھلی میں موجود غدود رطوبت پیدا کرتے ہیں۔ جس کو رطوبت معدہ کہتے ہیں۔ یہ ایک بے رنگ شفاف تیزابی خاصیت کی رطوبت ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں تقریباً چھ سیر سے آٹھ سیر تک رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ رطوبت معدہ میں پپسین و رینین خامرے پائے جاتے ہیں۔ پپسین خامرے پروٹین، گوشت، انڈوں وغیرہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور رینین دودھ کو جمنے میں مدد دیتا ہے۔ اور جمے ہوئے دودھ پر پپسین اثر کرتا ہے۔ معدہ میں غذا کچھ دیر ٹھہرتی ہے۔ کھانا کھانے کے چار سے پانچ گھنٹوں کے بعد معدہ خالی ہوتا ہے۔ خوراک معدہ میں کچھ وقت گزارنے کے بعد

چھوٹے آنت کی طرف روانہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہضم اور انجذاب کا سارا عمل چھوٹی آنت میں ہوتا ہے۔ چونکہ خوراک پر معدہ میں تیزابی ماحول نے کچھ اثر کیا ہوتا ہے۔ اس لیے معدہ میں نیم رقیق قسم کی خوراک یعنی (کیموس) چھوٹی آنت میں آنے سے پہلے ڈیوڈ نیم سے سوڈا ابائی کارب (میٹھا سوڈا) معدہ سے آنے والی خوراک پر گرتا ہے۔ تاکہ اس کی تیزابیت کم ہو جائے۔ اور یہ آنتوں کو نقصان نہ پہنچائے۔ کیلوس کا صاف اور نیم رقیق حصہ عروق ماساریکا کے ذریعے جگر تک پہنچتا ہے۔ اور غلیظ اجزاء معدہ کے زیریں سوراخ کے ذریعے بڑی آنت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ جہاں راستے میں اس میں صفا کی آمیزش ہوتی ہے۔ پھر غلیظ اجزاء پاخانہ کی شکل میں مقعد کے راستے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔



## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور معدہ کی اناٹومی و فزیالوجی ❀

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معدہ کی اناٹومی اور فزیالوجی کے متعلق مختصراً مگر بہت ہی جامع ارشاد فرمایا ہے۔ آپؑ نے اپنے شاگرد مفضل ابن یزید الجعفی الکوفی کو مخاطب کر کے معدہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ

کس نے معدہ کو تجویف لطن میں رکھا ہے اور معدہ کو عصباتی خلق کیا ہے؟ اور اس کی دیواروں کو محکم و استوار اور مضبوط بنایا ہے اور ٹھوس غذا کے ہضم کرنے کے لئے متعین فرمایا تا کہ خوراک کا خلاصہ اور غذا کا حاصل جو معدہ کے ہضم کے بعد حاصل ہوا ہے اس جگہ از سر نو دوسری ترتیب کے ساتھ جیسا کہ پہلے ہضم ہوا ہے پھر ہضم ہو اور جسم کے مصرف میں آئے۔ اور صرف معدہ کے نظام کو درست رکھنے کے لئے جگر کو محدب بنایا کہ یہ معدہ پر اپنا بوجھ ڈالے اور اس کو گھیر کر نچوڑے تا کہ بخارات اس سے خارج ہو سکیں۔ سوچیں تو اگر کوئی ایسی طاقت نہ ہوتی جو خوراک کو معدہ کی جانب کشش دے تو کیوں کر انسان اسے معدہ میں داخل کر سکتا تھا۔ اگر معدے میں ایسی قوت جازبہ نہ ہوتی جو غذا کو ہضم کرے تو غذا کا کھانا انسان کے لئے فائدہ ہی کیا رکھتا۔ اور دیکھو کھانا جب معدہ میں جاتا ہے تو معدہ اس کو پکاتا ہے اور اس کا لب لباب جگر کو دیتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ بغیر خالق حکیم کے یہ امور اس نظم اور صحیح ترتیب کے ساتھ وجود میں آجائیں۔

## ✽ تخیر معدہ (اچھارہ) FLATULENCE ✽

اگر آنتوں، جگر کی کمزوری کی وجہ سے غذا ہضم نہ ہو تو غیر ہضم شدہ غذا سے ریاح پیدا ہونے کی وجہ سے پیٹ میں تخیر (اچھارہ) ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں منہ میں تھوک کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ معدہ میں اگر تیزابیت زیادہ ہو جائے تو بھی اچھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر انٹریوں میں خوراک زیادہ دیر تک پڑی رہے یا غذا میں چکنائیوں کی کثرت ہو اور بغیر چبائے کھانا کھایا جائے تو بھی پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔ تمباکو نوشی اور نسوار کا کثرت سے استعمال، چائے کی کثرت اور کھانا کھانے کے فوراً بعد سو جانے سے بھی پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔ چاول، اچار، لیموں اور مصالحوں دار کھانوں کا زیادہ استعمال اور کھانے کے بعد چہل قدمی نہ کرنا بھی تخیر معدہ کا باعث بنتا ہے۔

پیٹ میں ہوا بھرنے کی سب سے اہم وجہ بھرے پیٹ کھانا تناول فرمانا ہے۔ ابھی پہلی خوراک معدہ میں موجود ہوتی ہے کہ دوبارہ کھانے کا نشہ چڑھ گیا۔ اس سے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ پیٹ میں قراقر پیدا ہو جاتا ہے اور دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بعض اوقات یہ اچھارہ دل کی طرف بھی رخ کر لیتا ہے جس کو لوگ دل کا مرض سمجھ



لیتے ہیں۔ میرے مشاہدے میں کئی ایسے مریض آئے ہیں جن کو محض  
 بداعتدالیوں کی وجہ سے تخیرِ معدہ کی تکلیف تھی اور وہ کارڈیا لوجی کے  
 چکر لگاتے ہوئے نظر آئے۔ حالانکہ ایسے مریضوں کے لیے کسی  
 خاص ٹیسٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے افراد جن میں تیزاب کی کمی  
 ہوتی ہے تو ان میں غذا ہضم ہونے میں دیر لگاتی ہے۔ خوراک کو ہضم  
 کرنے کے لیے ہائیڈروکلورک ایسڈ بہت ضروری ہے۔ زیادہ دیر  
 تک غذا معدہ میں پڑی رہنے سے متعفن ہو جاتی ہے۔ اور تخیرِ معدہ کا  
 سبب بنتی ہے۔ تخیرِ معدہ کا مرض زیادہ تر بچوں اور بوڑھوں میں سردی  
 (برودت) کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔ کبھی کبھار اگر جوانوں میں معدہ  
 ضعیف ہو تب بھی قراقرم معدہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تخیرِ معدہ سے  
 بچنے کے لیے ضروری ہے کہ گیس یعنی ریاچ پیدا کرنے والی خوراک  
 سے پرہیز کیا جائے۔ خاص طور پر گو بھی۔ بھنڈی۔ چنے۔ ماش کی  
 دال۔ سری پائے اور چاولوں وغیرہ سے پرہیز کیا جائے۔ تخیرِ معدہ  
 کے دوران غذا ہلکی اور زود ہضم استعمال کریں۔ اور کھانا بھوک رکھ کر  
 کھائیں۔ اور بعد از غذا ضرورت سے زیادہ پانی ہرگز نہ پیئیں۔  
 متعفن اور جلی ہوئی غذا سے پرہیز کریں اور پہلی غذا ہضم ہونے سے  
 پہلے دوسری غذا ہرگز استعمال نہ کریں۔

## ❖ علاج ❖

طب یونانی میں تبخیر معدہ/قراقر معدہ کے لیے متعدد دوائیں استعمال کروائی جاتی ہیں۔ ان میں جوارش، اطر یفل، عرق و معجون اور نمک وغیرہ شامل ہیں۔ چند دوائیں اور ان کے استعمالات قراقر معدہ میں مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ اطر یفل کشیزی 5 تا 10 گرام رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں
  - ۲۔ جوارش شاہی 5 گرام جوارش دوپہر کے کھانے کے بعد اور 5 گرام رات کے کھانے کے بعد ہمراہ آب تازہ
  - ۳۔ جوارش طباشیر طریقہ استعمال مندرجہ بالا نمبر 2
  - ۴۔ معجون ناخواہ طریقہ استعمال مندرجہ بالا نمبر 2
  - ۵۔ حب حلتیت 2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں شام کھانے کے بعد ہمراہ پانی
  - ۶۔ نمک مرگانگ 1 رتی نہار منہ استعمال کریں۔
  - ۷۔ جوارش آملہ 9 گرام صبح 9 گرام شام ہمراہ پانی
  - ۸۔ سفوف تبخیری 1 گرام تا 2 گرام ناشتے کے بعد ہمراہ آب تازہ
  - ۹۔ سفوف رضا 4 گرام صبح 4 گرام شام ہمراہ آب تازہ
- (تبخیری)

## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍؐ اور مرضِ تبخیرِ معدہ ❁

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے تبخیرِ معدہ کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔  
تبخیرِ معدہ میں چونکہ معدہ میں سردی یعنی برودت کافی بڑھ جاتی ہے۔

سنبل الطیب، قاقلہ، عاقرقرحہ، خریق سفید، برزانج، فلفل سفید سب ادویہ ہم وزن اور فرنیون کل مجموعے کے برابر اور شہد کف گرفتہ بارہ تولے لے کر خمیر کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک گولی زیرہ کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ تبخیرِ معدہ کے لیے لا جواب نسخہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

لُوْبِيَا كَهَانَ اَنْدَرُونِي رِيَا ح كُو دَفْع كِرْتَا هِي۔

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ

”اَنْجِيْر كِهَا وُ كِيُوْنِكِه اَس سِي رِيَا ح خَارِج هُوْتِي هِي۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”مَنْقِيْ اُوْرَا خِرُوْطُ بَا هِم مَلَا كِر كِهَا وُ، رِيَا ح كُو دَفْع كِرْتَا هِي۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ  
 ”جو شخص ریاچی دردوں سے بچنا چاہتا ہے وہ ہفتہ میں ایک  
 مرتبہ لہسن کا استعمال ضرور کرے۔“

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے درِ ریاچ کے لیے  
 مندرجہ ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

مٹھی بھر میتھی اور مٹھی بھر خشک انجیر کو ایک پتیلے میں ڈال کر اتنا  
 پانی ڈالیں کہ دانوں کے اوپر آجائے۔ پھر ان کو پکا کر چھان لیں اور  
 تھوڑا تھوڑا پیتے رہیں۔ انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قراقرمعدہ  
 کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ کالا دانہ (کلونجی) شہد میں ملا کر کھاؤ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ  
 ”اجوائن کھانے سے ریاچ رفع ہوتی ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اسماعیل  
 ابن فقل نے قراقرمعدہ کی شکایت کی۔ آپ نے اس کے لیے  
 مندرجہ ذیل شربت کا نسخہ تجویز فرمایا۔

سواتین سیر منقہ لے کر خوب دھویں۔ اور برتن میں ڈال کر  
 اتنا پانی ڈالیں کہ منقہ کے اوپر آجائے۔ اگر جاڑے کا موسم ہے تو تین  
 رات بھگوئے رکھیں بعد میں کل چھان کر پکائیں کہ پانی رہ جائے۔

پھر پاؤ بھر صاف شہد ڈال کر جوش دیں کہ پاؤ بھر اور کم ہو جائے۔ اسکے بعد سوٹھ، خونجان، دارچینی، زعفران، لونگ، مصطکی رومی ہر ایک 3 ماشے لے کر کوٹ کر تھیلی میں ڈالیں اور آگ پر اس قدر رکھیں کہ جوش اس دوا کے ساتھ آجائے۔ اس کے بعد اتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر محفوظ کر لیں۔ صبح و شام 2 تولے پی لیا کریں۔ مجرب شربت ثابت ہوا ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ریاح بارود کو دور کرنا چاہتا ہے تو اسے لازم ہے کہ بدن پر روغن زیتون کی مالش کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے کہ ابریشم اور نمک ملا کر کھانے سے ریاح دفع ہوتی ہے۔ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے قراقرم معدہ اور ریاح کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ نماز کے بعد یہ دعا پانی پر دم کر کے پی لیا کرو۔ دعایہ ہے۔

### ❁ دُعَاءُ ❁

اللَّهُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ خَيْرٍ فَهُوَ مِنْكَ لَا حَمْدَ لِي فِيهِ وَمَا عَمِلْتُ مِنْ سُوءٍ فَقَدْ رُتِنِيهِ فَلَا عُذْرَ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَتَكَلَّ عَلَىٰ فَالَا حَمْدَ لِي فِيهِ أَوْ أَمِنَ مَا لَا عُذْرَ لِي فِيهِ.

## ❖ درد معدہ (وجع المعدہ) Gastralgia ❖

درد معدہ یا پیٹ کا درد جس کو وجع المعدہ بھی کہتے ہیں۔ یہ درد پسلیوں کے نیچے عین وسط میں مقام معدہ پر ہوتا ہے۔ یہ درد انتہائی شدید اور ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ اس کے علاج میں ٹال مٹول کرنا کئی دوسری تکالیف کا سبب بن جاتا ہے۔ اس مرض کے شروع میں معدہ کے مقام پر ہلکا ہلکا درد رہتا ہے اور بعض اوقات پسلیاں کھچی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ معدہ کی جھلیوں میں ورم کی وجہ سے بھی یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ چند ایسے مریض بھی دیکھے ہیں جن کو وجع المعدہ کی وجہ سے بدحواسی طاری ہو گئی۔ مریض کھٹی ڈکاریں مارتا ہے۔ خالی پیٹ کی حالت میں اس کا حملہ شدید ہوتا ہے۔ اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو اس کی شدت میں کمی آ جاتی ہے۔ اس مرض کا سبب فکر و تردد، سستی و کاہلی، تمباکو نوشی، چائے کی زیادتی اور بادی و ثقیل اشیاء کا زیادہ استعمال کرنے سے ریاح زیادہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا ایک سبب فساد غذا بھی ہے۔ عورتوں میں اس کا حملہ جسمانی کمزوری یا ہسٹریا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ قبض بھی درد معدہ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اور بعض اوقات بردوت معدہ بھی درد معدہ کا سبب بنتی ہے۔

معدہ میں ایک دردِ معدہ کا درد بھی ہے۔ فمِ معدہ چونکہ معدہ کا منہ ہے اور اس کا مقام دل کے قریب ہوتا ہے۔ اس لیے بعض اوقات جب کسی کو فمِ معدہ میں درد ہو تو لوگ اس کو دل کا مرض سمجھ لیتے ہیں۔ اس مرض میں شدت درد کی وجہ سے غشی طاری ہو جاتی ہے۔ اور مریض کو سرد پسینے آنے شروع ہو جاتے ہیں اور نبض سست ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا ہے اس کی وجہ سے مریض مرنے کے قریب ہو جاتا ہے۔

اس کا سبب معدہ کے منہ پر غلیظ ریاح کا اکٹھا ہونا ہے۔ اور بدہضمی، نفخ شکم، قبض، وجع مفاصل اس کے پیدا ہونے کے اسباب ہیں۔ اس میں مریض کے منہ کا ذائقہ کڑوا اور خشک ہو جاتا ہے۔ پیاس شدت سے لگتی ہے۔ بے چینی اور وحشت محسوس ہوتی ہے۔ ریاح کی زیادتی کی وجہ سے دل گھبراتا ہے۔ اور قے آ جاتی ہے۔ ریاح کے خارج ہونے سے سکون ملتا ہے۔ اور سرد اشیاء کے استعمال سے بھی سکون محسوس ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا دونوں قسموں کے دردِ معدہ میں ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ان میں آلو، گوہی، بھنڈی، چنے، ماش کی وال، ہری پائے اور چاول وغیرہ شامل ہیں۔ سرد سبزیاں اور اشیا کا استعمال کرنا چاہیے۔ ٹینڈے، کدو، گھیا کے ساتھ ہلکی زود ہضم غذا استعمال کرنی چاہیے۔

## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں دردِ معدہ اور فمِ معدہ کے درد کے لیے کئی دوائیں ہیں۔ جن کی کچھ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- |                   |  |
|-------------------|--|
| جوارش فواکہ سادہ  | 5 گرام دوپہر اور 5 گرام رات کو کھانے کے بعد                |
| جوارش کمونی       | 5 گرام دوپہر اور 5 گرام رات کو کھانے کے بعد                |
| مجنون منجوش مشکلی | 5 گرام دوپہر اور 5 گرام رات کو کھانے کے بعد                |
| حب پیپتہ          | 2 گولیاں دوپہر اور 2 گولیاں رات کو کھانے کے بعد ہمراہ پانی |
| قرص بسباسہ        | 2 گولیاں دوپہر اور 2 گولیاں رات کو کھانے کے بعد ہمراہ پانی |
| قرص ہیل           | 2 گولیاں دوپہر اور 2 گولیاں رات کو کھانے کے بعد ہمراہ پانی |
| سفوف نمک          | 3 گرام دوپہر 3 گرام رات بعد از کھانا ہمراہ                 |
| سی کو             | 1 گولی صبح 1 گولی شام پانی کے ساتھ                         |
| حب حلتیت          | 2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں رات کھانے کے بعد                   |





## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور وجع المعده ❁

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے درد معده کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

آدھا سیر پانی میں آدھا سیر مغز املتاس ایک رات و دن بھگو کے رکھیں۔ پھر صاف کر کے شہد کف گرفتہ (جھاگ اتارا ہوا) آدھے سیر پانی میں تین چھٹانک روغن گل سرخ ملا کر نرم آنچ پر قوام بنا لیں۔ پھر صاف کر کے ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے بعد فلفل دراز فلفل۔ قرفہ، لونگ، الاچھی، زنجبیل، دارچینی، جوزبوا ہر شے ساڑھے تیرہ ماشے لے کر کوٹ چھان کر اس میں ملائیں اور شیشے کے برتن میں محفوظ کر لیں۔ بوقت ضرورت 9 ماشہ نہار منہ استعمال کریں۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے درد معده کے لیے شراب الصالحین کو تجویز فرمایا ہے۔ وہ شراب الصالحین جس کا پینا حلال ہے اور یہ درد معده کے علاوہ جملہ امراض بدن میں کارگر ثابت ہوئی ہے۔

شراب الصالحین کا نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔

مویز منقہ 3 سیر۔ شہد کف گرفتہ (جھاگ اتارا ہوا) 21

تولے، سونٹھ 3 ماشے، زعفران 3 ماشے اور قرفل، دارچینی، سنبل الطیب، تخم کاسنی، مصطکی رومی ہر ایک پونے دو ماشے لیں۔

شراب الصالحین کو تیار کرنے کے بعد استعمال کرنے کے لیے تین ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ تاکہ ادویہ ہم مزاج ہو جائیں۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے درد معدہ کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ بھی تجویز فرمایا ہے۔

ہلیہ سیاہ، ہلیہ زرد، سقمونیا ہر ایک سوا دو تولے، فلفل دراز، فلفل، زنجبیل سرخ، زربناد، خشخاش سرخ، سیدھا نمک ہر ایک ڈیڑھ تولے، ناگیسر، الاچی، بالچھڑ، دارچینی ہر ایک نو ماشے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ جو شخص معدہ کی تکلیف سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ کھانے کے درمیان پانی نہ پیئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ ”انجیر معدے کے بخارات کو زائل کرتا ہے۔ اور درد کو دور کرتا ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ ”انگور معدہ کی تکالیف دور کرتا ہے اور درد کو بھی ختم کرتا ہے۔“  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ

”کھانا کھانے سے پہلے خربوزہ کھانا دردِ معدہ کو دور کرتا ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ  
 ”تمہیں شیریں انار کھانا چاہیے کہ اس کا جو حصہ مومن کے  
 معدے میں جاتا ہے وہی کسی نہ کسی درد کو کھودیتا ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کاسنی حضورؐ کی  
 سبزی رہی ہے۔ جب پیٹ میں جاتی ہے تو درد کو دور کرتی ہے۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی شخص نے اپنے بھائی کے  
 پیٹ میں درد کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ  
 ”تھوڑا سا شہد گرم پانی میں ملا کر پلاؤ۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص  
 کے پیٹ میں درد ہو وہ جو کی روٹی کھائے درد نہیں رہے گا۔  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے درد  
 شکم کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ چاول قدرے کوٹ کر غذا کے  
 ساتھ تھوڑے سے کھالیا کرو۔ اس نے ایسا کیا اور درد ختم ہو گیا۔

آلِ محمدؐ علیہ السلام نے روزِ مرہ زندگی میں استعمال ہونے  
 والی اشیاء کے متعلق ارشادات ارشاد فرمائے ہیں۔ کہ جن کے استعمال  
 میں احتیاط کرنا چاہیے ورنہ دردِ معدہ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

## احتیاطیں

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”زیادہ پانی پی کر پھل کو استعمال مت کرو۔ کیونکہ اس سے  
 دردِ معدہ ہونے کا احتمال ہے۔“

امام صادق آلِ محمدؑ سے روایت ہے کہ  
 ”زیادہ انڈے نہیں کھانے چاہیں اور اس کا مسلسل استعمال  
 بھی نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے فمِ معدہ میں درد پیدا ہوتا ہے۔“  
 حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”زیادہ انڈے کھانے سے شکم میں درد پیدا ہوتا ہے۔“  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کچے گوشت  
 کے بارے میں پوچھا۔

آپؑ نے فرمایا کہ ”کچا گوشت درندوں کی غذا ہے۔ اور  
 سائے میں خشک کیا ہوا گوشت مت کھاؤ۔ اس سے معدہ سست ہو جاتا  
 ہے۔ اور درد پیدا ہوتا ہے۔“

## ❖ دعائیں ❖

آلِ محمدؑ علیہ السلام نے دردِ معدہ کے لیے مندرجہ ذیل  
 دعائیں اور آیتیں ارشاد فرمائی ہیں۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے کسی شخص نے پیٹ

کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا ”گرم پانی پی لو اور یہ دعا پڑھ لو۔“  
 ”يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَبَّ الْآ  
 رَبَّابِ يَا إِلَهَ الْأَلْهَةِ يَا مَلِكِ الْمُلُوكِ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ  
 إِشْفِي يَشْفَاكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَأَبْنُ  
 عَبْدِكَ أَنْقَلْبُ فِي قُبُضَتِكَ“

حضرت امام علی علیہ السلام سے ایک روایت ہے۔ آپ نے فرمایا  
 کہ پیٹ کے درد کے لیے درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ آیت پڑھو۔  
 ”وَمَا كَانَ نَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ لَتَأْتِيَ  
 مَوْجِلًا وَمَنْ يَرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يَرِدْ ثَوَابَ  
 الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”اگر کسی شخص کے شکم میں درد ہو تو وہ سورۃ ق کو کاغذ پر لکھے  
 اور پانی سے دھو کر پیئے۔ درد ختم ہو جائے گا۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر  
 کسی کو پیٹ میں درد ہو تو اس کو چیت لٹا کر ان پر یہ دعا پڑھو۔

”بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَبِصُنْحِ اللَّهِ الَّذِي اتَّقَنَ كُلَّ شَيْءٍ  
 أَنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْقِلُونَ أُسْكِنُ يَا رِيحُ بِالَّذِي سَكَنَ لَهُ مَا فِي  
 اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“

## ❖ بد ہضمی (Dyspepsia) ❖

بد ہضمی آج کے دور کا عام مرض ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اس کا شکار نہ ہوا ہو۔ غذا کو بغیر چبائے معدہ کی طرف روانہ کر دینا اور ایک ہی قسم کی خوراک کا عرصہ دراز تک مسلسل استعمال بد ہضمی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ گو یہ مرض زیادہ خطرناک نہیں ہے۔ مگر اس سے افعال معدہ کافی متاثر ہوتے ہیں۔ بد ہضمی زیادہ تر مصالحہ دار غذاؤں کے بکثرت استعمال، بسیار خوری، قبض، گیسٹرک، نشہ آور اشیاء کا استعمال، ورزش نہ کرنا، مطالعہ کی زیادتی، بلاوجہ اور بے وقت کھانا کھانے اور ٹھنڈی اشیاء کے استعمال کی وجہ سے ہو جایا کرتی ہے۔ دوسری اہم وجہ نفسیاتی پریشانی ہے۔ مثلاً اچانک کسی آفت کے نازل ہو جانے، غصہ، خوف، پریشانیوں کی وجہ سے بھی بد ہضمی ہو جایا کرتی ہے۔

اس مرض میں کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ منہ کا ذائقہ تبدیل رہتا ہے، پیٹ میں ریاح کی کثرت ہو جاتی ہے۔ اجابت نہایت بد بودار ہوتی ہے۔ اگر معدہ میں ضعف پیدا ہو جائے تو بھوک اڑ جاتی ہے۔ اس کی ایک اہم نشانی یہ بھی ہے کہ کبھی

اس میں قبض ہو جاتی ہے اور کبھی اسہال کی شکایت ہو جاتی ہے۔ انسان کی طبیعت سستی کی طرف مائل رہتی ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں میں آگ نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات پیٹ میں سوزش بھی ہو جایا کرتی ہے۔ لوگ بد ہضمی کے علاج کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتے ہیں بلکہ اکثر لوگوں کو یہی کہتے سنا ہے کہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ اکثریت کوئی چورن استعمال کر لیتی ہے۔ یا پھر سوڈا کی بوتل استعمال کر لیتے ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب یہ ٹوٹکے بد ہضمی پر اثر نہیں کرتے ہیں۔ اور بلا آخر مریض طبیب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تب تک بد ہضمی اچھے خاصے مرض کی شکل اختیار کر چکی ہوتی ہے۔

بد ہضمی کی حالت میں ثقیل اور بادی اشیا اور مصالحہ دار اشیا سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے۔ اور خاص طور پر ایسی بادی اشیا سے جو رتھ پیدا کرتی ہوں۔ ثقیل اور بادی اشیا کی تفصیل پچھلے مضمون میں دی ہے۔



## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں بد ہضمی کے علاج کے لیے متعدد دوائیں ہیں۔ جن میں چند کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

جوارش بسباسہ	5 گرام دوپہر 5 گرام رات کو پانی کے ساتھ
جوارش کمونی	5 گرام دوپہر 5 گرام رات کو پانی کے ساتھ
معجون زنجبیل	5 گرام صبح 5 گرام شام پانی کے ساتھ
حب پیپتہ	2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں رات ہمراہ آب تازہ
حب حلتیت	2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں رات ہمراہ آب تازہ
حب کبد نوشادری	2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں رات ہمراہ آب تازہ
سفوف چٹکی	آدھا گرام صبح دوپہر و شام پانی کے ساتھ
سفوف الاملاح	1 تا 2 رتی دوپہر و شام پانی کے ساتھ
نمک مرگانک	1 رتی نمک جوارش کمونی کے ساتھ دوپہر و شام
	ہمراہ پانی
عرق الاپچی	نصف کپ نہار منہ دیں۔

☆☆☆☆☆



## ☆ طب آل محمدؐ اور مرض بدہضمی ☆

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
”گوشت کو چھری سے کاٹ کر مت کھاؤ بلکہ دانتوں سے

کھاؤ اس سے بدہضمی دور ہوتی ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ

”خر بوزہ کھاؤ یہ بدہضمی دور کرتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ

”آبِ انگور بدہضمی کو دور کرنے میں بے حد مفید ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق سے جابر صوفی نے پوچھا کہ میں سر

سے لے کر پاؤں تک بخارات (گیس) میں مبتلا ہوں۔ آپ نے

فرمایا کہ عنبر اور زنبق پیس کر کھاؤ۔ خداوند عالم شفا دے گا۔

## احتیاطیں

اگر ہم روزمرہ زندگی میں فرامین محمدؐ و آل محمدؐ پر عمل کریں تو ہم

اس مرض سے بغیر علاج نجات پاسکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ

”کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کے بعد تو لیے سے

مت صاف کرو ورنہ ایسا کرنے سے جراثیم معدہ میں داخل ہو جائیں

گے۔ اور بد ہضمی پیدا کریں گے۔“

مروی ہے کہ تکیہ لگا کر کھانا کھانا بد ہضمی پیدا کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ

”زیادہ کھانا مت کھاؤ زیادہ کھانا کھانے والا بد ہضمی میں

بتلا رہتا ہے۔“



شیعہ ملٹی میڈیا

## ﴿ ورم معدہ (السر) ﴾

معدہ کے امراض میں معدہ کے کینسر کے بعد اور معدے کی باقی تمام بیماریوں میں سب سے زیادہ خطرناک ورم معدہ کا مرض ہے۔ جس کو طب جدید السر کے نام سے منسوب کرتی ہے۔ اس میں معدہ کی اندرونی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ اور معدے میں چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں۔ جس کو ہم قروح معدہ یعنی معدہ کے زخم کہتے ہیں۔ پیٹ ہر وقت بھاری بھاری محسوس ہوتا ہے۔ اور طبیعت بے چین رہتی ہے۔ منہ میں تھوک کی کثرت کی وجہ سے مریض بار بار تھوکتا ہے۔ اکثر مریض کھٹی ڈکاریں مارتے ہیں۔ اور منہ میں کھٹا پانی بار بار بھر آتا ہے۔ بھوک اڑ جاتی ہے۔ مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ جیسے قے آنے لگی ہے۔ پیٹ سے لے کر سینے تک جلن محسوس ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد پسلیوں کے نیچے عین وسط میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ مریض کو پیٹ میں درد اس وقت بڑھ جاتا ہے جب معدہ خالی ہوتا ہے اور غذا کے استعمال کے بعد یہ درد کچھ دیر کے لیے کم ہو جاتا ہے۔ معدے میں تکلیف کی وجہ یہ ہے کہ معدے میں

ہائیڈروکلورک ایسڈ موجود ہوتا ہے۔ جب معدہ خالی ہوتا ہے تو وہ معدے میں موجود زخموں کو لگ کر درد کا باعث بنتا ہے۔ اور جب خوراک معدے میں داخل ہوتی ہے تو یہ ہائیڈروکلورک ایسڈ غذا کو ہضم کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو کچھ دیر کے لیے درد سے نجات مل جاتی ہے۔ مگر جب غذا چھوٹی آنت کی طرف روانہ ہوتی ہے تو پھر ہائیڈروکلورک ایسڈ زخموں پر لگ کر درد کا احساس پیدا کرتا ہے۔ بعض ایسے مریض بھی دیکھے ہیں کہ جن کے معدے میں درد عروج پر ہوتا ہے تو ان کو قے آگئی اور درد فوراً کم ہو گیا۔ تحقیق پر پتہ چلا کہ جب مریض کو قے آتی ہے تو نیم ہضم شدہ خوراک کے ساتھ ہائیڈروکلورک ایسڈ بھی قے کی صورت میں باہر نکل جاتا ہے اور مریض پھر کچھ دیر کے لیے آرام محسوس کرتا ہے۔ ورم معدہ کے بڑھنے کی خاص وجہ مریضوں کا معدے کے معاملے میں عدم توجہی ہے۔ مریض وقتی طور پر جلن کم کرنے والی ادویات کھا کر وقت پاس کرتے ہیں اور مرض آہستہ آہستہ اندرونی طور پر بڑھتا جاتا ہے اور صورت حال اس وقت زیادہ خطرناک شکل اختیار کر لیتی ہے کہ جب مریض کو قے کے ساتھ خون کی وافر مقدار خارج ہوتی ہے۔ اس

خون کے خارج ہونے کا مطلب یہ ہے کہ معدے میں موجود زخم پھٹ گئے ہیں۔ مریض کو غذا سے حد درجہ نفرت ہو جاتی ہے۔ ناشتہ کرنے کو بالکل جی نہیں کرتا ہے۔ سر میں درد رہنا شروع ہو جاتا ہے اور جسم گرم رہتا ہے۔ بخار کی سی کیفیت ہر وقت طاری رہتی ہے۔ مریض کو کبھی قبض ہو جاتی ہے اور کبھی اسہال شروع ہو جاتی ہے۔ مریض کی صحت بری طرح متاثر ہوتی ہے اُس کے وزن میں روز بروز کمی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ مریض کو خون کی قے آنے کے کچھ عرصہ کے بعد معدے میں موجود زخم آہستہ آہستہ ناسور کی شکل اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور معدے کے کینسر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ مریض کا نظام ہضم بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ اور خوراک کی بڑی قلیل مقدار ہضم کے قابل ہوتی ہے۔ اس لیے معدے کے کینسر کے مریض بہت جلد جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔

ورم معدہ پیدا ہونے کی اہم وجہ مصالحہ دار اشیاء کا بکثرت استعمال پر خوری، کھٹی میٹھی اشیاء کا بہت زیادہ استعمال۔ مرغن غذاؤں کا بکثرت استعمال، شراب نوشی، ریشہ دار گوشت کا استعمال اور گلے سڑے پھلوں کی وجہ سے بھی ورم معدہ کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ ورم

معدہ کے علاج کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ مریض تین وقت پیٹ بھر کر کھانا نہ کھائے بلکہ سارا دن وقفے وقفے سے کچھ نہ کچھ ضرور کھاتا رہے۔ خاص طور پر مصالحے دار اور مرغن غذاؤں سے پرہیز رکھے اور ورم معدہ کا مریض جتنا زیادہ دودھ استعمال کرے گا اتنی ہی جلد شفایابی کی امید ہوتی ہے۔ ترش غذاؤں مثلاً لیموں، اچار اور ترش دہی سے پرہیز بھی لازم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ثقیل اشیاء بھی جو ہضم ہونے میں دیر لگاتی ہوں کم استعمال کرے۔ ورم معدہ کے مریض کو ناشتے میں جو کا دلیہ استعمال کرنا چاہیے، دلیے میں چینی کی جگہ شہد ملانا چاہیے اور وقفے وقفے سے سارا دن دودھ کا استعمال جاری رکھنا چاہیے۔ دودھ میں چینی ڈال کر پینا فائدہ دیتا ہے۔ ورم معدہ کے مریض کو چینی کے بغیر دودھ پینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔



## ✽ علاج ✽

ورم معدہ اور قروح معدہ کا علاج یکساں ہے۔ اس کے علاج کے لیے طب یونانی میں متعدد دوائیں ہیں۔ جن میں چند کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

قرص کھربا	2 قرص ایک کپ دہی کے ساتھ نہار منہ
حب رال	1 گولی صبح 1 گولی شام
سفوف مفرح	آدھاتا 1 گرام ہمراہ پانی ناشتے کے بعد
کافورسیال	2 سے چار بوند تک دوپہر شام بوقت ضرورت لیں
اندرمالی	دوپہر اور رات کو پانی کے ساتھ
قرحین	صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی
سفوف السر	1 گرام صبح 1 گرام شام ہمراہ آب تازہ
السرین	1 تا 3 گرام سفوف دن میں دو مرتبہ ہمراہ پانی
حب السر	2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں شام ہمراہ پانی
قرص السر	2 گولیاں صبح 2 دوپہر 2 شام ہمراہ دودھ
حب رضا (السری)	2 گولیاں صبح 2 گولیاں دوپہر ہمراہ آب تازہ

## ✽ طب آل محمدؐ اور مرض ورم معدہ ✽

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”خداوند تعالیٰ نے شہد میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ یہ زخموں کو مندمل  
 کرتا ہے۔ اس لیے السر (زخم معدہ) کے مریضوں کے لیے شفا ہے۔ یہ شہد  
 ہی کی جراثیم کش قوت ہے کہ جس سے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔“  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں زیتون کے درخت کو شجر  
 مبارک کہا ہے۔ زیتون معدے کے السر کے لیے نافع ہے اور ورم  
 معدہ کو رفع کرتا ہے۔“

مروی ہے کہ

”معدہ کے السر میں کشتہ عقیق بے حد نافع ہے۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا فرمان ہے  
 ”بحالت زخم معدہ اگر دودھ ہضم نہ ہو تو کسی بھی شکل میں دیا  
 جائے اور زیادہ تر مریض کو اسی پر رکھا جائے۔ اور اگر دودھ ہضم ہو تو  
 اسی قسم کی کوئی دوسری غذا استعمال کرنی چاہیے۔“

طب معصومین علیہ السلام ہے کہ  
 کاسنی سوزش معدہ میں فائدہ کرتی ہے۔



## ❁ دعائیں ❁

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی ورم یا زخم ہو تو اسے چاہیے کہ ایک چھری لے کر مقام پر ملے اور کہے

”بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنَ الْحَدُوِّ الْحَدِيْدِ وَالْهَذْرِ وَمِنْ اَيْرِ الْحُوْدِ وَمِنْ الْبَعْبْرِ الْمَبُوْدِ مِنْ الْعُرْقِ الضّٰتِرِ وَمِنْ الْوَرْمِ الْاُحْرَدِ مَنْ الطّٰعَامِ وَحَرِّهِ وَمِنْ الشّٰرِبِ وَبُرْدِهِ اَمْضِيَ اِلَيْكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى فِى الْاِنْسِ وَالْاَلْحَامِ بِسْمِ اللّٰهِ فَتَحْتُ وَبِسْمِ اللّٰهِ خَتَمْتُ.

اس کے بعد چھری کو زمین میں گاڑ دے۔

## احتیاطیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ کھانا زیادہ نہیں کھانا چاہیے اور نہ ہی اتنا کم کھانا چاہیے کہ جسم لاغر ہو جائے۔ کیونکہ خالی معدہ رہنے سے السر پیدا ہوتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ جو کچھ خلال کے ذریعہ نکالا جائے اسے نہ کھاؤ کہ اس سے اندرونی زخم پیدا ہوتے ہیں۔

## ❖ قے، متلی، ابرکائی ❖

قدرت نے ہر حالت میں معدے کو اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کے ازالے کے لیے قوت عطا فرمائی ہے۔ جس کے ذریعے معدہ زیادتی کا فوراً جواب دیتا ہے۔ معدہ انسانی جسم کا ایک ذکی الحس عضو ہے اور معمولی سی اذیت پر بھی ردِ عمل ظاہر کرتا ہے اور اذیت کا موجب بننے والی شے کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر صورت حال سے نبٹنے کے لیے قدرت نے معدہ کو مندرجہ بالا تین خصوصیات عطا کی ہیں۔ جن سے وہ اپنا دفاع کرتا ہے۔ اگر معدہ تندرست حالت میں ہو اور اس پر کوئی شے حملہ آور ہونے کی کوشش کرے تو معدہ فوراً قے کی شکل میں نہ صرف اپنی حدود سے نکالتا ہے بلکہ جسم سے باہر پھینک دیتا ہے۔ اور اگر معدہ کمزور ہو اور کوئی شے حملہ آور ہو تو کمزوری کی وجہ سے خود نکالنے سے قاصر ہوتا ہے اور ابرکائی کے ذریعے اپنے مالک کو زیادتی سے آگاہ کرتا ہے۔ تیسری صورت میں اگر معدہ بالکل ہی کمزور ہو اور حملہ آور شے حملہ کرے تو معدے کی کمزوری آڑے آ کر فقط متلی کی شکل میں معدہ اپنے ساتھ ہونے والی

زیادتی مالک کو بتلاتا ہے۔

قے، متلی کے اہم اسباب میں مجبوری کی حالت میں ناپسند  
 غذا کا استعمال، معدہ میں خراش یا سوزش و ثبور کا بننا، معدے میں  
 تیزابیت کا بڑھ جانا، سرد اشیاء کا بکثرت استعمال، بھرے پیٹ مزید  
 کھانا نوش فرمانا، کثرتِ صُفرا، بہت ہی زیادہ کڑوی شے کا اچانک  
 استعمال، مخدر ادویات یا نشے مثلاً افیون، چرس کا استعمال، خواتین  
 میں ایامِ حیض کا مسلسل خراب رہنا، معدنی زہریں مثلاً سنکھیا، شنکرف،  
 کا ضرورت و مقدار سے زیادہ استعمال اور جسم کے اندر اضافی شے  
 کے داخل ہونے سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔

مرض کی اہم علامات میں اسباب کا بہت عمل دخل ہے۔ مثلاً  
 بھرے پیٹ کھانا کھانے سے قے آئے یا متلی ہو تو معدہ میں ریچی  
 بہت ہوگی اور مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیں گی۔ اگر خرابی معدہ کی  
 وجہ سے ہے تو پسلیوں کے عین وسط میں معدہ میں ہلکا درد ہوگا۔ جو کچھ  
 کھانے پر تھوڑا کم ہو جائے گا۔ اگر صُفرا کی زیادتی ہوگی تو منہ کڑوا،  
 زبان خشک ہوگی اور زرد رنگ کی قے آئے گی۔ اور قارورہ بھی زرد  
 ہوگا اور اگر مخدر ادویات نشہ آور ادویات کا بکثرت استعمال ہوگا تو

تے کے بعد نشی اپنی تے کو پانی سمجھ کر اس میں تیرنے لگے گا اور اگر معدنی زہریں کھائی ہوں گی تو ان کی رگیں اور پڑ پڑیاں پھولی ہوں گی اور مریض دماغ پھٹنے کی شکایت کرے گا۔

مرض کے علاج کے لیے ضروری ہے کہ اصل اسباب کا تدارک کیا جائے اور ایسے اسباب جو مرض کا سبب بن رہے ہوں اور ان کا حل انسان کے اپنے اختیار میں ہو تو ان اسباب سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہمیشہ بھوک رکھ کر کھانا چھوڑ دینا چاہیے اور کھانے کے درمیان میں ہرگز پانی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ زود ہضم غذائیں استعمال کرنی چاہئیں اور مریض کی حالت دیکھ کر اس کی خوراک میں کمی بیشی کرنی چاہیے۔ ثبور معدہ کی صورت میں دودھ کا استعمال زیادہ سے زیادہ کروانا چاہیے اور صفرا کو جلد از جلد جسم سے خارج کرنا چاہیے۔ مخدر ادویات اور زہروں کا استعمال ترک کر دینا چاہیے۔



## ❁ علاج ❁

طب یونانی میں قے، متلی، ابکائی کے لیے مندرجہ ذیل ادویات استعمال کروائی جاتی ہیں۔

دوائے عجیب 3 قطرے ایک گلاس پانی میں ڈال کر بوقت ضرورت استعمال کریں۔

عرقِ پودینہ ایک کپ نہارمنہ استعمال کریں۔

سفوف جادوگراں 2 ماشہ صبح + 2 ماشہ شام

کشتہ مرگانگ 4 چاول مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔

سفوف ہاضم 1 ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ آب تازہ

قرص پودینہ 2 گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ عرق

پودینہ ایک کپ

حب معدہ 2 گولیاں صبح 2 شام ہمراہ پانی

حب بخیری 2 گولیاں صبح 2 شام ہمراہ پانی

حب چمن 2 گولیاں صبح 2 دوپہر 2 شام ہمراہ پانی

قرص رضا (ہاضم) 2 گولیاں صبح، 2 گولیاں شام ہمراہ آب تازہ

## ✽ طب آل محمد اور مرض قے، متلی، ابرکائی ✽

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے قے، متلی کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

آدھا سیر پانی میں آدھا سیر مغز الملتاس ایک دن بھگو کے رکھیں۔ پھر شہد کف گرفتہ آدھا سیر پانی میں تین چھٹانک روغن گل سرخ ملا کر نرم آنچ پر قوام بنا لو۔ پھر ٹھنڈا کر کے اس میں فلفل، فلفل دراز، قرفہ، لونگ، الاپچی، دارچینی، جوز بواہر شے ساڑھے تیرہ ماشے لے کر کوٹ چھان کر اس میں ملا لیں۔ بوقت ضرورت ۹ ماشہ استعمال کریں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو سیر لہسن مقشر پتیلی میں ڈال کر دو سیر تازہ دودھ گائے کا اوپر سے ڈال کر اتنی دیر جوش کریں کہ اس میں جذب ہو جائے۔ پھر سات ماشہ بابونہ لے کر اس میں ڈال کر خوب ہلائیں۔ قوام تیار ہو جائے گا۔ پھر مٹی کے برتن میں ڈال کر منہ اچھی طرح بند کر کے زمین میں گاڑ دیں۔ گرمی میں گاڑ دیں اور جاڑے میں نکال لیں اور محفوظ کر لیں۔ بوقت ضرورت اخروٹ کے برابر استعمال کریں۔



# امراضِ امعاء

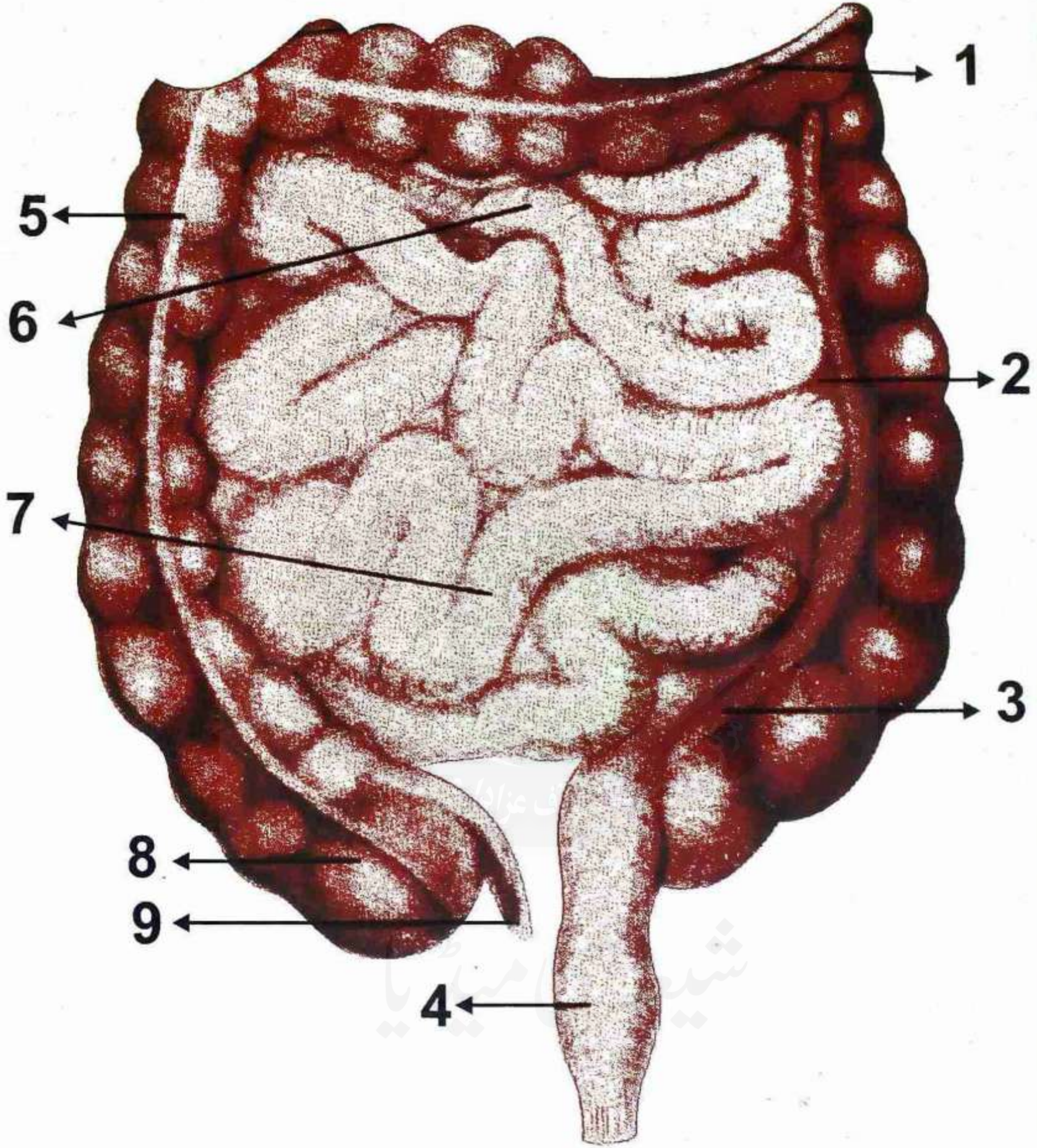
**INTESTINES  
DISEASES**





# انٹسٹائن

## INTESTINE



- 1- اڑی آنت      2- اترنے والی آنت      3- خمدار آنت
- 4- مقعد      5- خالی آنت      6- پچپیدہ/باریک آنت
- 7- پیک چشم      8- سیدھی آنت      9- کالی آنت



شیعہ ملٹی میڈیا

## ❖ آنتوں کی اناٹومی اور فزیالوجی ❖

اس سے قبل کہ آنتوں کے مختلف امراض پر بحث کی جائے میں آپ کو آنتوں کی مختصر اناٹومی و فزیالوجی کے بارے میں بتلانا چاہتا ہوں۔ جسم انسانی میں دو قسم کی آنتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک کو چھوٹی آنت کہتے ہیں اور دوسری بڑی آنت کہلاتی ہے۔ چھوٹی اور بڑی دونوں آنتیں تین حصوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ آنت کو عربی میں امعاء اور انگریزی میں Intestines کہتے ہیں۔

چھوٹی آنت میں مختلف نوعیت کے چار قسم کے طبقات پائے جاتے ہیں۔ اندرونی طبق، بیرونی طبق، عضلی طبق، خانہ دار طبق، اندرونی طبق لعاب دار جھلی کا ہوتا ہے۔ اس میں گول چنٹیں پائی جاتی ہیں۔ اور انہی سے غذا کا ٹھہراؤ آنتوں میں ہوتا ہے۔ بیرونی طبق کی وجہ سے آنتوں کی بیرونی سطح چکنی رہتی ہے۔ عضلی طبق کی وجہ سے آنتوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور غذا آگے کی طرف روانہ ہوتی ہے اور چوتھا طبق خانہ دار ہوتا ہے۔ جس میں عروق و اعصاب پائے جاتے ہیں۔

بڑی آنت میں بھی مختلف نوعیت کے چار قسم کے طبقات

پائے جاتے ہیں۔ اندرونی طبق، بیرونی طبق عَصَلی طبق اور خانہ دار طبق۔ اندرونی طبق لعاب دار جھلی کا ہوتا ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے غدود پائے جاتے ہیں۔ بیرونی طبق آبدار جھلی کا ہوتا ہے۔ عَصَلی طبق میں عضلاتی ریشے پائے جاتے ہیں۔ اور خانہ دار طبق میں عروق و اعصاب پائے جاتے ہیں۔ بڑی آنت میں حرکت آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ ایک حصہ سکڑتا ہے اور دوسرا حصہ پھیلتا ہے اور غذا حرکت میں آتی ہے اور فضلہ مقعد کے راستے خارج ہوتا ہے۔ چھوٹی آنت کی لمبائی معدہ کے آخری حصے سے شروع ہوتی ہے۔ جس کو امعاء اثنا عشری کہتے ہیں اور امعاء دقیق پر ختم ہوتی ہے۔ پہلے سرے سے آخری سرے تک چھوٹی آنت کی لمبائی اکیس تا تیس فٹ ہے۔ چھوٹی آنت کے درمیانے حصے کا نام صائم (خالی آنت) ہے۔ بڑی آنت امعاء دقیق کے آخری سرے سے شروع ہوتی ہے۔ جس کو اعور کہتے ہیں۔ اور یہ آنت امعاء مستقیم میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی ساڑھے چار سے ساڑھے پانچ فٹ کے قریب ہوتی ہے۔

چھوٹی آنت کا آغاز امعاء اثنا عشری سے ہوتا ہے۔

امعاء اثنا عشری کو طب جدید ڈیوڈنیم کا نام دیتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً دس انگل ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ امعاء اثنا عشری کہلاتی ہے۔ اس آنت میں صفر اغذا میں شامل ہو کر غذا کو

ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

امعاء صائم کو خالی آنت بھی کہتے ہیں۔ طب جدید اس کو Jejunum (جو جینم) کہتی ہے۔ یہ امعاء اثنا عشری کے آخری سرے سے شروع ہو کر امعاء دقیق پر ختم ہوتی ہے۔ اس آنت کے حصے کی لمبائی ساڑھے سات فٹ سے لے کر آٹھ فٹ تک ہوتی ہے۔ اس آنت کو صائم اس لیے کہتے ہیں کہ یہ مرنے کے بعد خالی پائی جاتی ہے۔ اور صائم کے معنی چونکہ روزہ دار کے ہیں اور روزہ چونکہ سارا دن خالی پیٹ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ آنت صائم کہلاتی ہے۔

امعاء دقیق کو باریک آنت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ چھوٹی آنت میں سب سے زیادہ باریک ہوتی ہے۔ طب جدید اس کو Illicum (ایلیم) کہتی ہے۔ اس کی لمبائی گیارہ فٹ سے بارہ فٹ کے درمیان ہوتی ہے۔ یہ امعاء صائم سے شروع ہو کر اعور کے ابتدائی سرے پر ختم ہوتی ہے۔ بڑی آنت کا آغاز اعور (یک چشم) سے ہوتا ہے۔ طب جدید والے اس کو (Caecum) کہتی ہے۔ یہ حصہ عظیم العانہ (پیڑو) کی ہڈی کے دائیں طرف رہتا ہے۔ اور اس کی لمبائی اڑھائی سے تین انچ ہوتی ہے۔ اعور کانی آنت کو اپنڈکس بھی کہا جاتا ہے۔ کشادہ آنت کو خمدار آنت بھی کہتے ہیں۔ طب جدید اس کو (Colon) قولون کہتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً چار فٹ کے

قریب ہوتی ہے۔ یہ آنت اعور سے شروع ہو کر امعاء مستقیم پر ختم ہوتی ہے۔ سیدھی آنت کو عربی میں امعاء مستقیم اور طب جدید اس کو Strate Intestines کہتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً آٹھ انچ ہوتی ہے۔ اس کے آخری حصہ کو عربی میں مقعد اور طب جدید Anus کہتی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔

خوراک کا غلیظ حصہ معدہ کے زیریں سوراخ کے ذریعے آنتوں میں آتا ہے۔ اور امعاء اثنا عشری میں صفر افضلہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور لبلبے سے رطوبت سوراخ کے ذریعے فضلے میں شامل ہو کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اس میں آنتیں اپنی غذالے کر فضلہ آگے روانہ کر دیتی ہیں۔ جو کہ مقعد کے راستے پاخانہ کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے اور اگر یہ اخراج نہ ہو تو جسم انسانی میں کئی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔



## ✽ طبِ آلِ محمدؐ اور امعاء کی اناٹومی و فزیالوجی ✽

صادق آلِ محمدؐ نے انسانی جسم میں امعاء کے کردار کے بارے میں مختصر مگر بہت ہی جامع انداز میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے شاگرد مفضل سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ

دیکھو کس نے تجویف بطن میں امعاء کو رکھا۔ اور امعاء کو یہ فعل سرانجام دینے کے لیے رکھا۔ کہ جب جگر غذا کا لب لباب نکال لے تو بیچ جانے والے فضلہ کو اپنے اندر رکھے۔ یعنی آنتیں اس کی متحمل رہنے کے لیے بنائیں۔ آپؐ نے فرمایا، جیسے کہ پانی کے لیے نالیاں بنائی جاتی ہیں کہ پانی تمام زمین میں پھیل جائے بالکل اسی طرح فضلہ اور خبیث چیزیں ان مقامات کی طرف بہ جاتی ہیں۔ جو خاص انہی فضلات کے جمع کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں تاکہ یہ فضلات کو اپنے میں جمع کریں۔ اور تمام بدن میں یہ فضلہ نہ پھیلیں۔ جس سے بدن میں کمزوری و لاغری پیدا ہو۔

اے مفضل! ذرا عبرت کی نظر سے دیکھو کہ انسان کے کھانے

پینے، اس کی تکلیف کے با آسانی رفع ہو جانے میں کتنی بڑی نعمت پروردگارِ عالم کی ہے اور اس سوراخ کو جو خلا (رفع حاجت) کے لیے بنایا گیا ہے وہ ایسے مقام پر بنایا گیا ہے جو بہت ہی پوشیدہ ہے۔ اسے کھلا ہوا اور ظاہر اس کے پیچھے نہیں بنایا گیا ہے اور نہ ہی ابھرا ہوا۔ بلکہ وہ بدن کے ایک پوشیدہ حصے میں مخفی اور باپردہ ہے۔ اور دونوں سرین اپنے گوشت سے اس کو چھپائے ہوئے ہیں۔

پس مبارک ہے وہ ذات جس نے ایسے اچھے انداز اور محکم تدبیر سے ان اعضا کو پیدا کیا اور اسی کے لیے حمد ہے۔



شیعہ ملی میڈیا



## ❖ قونج (COLIC) ❖

چھوٹی آنت یا بڑی آنت کے کسی بھی حصہ میں درد ہو تو اس کو قونج ہی کہتے ہیں۔ مگر زیر بحث موضوع بڑی آنت کے سب سے بڑے یعنی کشادہ آنت (Colon) کا درد ہے۔ قولون کی مناسبت سے ہی اس انتہائی تکلیف دہ اور تشنجی درد کا نام قونج ہے۔ آنت میں سدہ کے پھنس جانے کی وجہ سے یہ درد ہوتا ہے۔ درد قونج زیادہ تر ناف کے ارد گرد یا اس کے دائیں، بائیں زیادہ ہوتا ہے

لہذا اگر خدا نخواستہ درد اٹھے تو کسی طبیب سے تشخیص کروانی چاہیے۔ خود ہی ٹوٹکے نہیں استعمال کرنے چاہئیں۔ ورنہ مرض قونج خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جب یہ درد زور پکڑتا ہے تو مریض مچھلی کی طرح تڑپتا ہے۔ مقام درد کو دبانے سے چند لمحوں کے لیے سکون مل جاتا ہے۔ اگر مریض کو بد ہضمی ہو تو پیٹ میں ریگی پیدا ہو جاتی ہے۔ نفخ ہو جاتا ہے۔ اس کو قونج ریگی کہتے ہیں اور اگر کسی مریض کو گنٹھیا کی تکلیف ہو تو اس کے زہر کی وجہ سے ٹھنڈے پانی کے بکثرت استعمال سے اور سردی لگنے سے ہونے والے قونج کو تشنجی

قونج کہتے ہیں۔ تابنے کے بغیر قلعی شدہ برتنوں میں غذا کھانے اور سیسہ کے برتنوں میں غذا کھانے سے بھی قونج کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ صفر کی کثرت بھی درد کا باعث بن سکتی ہے۔ اور اسی طرح اگر غذا صحیح طور پر ہضم نہ ہو اور آنتوں میں پڑی رہے تو پھر غذا گل کر متعفن ہو جاتی ہے۔ اور سدوں کی شکل اختیار کر کے درد قونج کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے قبض سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ قبض بھی درد قونج پیدا کرنے میں اہمیت رکھتی ہے۔

درد قونج کا مقام جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ناف کے ارد گرد ہوتا ہے۔ درد قونج، درد گردہ، درد جگر میں فرق پایا جاتا ہے۔ درد گردہ کی نشانی یہ ہے کہ یہ درد خصلوں تک جاتا ہے۔ اور خصلوں میں ٹیسس اٹھتی ہیں۔ مگر قونج کا درد شروع ہونے سے پہلے تبخیر معدہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ہر وقت پیٹ سے گڑگڑ کی آوازیں آتیں ہیں۔ ریگی کی پیٹ میں کثرت ہو جاتی ہے۔ اور جب درد اٹھتا ہے تو مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اوندھے منہ لیٹنے سے درد میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ریح کے خارج ہونے سے بھی درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ قبض ہو جائے تو پاخانہ بہت کم مقدار میں آتا ہے۔ درد کے وقت مریض کو سرد

پسینے آتے ہیں۔ اور نبض سست ہونے لگتی ہے۔

جب مریض پر قونج کا مرض حملہ آور ہو تو غذا دینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ قونج کے علاج میں سب سے پہلے مسہل دے کر سدہ کو خارج کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یا مسکن ادویات دے کر درد کو بند کرنا چاہیے۔ کیسٹر آئل پلانا چاہیے اور حقنہ کے ذریعے درد کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ قونج کے مریض کو ثقیل بادی اور سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے اور غذا انتہائی زود ہضم ہونی چاہیے۔



مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شبیخہ ملٹی میڈیا

## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں قونج کو دور کرنے کے لیے متعدد دوائیں ہیں۔ جن میں سے چند کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- اٹریفل ملین 5 گرام تا 10 گرام رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ  
 اٹریفل زمانی 5 گرام تا 10 گرام رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ  
 خمیرہ بنفشہ 5 گرام تا 10 گرام رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ  
 شربت حب الاس چارٹیبیل اسپون ایک گلاس پانی میں حل کر کے  
 قرص ملین 1 تا 2 قرص رات کو ہمراہ آبِ تازہ  
 معجون ملین بوقت ضرورت 10 گرام ہمراہ پانی  
 سفوف ملین 5 گرام صبح، 5 گرام شام بوقت ضرورت 5 گرام  
 ہمراہ پانی  
 حب رضا 2 سے 4 گولیوں تک بوقت ضرورت استعمال کریں۔  
 (مُسہل)



## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور مرضِ قونلج

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”زیتون کا تیل دردِ قونلج کے لیے فائدہ مند ہے۔“  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ  
 ”کدو دردِ قونلج کے واسطے مفید ہے۔“  
 ”کاسنی کے ساتھ پتے اور کدو کا استعمال قونلج سے محفوظ رکھتا ہے۔  
 مروی ہے کہ  
 قونلج ریکی میں کلونجی کا پلانا اور لیپ کرنا مفید ہے۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”شراب الصالحین امعاء کے درد کے لیے فائدہ مند ہے۔“  
 حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”انجیر کا کھانا دردِ قونلج میں بے حد مفید ہے۔ اس کے کھانے  
 سے طرح طرح کے درد جاتے رہتے ہیں۔“  
 حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”مٹھی بھر میتھی اور مٹھی بھر انجیر خشک اور ان دونوں کو ایک  
 صاف پیلے میں ڈال کر اتنا پانی ڈالی کہ ان دونوں کے اوپر آجائے۔“

پھر انہیں پکا کر چھان لیں اور ایک دن چھوڑ کر تھوڑا تھوڑا پانی اس میں سے پیتے رہیں۔ انشاء اللہ درد قونج رفع ہو جائے گا۔

## ❖ دعائیں ❖

کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ درد قونج کے لیے سورہ حمد اور معوذتین اور سورہ اخلاص مشک وزعفران سے ایک برتن پر لکھ کر یہ دعا لکھیں۔

”أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِخِدْتِهِ الَّتِي لَا تَرَامُ  
وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِي لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ هَذَا الْوَجَعِ وَمِنْ  
شَرِّ مَا أَجْدُ مِنْهُ وَمِنْ شَرِّ مَا أَحْذَرُ مِنْهُ.“

بارش کے پانی سے دھو کر پیئے۔

## احتیاطیں:

اگر ہم آل محمدؑ کے فرمائے ہوئے فرامین پر عمل کریں تو اس مرض سے نجات آسانی سے پاسکتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے بادشاہ کو مخاطب کر کے فرمایا

”معدہ میں ایک وقت میں انڈے اور مچھلیاں اکٹھے نہ

ہونے پائیں کیونکہ اس سے درد قونج پیدا ہوتا ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ

”بھرے پیٹ جمام جانے سے قونج پیدا ہوتا ہے۔“

## قبض (Constipation) ❁

قبض کو اُم الامراض بھی کہتے ہیں۔ قبض دور حاضر کا عام اور مشہور مرض ہے۔ تقریباً ہر شخص کبھی نہ کبھی اس کا شکار ضرور ہوا ہوگا۔ آنتوں میں جب ردی اخلاط کا اجتماع ہو جائے اور ان کو خارج نہ کیا جائے تو یہ سُدوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہی سُدے قبض کہلاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر اجابت کا وقت پر نہ آنا یا بہت کم مقدار میں اخراج بھی قبض ہی کی شکل ہے۔ لوگ اس بیماری کے پوشیدہ پس منظر سے واقف نہیں ہیں اور بہت کم اہمیت دیتے ہیں۔ حالانکہ اس سے کئی دوسرے امراض جنم لیتے ہیں۔ جن میں بواسیر۔ اختلاج قلب۔ درد سر۔ نزلہ زکام وغیرہ شامل ہیں۔ قبض کی عموماً دو قسمیں ہیں ایک کو عارضی قبض اور دوسری کو دائمی قبض کہتے ہیں۔ عارضی قبض تو خود بخود ختم ہو جایا کرتی ہے۔ مگر دائمی قبض کا خاتمہ بغیر علاج کے نہیں ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا امراض جو قبض کی وجہ سے بتلائے ہیں وہ دائمی قبض ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

قبض ہونے کی سب سے اہم وجہ آرام طلبی ہے۔ کام کاج نہ کرنا اور سارا دن بغیر حرکت و مشقت کے پڑے رہنے سے مرض قبض

لاحق ہو جاتا ہے۔ نہار منہ بستر پر چائے کا استعمال بھی قبض پیدا کرتا ہے۔ ثقیل غذاؤں کا کثرت سے استعمال بھی اس کا باعث بنتا ہے۔ جسمانی کمزوری اور خون کی کمی بھی قبض لاحق کرتی ہے۔ دماغی کام کی کثرت بھی اس کا موجب بن سکتی ہے۔ اگر آنتوں میں کمزوری واقع ہو جائے تب بھی غذا آنتوں میں ٹھہر کر سدوں کی شکل اختیار کر کے قبض کا باعث بنتی ہے۔ طویل سفر کے دوران اگر لیٹرین کا مناسب انتظام نہ ہو تو بھی قبض ہو جاتی ہے۔ نیز اگر بیت الخلا غلیظ اور بدبودار ہو تب بھی پاخانہ صحیح طرح خارج نہیں ہوتا ہے۔ اور مرض قبض لاحق ہو جاتا ہے۔ عموماً کاروباری اور دفتری حضرات کے بیت الخلا میں جانے کے اوقات مقرر ہوتے ہیں۔ کسی وجہ کی بنا پر اگر ان اوقات میں تبدیلی واقع ہو جائے تو بھی قبض کا مرض حملہ آور ہوتا ہے۔ جگر کی خرابی، معدہ کے صحیح حالت میں نہ ہونے اور آنتوں میں خشکی بھی اس کا موجب ہوتی ہے۔

بعض لوگ دودھ اور گوشت کا استعمال بکثرت کرتے ہیں۔ اور سبزیوں، پھلوں کا استعمال کم کرتے ہیں۔ دودھ اور گوشت کا زیادہ تر حصہ ہضم ہو جاتا ہے اور فضلہ کے لیے نہایت کم مقدار بچتی ہے۔ لہذا ایسے لوگ وہم کرتے ہیں کہ قبض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ہے سبزیوں اور پھلوں میں ایسے ریشے دار اجزا پائے



جاتے ہیں جو کہ ہضم نہیں ہوتے ہیں اور قبض کو رفع کرتے ہیں۔ مثلاً پالک کے ریشے، امرود، انار کے بیج وغیرہ۔

رفع حاجت نہ ہونے سے طبیعت سست اور بے چین رہتی ہے۔ جسم ٹوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اجابت کافی دیر سے ہوتی ہے۔ اور پاخانہ کی نہایت قلیل مقدار خارج ہوتی ہے۔ اگر قبض شدید قسم کی ہو تو پاخانہ کے ساتھ خون کا اخراج بھی ہو جاتا ہے۔ مریض کی بھوک روز بروز ختم ہو جاتی ہے۔ اور کھانے پینے کی طرف سے اس کا دل ہٹ جاتا ہے۔ قبض کی وجہ سے غذا آنتوں میں زیادہ دیر ٹھہرتی ہے اور متعفن ہو کر ریگی پیدا کرتی ہے۔ اور درد شکم کا باعث بنتی ہے۔ اور ریگی کی وجہ سے دماغ پر بوجھ پڑتا ہے۔ جمائیاں اور انگڑائیاں زیادہ آتی ہیں اور بعض اوقات مریض کی نیند بھی اڑ جاتی ہے۔ اور مریض کا مزاج بھی چڑچڑا ہوا جاتا ہے۔

قبض سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ غذا میں ایسی اشیاء استعمال کی جائیں جو کہ قبض کشا ہوں۔ روٹی پکانے کیلئے ایسا آٹا استعمال کیا جائے جس میں چھان موجود ہو۔ سبزیاں ریشہ دار استعمال کرنی چاہئیں۔ اور ریشے دار پھل بھی ضروری ہیں۔ جو کہ قبض رفع کرنے کا باعث ہیں۔ مثلاً امرود۔ مالٹا۔ ناشپاتی وغیرہ۔ رفع حاجت کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہ کچھ قلیل مقدار میں ضرور کھالینا

چاہیے۔ اس سے براز کے اخراج میں آسانی ہو جاتی ہے۔ بیت الخلا میں جانے کا وقت مقرر کرنا چاہیے۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کرنی چاہیے۔ اور دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کرنا چاہیے۔ جب رفع حاجت کے لیے جائیں تو بائیں پاؤں پر وزن ڈال کر بیٹھیں۔ رفع حاجت میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کھانا کھانے کا ایک وقت مقرر کرنا چاہیے۔ ملین ادویہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ قبض کا خاتمہ فنتیلہ اور حقنہ کے ذریعے بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ اسپغول رات کو سوتے وقت استعمال کرنا چاہیے۔ اسپغول کا استعمال ہمیشہ ثابت کرنا چاہیے یا چھلکا کھانا چاہیے، پینے سے یہ زہریلا ہو جاتا ہے۔ کسٹر آئل اور قبض کشا ادویات کا استعمال کرنا چاہیے۔ قبض کے علاج میں زیادہ مقدار میں مسہل کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے آنتوں کا فعل متاثر ہوتا ہے۔ اور آنتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور اگر آنتوں کو مسہل کی عادت پڑ جائے تو بغیر مسہل کے رفع حاجت کا ہونا ممکن نہیں رہتا ہے۔ قبض کے دوران ثقیل اور بادی اشیاء کا استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ جیسا کہ تحریر کیا کہ ریشہ دار پھلوں اور سبزیوں کا استعمال زیادہ کرنا چاہیے۔



## ❖ علاج ❖

طب یونانی میں قبض کے علاج کے لیے مندرجہ ذیل ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔

حب تنکار	2 گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ
حب قبض کشا	2 گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ
اجملان	2 گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ
حب مصطکی ملین	2 گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ
مفتا	1 گولی رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ
علکی قبض کشا	1 گولی رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ
لعوق خیار شہبز	10 گرام صبح و شام
اطر یفل زمانی	5 گرام رات کو ہمراہ آبِ تازہ
قرص ملین	بوقت ضرورت 2 گولیاں استعمال کریں۔
قرص تنکاری	قبض کی صورت میں 2 گولیاں نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔
سفوف مقل	آدھا گرام رات کو ہمراہ پانی
حب رضا (تنکاری)	1 گولی رات کو سوتے وقت

## ✽ طبِ آلِ محمدؐ اور مرضِ قبض ✽

اگر ہم سب محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فرمائے ہوئے فرامین جو کہ انہوں نے علاج کے سلسلہ میں بتلائے ہیں پر عمل کریں تو اس موذی مرض سے نہایت آسانی کے ساتھ نجات پاسکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
”سنا مکی استعمال کرو۔ یہ قبض کو رفع کرتی ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
خر بوزہ استعمال کرو یہ قبض کو ختم کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
”شہد کو استعمال کرو۔ یہ فضلات کو خارج کرتا ہے اور قبض کو دور کرتا ہے۔ اور سدوں کو نکالتا ہے۔“

نبی آخر الزمانؐ کا فرمانِ پاک ہے کہ

”جب رفع حاجت کے لیے بیٹھو تو سارے جسم کا بوجھ

بائیں پاؤں پر ڈال دو اور دایاں پاؤں کھڑا رکھو۔ ایسا کرنے سے سارا

گند براز آسانی سے خارج ہو جاتا ہے اور قبض رفع ہو جاتی ہے۔ اور  
طبیعت درست رہتی ہے۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ  
”ایک پیالی گرم پانی میں ایک چمچہ شہد گھول کر نہار منہ پینے  
سے قبض دور ہو جاتی ہے۔“



شیعہ ملٹی میڈیا ڈاٹ کام

مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شیعہ ملٹی میڈیا

## پچیش (Dysentry) ❀

پچیش کے مرض میں بڑی آنت کے درمیانے حصے یعنی کشادہ آنت اور سیدھی آنت (امعائے مستقیم) میں ورم اور زخم بن جاتے ہیں۔ بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے اور خارج شدہ پاخانہ میں پیپ یا آؤں اور خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ اخراج کے وقت پیٹ میں شدید قسم کے مڑوڑاٹھتے ہیں اور یہ اخراج نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے اور بعض اوقات کانچ بھی باہر نکل آتی ہے۔ آؤں ملے پاخانہ کے اخراج کے بعد بھی مریض کافی دیر تک بیت الخلا میں بیٹھا رہتا ہے۔ کیونکہ مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ ابھی اور براز کا اخراج ہونا ہے۔ مگر ایسا شاز و ناظر ہی ہوتا ہے۔ پچیش کی عموماً دو قسمیں ہیں۔ ایک کوز حیر صادق اور دوسرے کوز حیر کاذب کہتے ہیں۔ زحیر صادق میں آنتوں میں کسی قسم کا سدہ نہیں پایا جاتا ہے اور زحیر کاذب میں آنتوں میں سدہ پھنس جاتا ہے۔ اور آنتوں کی دیواروں سے چمٹ جاتا ہے۔ یہاں طبیب کے لیے تشخیص کرنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ کہ مریض زحیر صادق میں مبتلا ہے یا زحیر کاذب حملہ آور ہوئی ہے۔ کیونکہ یہاں پر علاج بالضد کا فارمولہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی خشکی

کاتری سے اور تری کا خشکی سے۔ زحیر صادق میں سدہ نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے یہاں خشک ادویات استعمال کروائی جائیں گی۔ اور زحیر کاذب میں سدہ کی وجہ سے تر ادویات مثلاً کیسٹر آئل اسپنگول وغیرہ استعمال کروایا جائے گا تاکہ سدہ کے اخراج میں آسانی پیدا ہو سکے۔

طب جدید نے اطباءِ قدیم کی بیان کردہ دو قسموں زحیر صادق اور زحیر کاذب کا نام بدل کر ایک کو امیبائی پچیش اور دوسری کو جراثیمی پچیش (Acute Dysentry) کا نام دیا ہے۔ امیبائی پچیش (Amobic Dysentry) کے جراثیم کا نام (Entamoeba Histolytica) رکھا ہے۔ اس کا اصل ٹھکانہ انسانی جسم کی آنتیں ہیں۔

اس کا جراثیم خون میں شامل ہو کر جسم کے اعضا خصوصاً جگر میں چلا جاتا ہے۔ اس جراثیم کی افزائش نسل انسانی آنتوں میں کافی تیز ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو امیبائی پچیش کا سامنا ہو تو کافی مقدار میں امیبائی جراثیم اس کے براز کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ جراثیمی پچیش کا حملہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔ بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ اور پاخانہ کی تعداد تیس تک پہنچ جاتی ہے۔ اور اگر اس کے براز کو صحیح طور پر ٹھکانے نہ لگایا جائے تو پورے محلے کو لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

اس مرض کے ہونے کا سب سے اہم سبب بار بار مُسہل کا استعمال ہے۔ بار بار مُسہل کے استعمال سے آنتیں کمزور پڑ جاتی ہیں۔ اور آنتوں کی کمزوری سے اُن میں براز کو ٹھہرانے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور زحیر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض افراد کچا دودھ استعمال کر لیتے ہیں۔ اور ان کا معدہ اور آنتیں اس کو قبول کرنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ نتیجتاً زحیر کا مسئلہ درپیش آ جاتا ہے۔ باسی اور گلی سڑی اشیاء کے استعمال سے بھی پچپش ہو جاتی ہے۔ مرض کا حملہ زیادہ تر جولائی اگست، یعنی برسات کے موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔ جو افراد بازاری کھانے کھاتے ہیں وہ بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات پکانے والا خود مریض ہے۔ اور وہ بغیر صابن سے ہاتھ دھوئے آ کر پکانا شروع کر دیتا ہے۔ اور جب تندرست آدمی اس شخص کے ہاتھوں کا پکا ہوا کھانا یا چیز استعمال کرتے ہیں تو وہ بھی زحیر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے سبزیوں اور پھلوں کو دھو کر استعمال کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اور اگر سبزیوں یا پھلوں پر بیمار آدمی کے ہاتھ لگ گئے ہیں تو دھونے سے جراثیم اتر جاتے ہیں۔ اور بیماری سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ دیہاتوں میں اس مرض کی زیادتی کی وجہ عدم صفائی ہے۔ اور بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا ہے۔

اس مرض کے حملہ آور ہونے کی علامات نہایت آسان



ہیں۔ جب بار بار پاخانہ کی حاجت ہو اور مروڑ کے ساتھ بہت کم مقدار میں آوں ملا پاخانہ خارج ہو اور تقریباً دس تا بارہ مرتبہ سے زیادہ رفع حاجت ہو جائے اور رفع حاجت کے بعد مقعد میں جلن محسوس ہو تو یہ پچش یا زحیر کے حملہ آور ہونے کی علامت ہے۔ مریض کو کھانے کے لیے مونگ کی دال کی کھچڑی اور ابلے ہوئے چاول استعمال کروانے چاہئیں۔ لیموں کی سکجنبین اور شربت وغیرہ متواتر استعمال کروانے چاہئیں کیونکہ اس کی وجہ سے کافی کمزوری جسم میں ہو جاتی ہے۔ مریض کو مچھلی، انڈہ، گرم مصالحوں، میوں اور تیز مرچ، سرخ مرچ سے پرہیز کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ آرام کرنا چاہیے۔



شعبہ ملٹی میڈیا

## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں پچیش کے لیے دی جانے والی ادویات میں

چند کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

2 قرص صبح و شام ہمراہ آبِ تازہ	اکسیر پچیش
2 قرص صبح و شام ہمراہ آبِ تازہ	قرص ہیل
1 قرص صبح نہارمنہ	پچ
1 ماشہ پانی کے ساتھ صبح نہارمنہ	اکسیر زحیر
4 ماشہ دہی کے ساتھ دن میں 2 مرتبہ	دوائے زحیر
5 گرام سفوف دوپہر و شام پانی کے ساتھ	سفوف مویا
4 ٹیبل اسپون پانی کے گلاس کے ساتھ صبح شام	شربت انجبار
2 ٹیبل اسپون پانی کے گلاس کے ساتھ صبح شام	شربت حب الاس
4 ماشہ صبح 4 ماشہ شام ہمراہ آبِ تازہ	سفوف بیلگری
2 گولیاں بوقت ضرورت اور 2 گولیاں رات	حب پچیش
2 گولیاں رات کو سوتے وقت	قرص زحیر
2 گولیاں بوقت ضرورت پانی کے ساتھ	حب رضا (زحیری)



## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور مرضِ پِچِش

کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پِچِش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ”گل ارمنی ہلکی آنچ پر بھون کر سفوف بنا کر کھا لو۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسپغول، گوند کتیرا، اور گل ارمنی کو بھون کر کھا لو پِچِش جاتی رہے گی۔

کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پِچِش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اخروٹ کو آگ پر بھون لو اور چھیل کر کھا لو۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے پِچِش کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ بتلایا ہے۔

مغز املتاس آدھا کلو، شہد آدھا کلو، فلفل، فلفل دراز، قرفہ، لونگ، الاپچی، زنجبیل، دارچینی، جوز بوا، ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشے مقدار خوراک 9 ماشہ صبح نہار منہ پانی کے ساتھ۔

مروی ہے کہ

بحالتِ پِچِش چاول کھڑی، دہی استعمال کرنی چاہیے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ  
 ”پچیش کے لیے اخروٹ کو آگ پر بھون لو۔ اس کا چھلکا  
 پھینک دو اور مغز کھا لو۔“

## ❁ دعائیں ❁

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 سورہ الشمس کو لکھنے اور دھو کر پینے سے پچیش کے مرض سے  
 نجات ملتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 سورۃ النصر کی تلاوت کرنے سے پچیش سے نجات حاصل ہو  
 جاتی ہے۔

ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پچیش  
 کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ تھوڑا سا پانی لو اور یہ آیتیں پڑھو۔  
 ”يُسْرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمْ اَيْسُرُ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمْ الْعُسْرُ  
 (تین مرتبہ) اَوْلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
 كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَا هُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ  
 اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ.“

## اسہال (Diarrhoea) ❁

اسہال یا دست چھوٹی آنت کے فعل میں خرابی یا آنتوں میں سوزش کی وجہ سے آتے ہیں۔ اسہال کی نوعیت مختلف صورتوں میں مختلف ہوتی ہے۔ اسہال اکثر تیلے اور پانی کی طرح خارج ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات ان کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کے بدن میں نمکیات کی کمی واقع ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لوگ اسہال کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ یہ خاص توجہ طلب مرض ہے۔ اور اگر اسہال کو نہ روکا جائے تو جسم میں نمکیات کے اخراج کی وجہ سے مریض کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

اسہال کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً آنتوں کی جراثیمی سوزش، کثرت سے مسہل کا استعمال کرنے والے بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بھاری پانی پینے سے بھی اسہال کی شکایت ہو جاتی ہے۔ غذا کی بداعتدالیوں کی وجہ سے یعنی بسیار خوری اور ریشے دار سبزیوں اور انار کے زیادہ استعمال اور وٹامن بی کی کمی سے بھی اسہال لاحق ہو جاتے ہیں۔ مصالحہ دار غذاؤں اور خراب گوشت کا استعمال اور ضعف جگر بھی اسہال میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آنتوں میں اگر لیس دار رطوبت کی

مقدار بڑھ جائے تب بھی مرض اسہال ہو جاتا ہے۔ بچوں میں اسہال کا مرض فیڈر پینے والے بچوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ بچوں کی مائیں صفائی میں لاپرواہی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اور جراثیم چوسنی کے ذریعے بچے کی آنتوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ شروع میں بچے صرف دودھ پیتے ہیں۔ لیکن جب ٹھوس غذائیں دیتے ہیں تو بعض بچے ایسے پوزیشن میں نہیں ہوتے کہ ٹھوس غذا کو قبول کر سکیں اور نتیجہ کے طور پر اسہال لگ جاتے ہیں۔ بچوں کو بازاری کھلا دودھ پلانے سے بھی اس کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

اسہال کی علامات یہ ہیں کہ مریض کو بار بار دست آتے ہیں۔ یہ دست جھاگ دار پتلے اور پانی کی طرح ہوتے ہیں۔ پانچ چھ دست آنے کے بعد ان کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔ اس کی سستی کی وجہ یہ ہے کہ دست کے ساتھ پانی کی وافر مقدار خارج ہو جاتی ہے۔ مریض کی زبان میلی ہوتی ہے۔ یعنی اس پر پٹری جمی ہوتی ہے۔ متلی کی شکایت رہتی ہے اور مریض کو کھٹی ڈکاریں شروع ہو جاتی ہیں۔ چند دنوں کے بعد مریض کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے۔ بچوں میں اسہال کی علامت یہ ہے کہ بچے کے پاخانے تعداد میں زیادہ ہو جاتے ہیں۔ دست لیس دار ہوتے ہیں۔ اور ان میں کافی بدبو ہوتی ہے۔ بچے کے ہونٹ خشک رہنے لگتے ہیں۔ اسہال کے ذریعے پانی کے زیادہ اخراج ہونے پر آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ بچے کو بخار

بھی ہو جاتا ہے اور اس کی نبض کی رفتار بھی بڑھ جاتی ہے۔

اسہال کے مریض کو غذا بالکل نہیں دینی چاہیے اور چہل قدمی سے بھی منع کرنا چاہیے۔ اگر مریض کہے کہ میں ایسا محسوس کرتا ہوں جیسے کوئی چیز پیٹ میں پھنسی ہوئی ہے تو اس کو ہلکا مسہل دے کر خارج کر دینا چاہیے۔ اسہال میں پچش میں دی جانے والی ادویات بھی فائدہ دیتی ہیں۔ دوائی دینے سے پہلے طبیب کو دیکھ لینا چاہیے کہ مریض کو اسہال کس وجہ سے آرہے ہیں؟ کیا اسہال مروڑ کے ساتھ آرہے ہیں یا بلغم کے اجتماع سے آرہے ہیں؟ جگر کی خرابی سے آرہے ہیں یا بروودت معدہ کی وجہ سے آرہے ہیں؟ اور بعض اوقات اسہال نزلہ کی وجہ سے بھی آجاتے ہیں۔ ان سب باتوں کو ذہن میں رکھ کر دوا دینی چاہیے۔

مریض کو ٹھنڈی اشیاء سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سرخ مرچ کا استعمال بھی ترک کر دینا چاہیے۔ اور مریض کو ثقیل و بادی اشیاء اور خصوصاً گرم اشیا خشک میوے، مرغی، انڈہ، مچھلی، گرم مصالحوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ مریض کو اسہال کی حالت میں سب سے بہترین غذا مونگ کی دال کی کھجڑی ہے۔ یا پھر دلیہ استعمال کروایا جائے۔ سالن ایسا تیار ہوا ہو جس میں سرخ مرچ کا استعمال کم اور گرم مصالحے بھی کم مقدار میں ڈالے گئے ہوں۔

## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں اسہال کے علاج کے لیے متعدد دوائیں ہیں جن میں چند کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سوف اسہال	3 ماشہ دوپہر و شام ہمراہ آبِ تازہ
سوف حابس	1/2 ماشہ دوپہر و شام ہمراہ آبِ تازہ
دوائے اسہال	2 تا 3 گرام دوپہر و شام ہمراہ آبِ تازہ
نوشادر لولوی	5، 5 گرام دوپہر و شام ہمراہ آبِ تازہ
قرص آملہ لولوی	1 گولی صبح 1 گولی شام ہمراہ پانی
توتیائے کبیر	1 قرص 5 گرام معجون سنگ دانہ کے ساتھ
بسنت مالتی	1 قرص 5 گرام معجون سنگ دانہ کے ساتھ
شربت انجبار	2 ٹیبل سپون ایک کپ پانی میں حل کر کے
معجون سنگ دانہ مرغ	5 گرام معجون صبح و شام ہمراہ آبِ تازہ
حب اسہالی	2 گولیاں صبح 2 گولیاں شام
قرص رضا (اسہالی)	2 گولیاں صبح 2 دوپہر 2 شام





## ✽ طب آل محمدؐ اور مرض اسہال ✽

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”خرما ترش و خام اسہال کو نفع پہنچاتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”اسہال والے کے لیے جو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”اسہال سے محفوظ رہنے کے لیے تھوڑے سے چاول دھو کر

سایہ میں خشک کریں۔ پھر آگ پر بھون لیں اور پھر ہلکا کوٹ لیں اور  
 علی الصبح اس میں سے ایک مٹھی کھالیں۔“

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنی  
 لڑکی کے بارے میں کہا۔

”آپ نے فرمایا چاول اور گوشت کھا اور پکانے کا طریقہ  
 بھی بتلایا۔ جس سے لڑکی صحت یاب ہوگئی۔“

حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت امام رضا علیہ السلام  
 نے اسہال کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ تحریر فرمایا ہے۔

سنبل۔ قافلہ۔ عاقر قرحا۔ خریق سفید۔ بزارنج۔ فلفل

سفید۔ ہم وزن اور فریون کل مجموعے کا دو چند شہد کف گرفتہ لے کر  
خمیر کر لیں اس کی گولی کھا کر آب مور و پینا چاہیے۔

### احتیاطیں:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھل دار درختوں کے نیچے  
پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس کا پھل کھانے سے  
آنتوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ اس لیے اگر گھروں میں پودے  
ہوں تو ان کے نیچے پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

مروی ہے کہ

بحالت دست مریض کو انگور یا منقہ نہیں دینا چاہیے۔



شیعہ ملٹی میڈیا

## ✽ پیٹ کے کیڑے ✽

(Intestinal Worm)

کرم شکم، دیدان امعاء یہ سب ایک ہی بیماری کے مختلف نام ہیں۔ آنتوں میں کئی قسم کے کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ مگر جن کی افزائش انسانوں میں زیادہ ہوتی ہے وہ تین قسم کے ہیں۔ کدو دانے۔ کیچوئے۔ چرنے وغیرہ۔

کدو دانے والے کیڑوں کو حب القراع بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کیڑوں کی شکل کدو دانہ کی طرح ہوتی ہے۔ ان کی لمبائی کافی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بعض کیڑوں کی لمبائی پینتیس تا چالیس فٹ تک بھی دیکھنے میں ملی ہے۔ ان کیڑوں کا اخراج مقعد کے راستے پورا نہیں ہوتا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوتا ہے۔ کدو دانے والے کیڑوں کا مقام رہائش بڑی آنت ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے کیڑے کیچوئے یا گنڈوئے کی طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی دس انچ تک ہوتی ہے۔ ان کا مقام رہائش چھوٹی آنت ہوتا ہے۔ لیکن یہ مستقل طور پر چھوٹی آنت میں نہیں رہتے۔ بلکہ غذا کی نالی یا امعاء مستقیم اور کبھی عورتوں کی انہدام نہانی میں چلے جاتے ہیں۔ یہ تعداد

میں کم ہوتے ہیں۔ چرنے کو باریک کیڑے یا چھونے بھی کہا جاتا ہے۔ انکی لمبائی تقریباً ایک انچ کے قریب ہوتی ہے۔ اس کا مقام رہائش اعمود یا اینڈکس کی آنت ہے۔ اور یہ براز کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑے ایسے علاقوں میں زیادہ ہوتے ہیں جو تالابوں یا جوہڑوں سے پانی پیتے ہیں۔ اور اسی میں کپڑے دھوتے ہیں۔ بعض لوگ پاخانہ کر کے آتے ہیں اور اسی پانی سے پیٹھ کو دھولیتے ہیں۔ اور جراثیم پانی میں منتقل کر دیتے ہیں اور یوں بیماری پورے علاقے کو لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

ان کیڑوں کے پیدا ہونے کی اہم وجہ کھانا کھانے کے دوران پانی پینا ہے۔ ہضم کے کمزور ہونے کی وجہ سے غذا زیادہ دیر تک آنتوں میں ٹھہرتی ہے۔ اور متعفن ہو جاتی ہے۔ اور جراثیم کے موجود ہونے کی وجہ سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ خشک میوہ جات کا کثرت سے استعمال بھی کیڑوں کی افزائش کرتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات خشک میوہ جات میں نہ نظر آنے والے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ جو میوے کھانے کے ساتھ اندر چلے جاتے ہیں اور کیڑوں کی افزائش کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ثقیل اشیاء بکثرت استعمال سے بھی دیدان امعاء کے پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

اس کی تشخیص نہایت آسان ہے۔ مقعد میں شدید خارش

ہوتی ہے۔ پاخانہ کے اندر کبھی کیڑے ریگتے ہونے نظر آنے سے بھی پتہ چل جاتا ہے۔ مریض کو دانت چبانے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور مریض کے منہ سے رال ٹپکتی ہے۔ بچوں کے پیٹ میں اگر کیڑے ہوں تو وہ ناک کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ مریض کی بھوک بڑھ جاتی ہے۔ مگر کھانا کھانے کے بعد قے کی سی کیفیت رہتی ہے۔ پیٹ میں مروڑا ٹھتے ہیں اور درد کی وجہ سے مریض کا چہرہ زردی مائل ہو جاتا ہے۔

مریض کو علاج کے دوران خوب مرغن اور میٹھی اشیاء کھانے کو دی جاتی ہیں۔ حلوہ اور کھیر کا استعمال زیادہ کروائیں۔ اگر مریض مقعد میں زیادہ خارش کی شکایت کرے تو حقنہ کروانا بہتر رہتا ہے۔ جب کیڑے خارج ہو جائیں تب دوا استعمال کروائیں۔ پیٹ کے کیڑے ختم کرنے میں کملیہ خاص شہرت رکھتی ہے۔ افسنتین اور باو بٹرنگ کی بھی اپنی اہمیت ہے۔ مریض کو ثقیل اور بادی اشیاء سے حتی الامکان بچائیں۔



## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں پیٹ کے کیڑوں کے لیے مندرجہ ذیل

ادویہ ملتی ہیں۔

- |   |                    |
|---|--------------------|
| 2 گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ                         | حب دیدان           |
| 5 تا 10 گرام رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ                     | اٹریفل دیدان       |
| 1 ماشہ رات کو سوتے وقت گرم پانی کے ساتھ                       | دوائے دیدان        |
| 1 ماشہ دوپہر و 1 ماشہ رات کو ہمراہ آب تازہ                    | اکسیر دیدان        |
| 2 ماشہ دوپہر و 2 ماشہ رات کو ہمراہ آب تازہ                    | اکسیر کرم شکم      |
| 1 تا 3 گرام ہمراہ آب تازہ دوپہر کو                            | سفوف دیدان         |
| 2 گولیاں دوپہر و 2 گولیاں رات                                 | قرص دیدان          |
| 2 گولیاں صبح و 2 گولیاں دوپہر و 2 گولیاں شام<br>ہمراہ آب تازہ | حب کرم امعاء       |
| 2 گولیاں دوپہر و 2 رات ہمراہ آب تازہ                          | حب رضا<br>(دیدانی) |



## ✽ طب آل محمدؑ اور مرض پیٹ کے کیڑے ✽

حضرت امام علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”بارش کا پانی پیو۔ یہ پیٹ کو صاف کرتا ہے۔ اور ہر قسم کے  
 امراض کو دفع کرتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”جو شخص سوتے وقت سات دانے خرما (کھجور) کھالے اگر  
 اسکے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو وہ مر جائیں گے۔“  
 حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”جو سرکہ شراب سے تیار کیا جائے اس کے کھانے سے  
 پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔“

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے کرم معدہ کے لیے مندرجہ  
 ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

ہلیلہ سیاہ۔ ہلیلہ زرد۔ سقمونیا۔ ہر ایک سوا دو تولہ فلفل،  
 دراز فلفل، زنجبیل خشک، زرنباو، خشخاش سرخ، سنیدہا نمک ہر ایک

ڈیڑھ تولہ، ناگسیر الا پچی، بالچھڑ، ستاور، چوب بلسان، تاج مقشتر، علك  
 رومی، مصطکی رومی، عاقر قرحا، دار چینی ہر ایک نو ماشہ، ان سب  
 دواؤں کو سوائے سقمونیا ایک جگہ کوٹ کر چھان لیں۔ سقمونیا کو علیحدہ  
 کوٹ لیں۔ پھر بیس تولہ دیسی شکر اور تھوڑا سا شہد ایک پتیلی میں ڈال  
 کر بقدر ضرورت پانی ڈال کر پکائیں اور اجزا ملا کر معجون تیار کریں۔

خوراک 9 ماشہ نہار منہ 9 ماشہ رات کو۔



مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شیعہ ملٹی میڈیا



## ❖ بواسیر (Piles) ❖

بواسیر دورِ حاضر کا عام مرض ہے۔ اس میں مقعد کے اندر یا باہر کی جانب سے نمودار ہوتے ہیں۔ ان مسوں کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے بواسیر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اندونی بواسیر جس کو خونی بواسیر بھی کہتے ہیں۔ اور دوسری بیرونی بواسیر جس کو بادی بواسیر بھی کہتے ہیں۔ خونی بواسیر میں رفع حاجت کے وقت زور لگانے سے مسوں میں سے ایک پھٹ جاتا ہے۔ جس سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ خونی بواسیر میں خون کا اخراج بعض دفعہ بہت زیادہ ہوتا ہے مگر اس میں درد کبھی کبھار ہوتا ہے۔ بادی بواسیر میں خارش بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور پاخانہ کے اخراج کے وقت درد بھی شدید ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات پاخانے کے لیے زور لگانے سے کانچ بھی باہر نکل آتی ہے۔ مسوں کی شکل و صورت مختلف مریضوں میں مختلف ہوتی ہے۔ بعض مریضوں میں سے انگور کے گچھوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسے مسوں کو انگوری سے کہا جاتا ہے اور بعض مسوں کو انجیری اور کھجوری مسوں کے نام دیئے گئے ہیں۔ ان کو یہ نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ جب وریدوں میں خون کا ٹھہراؤ ہوتا ہے تو یہ مندرجہ بالا

ناموں کی طرح شکلیں اختیار کر لیتے ہیں۔ چونکہ مقعد میں موجود وریدیں ہی مسوں کی شکل اختیار کرتی ہیں۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ بواسیر کے مسے انسان کے اندر پیدائش کے وقت سے ہی موجود ہوتے ہیں۔

ایک مریض میرے پاس مطب پر آیا۔ اس نے عجیب داستان سنائی۔ اس نے کہا کہ میں بواسیر کا مریض ہوں۔ تین چار مسے میرے مقعد کے ارد گرد تھے۔ خونی بواسیر کی وجہ سے اس کا کافی خون نکلتا تھا۔ کافی جگہ علاج کروایا۔ مگر چند دن کا افاقہ ہوتا اور پھر مرض دوبارہ شروع ہو جاتا۔ میرے پاس آنے سے پہلے اسے کچھ افاقہ تھا۔ مگر مسے بدستور اسی طرح تھے۔ ایک دن مسوں سے تنگ آکر اس نے مسوں کو بلیڈ کے ساتھ خود ہی کاٹ دیا۔ مسے تو کٹ گئے اور کافی دن خون جاری رہا مگر وہ جب میرے پاس آیا اور میں نے مقعد کا معائنہ کیا تو وہاں پر گوٹرن بن چکا تھا۔ بلیڈ صاف نہ تھا۔ جس سے انفیکشن ہو گئی۔ اور مقعد میں رسولی بن گئی اور بڑھتے بڑھتے کافی بڑی شکل اختیار کر گئی۔ مجھے اس پر شک گزرا۔ میں نے ٹیسٹ کروانے کو کہا۔ ٹسٹ کروانے پر پتہ چلا کہ یہ میلگنیٹ ٹیومر ہے۔

واقعہ بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خود ہی ڈاکٹر بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ اپنی غلطی کی وجہ سے اب وہ موت کے

دہانے پر کھڑا ہے۔

بواسیر ہونے کا سب سے اہم سبب قبض ہے۔ جس شخص کو قبض کی شکایت مسلسل رہے اور وہ اس کا علاج نہ کروائے تو زندگی میں ایک مرتبہ اس کو بواسیر لازمی ہو جاتی ہے۔ جو لوگ چہل قدمی نہیں کرتی۔ اور سارا دن بیٹھ کر گزار دیتے ہیں۔ وہ بھی بواسیر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بواسیر کا ایک سبب وراثت بھی ہے۔ ایسے لوگ جن کے والدین میں سے کسی ایک کو بھی یہ مرض رہا ہو تو ایسے والدین کی اولاد بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ تیز مصالحہ جات کا بکثرت استعمال بھی اسکا سبب بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سرخ مرچ گوشت اور مسہل کا زیادہ استعمال بھی اس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ عورتوں میں دورانِ حمل اکثر خواتین کو بواسیر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بواسیر کی علامات نہایت آسان ہیں۔ مقعد کے گرد مسوں کا نکلنا۔ مسوں سے خون کا اخراج، مقعد میں شدید درد اور خارش، کانچ کا باہر نکل آنا، مقعد کے مقام پر ورم کا ہونا۔ لیس داررطوبت اور پیپ کا اخراج اور مسوں کی وجہ سے بیٹھنے میں شدید دقت کا سامنا اس کی علامات ہیں۔

بواسیر کے علاج کے لیے ایک بات جو سب سے زیادہ اہم ہے کہ قبض کو ہر صورت رفع کیا جائے کیونکہ جب تک مریض کو قبض

رہے گی کوئی بھی دوا مریض پر اثر نہیں کرے گی۔ قبض کو دور کرنے کے لیے اسپغول کھلائیں۔ کیونکہ اسپغول آنتوں میں جا کر پھول جاتا ہے۔ جس سے قبض ختم ہو جاتی ہے۔ بواسیر اگر خونی ہو تو اس کے مطابق اور اگر بادی ہو تو اس کے مطابق دوائی دینی چاہیے۔

بواسیر کے علاج میں رسونت اور نیلا تھوٹھا کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔ مریض کو سخت جگہ پر بیٹھنے سے منع کرنا چاہیے۔ اور لمبے سفر سے بھی دورانِ علاج پرہیز کرنا چاہیے۔

مریض کو کھانے کے لیے سرد اشیا فائدہ دیتی ہیں۔ مریض کو ثقیل اور بادی اشیا اور خصوصاً مصالحے دار اشیا سے حتی الامکان پرہیز کروانا چاہیے۔



شیعہ میڈیا

## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں مرض بواسیر کے لیے مندرجہ ذیل ادویات کا استعمال کروایا جاتا ہے۔

2 قرص صبح و 2 قرص شام ہمراہ آب تازہ	قرص بواسیر
2 قرص صبح و 2 قرص شام ہمراہ دہی یا پانی	قرص بواسیر خاص
2 قرص صبح و 2 قرص شام ہمراہ دہی یا پانی	قرص کہربا
2 قرص صبح و 2 قرص شام ہمراہ آب تازہ	حب سرخ بواسیر
2 قرص صبح و 2 قرص شام ہمراہ آب تازہ	حب مقل
9 ماشہ دوپہر و شام ہمراہ آب تازہ	اکسیر بواسیر
10 گرام رات کو سوتے وقت کھائیں	اطر یفل مقل
10 گرام رات کو سوتے وقت کھائیں	معجون مقل
حسب ضرورت مسوں پر لگائیں۔	تریاق بواسیر
حسب ضرورت مسوں پر لگائیں۔	مرہم بواسیر
حسب ضرورت مسوں پر لگائیں۔	روغن بواسیر
حسب ضرورت مسوں پر لگائیں۔	نیمورائیڈ
حسب ضرورت مسوں پر لگائیں۔	روغن نیم
حسب ضرورت مسوں پر لگائیں۔	مرہم سائیدہ چور نیم والا

## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور مرضِ بُوَاسِيرِ ❁

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
انجیر کھایا کرو یہ بُوَاسِيرِ کے لیے نافع ہے اور سکون پہنچاتا ہے۔  
حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
انجیر بُوَاسِيرِ کو دور کرتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بُوَاسِيرِ کے لیے مندرجہ  
ذیل نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

موم، روغنِ چنبیلی، لینہِ عل (ضمیمہ سائلہ) سُماق، سرد  
کُتاں (بزرکُتاں) ان سب دواؤں کو ہم وزن لے کر دِپچی میں ڈال  
کر آگ پر چڑھا دیں جب آپس میں مل کر مرہم کی مانند ہو جائیں تو  
بقدر ضرورت لے کر لگائیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مسوں کے لیے مندرجہ  
ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔ بلا در (بھلانواں) لے کر اس کے تین  
ٹکڑے کریں۔ پھر ایک گڑھا کھود کر تھوڑی سی آگ روشن کریں اس  
میں یکے بعد دیگرے ایک ٹکڑا ڈالے اور اس کے اوپر کوئی ٹھیکرایا  
انگیٹھی رکھ کر اس طرح بیٹھ جائے کہ دھواں مقعد پر لگے۔ اگر پانچ

سات مسے بھی ہوں گے تو وہ بھی گر جائیں گے۔

”چاول اور کچا خرما کھانا بو اسیر کو زائل کرتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ

”ٹھنڈے پانی سے استنجا کرنا بو اسیر کو دفع کرتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”انگور مرض بو اسیر کے لیے فائدہ مند ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”مویز منقہ اور اخروٹ کھائیں یہ دونوں مل کر بو اسیر کو جلا

دیتے ہیں۔

حضرت امام علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ

”سعد (ناگرموتھا) سے استنجا اور کلی کی جائے۔ تو ریح بو اسیر

و بادی بو اسیر کا خاتمہ ہو جائے گا۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

”گندنا (ایک قسم کی لہسن کی مانند) سبزی ہے۔ اس کا کھانا

دافع بو اسیر ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ

”برنج (برنگ) کا استعمال بو اسیر کے لیے فائدہ مند ہے۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے بو اسیر کے لیے مندرجہ

ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

ہلیہ، ہلیہ سیاہ، آملہ مساوی الوزن کوٹ پیس کر ریشمی  
کپڑے میں چھان کر علیحدہ رکھ لیں اور تھوڑا سا گوگل آب ترہ میں  
تیس شب بھگور کھیں اور اس کے بعد اس چھنی ہوئی دوائی کو اس میں  
ڈال کر خمیر کر لیں۔ پھر روغن بنفشہ سے ہاتھوں کو چکنا کر کے مسور کے  
چنے کے برابر گولیاں بنا کر سائے میں خشک کریں۔

مقدار خوراک گرمی میں 4 ماشہ اور سردی میں 9 ماشہ  
پرہیز: سرکہ، مچھلی سے پرہیز کریں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”کالے ہرن کا گوشت بو اسیر کے لیے نافع ہے۔“

سرہ (سرسوں کی قسم کا ساگ) کھانے سے بو اسیر جاتی  
رہتی ہے۔“

حضرت امام موسیٰ کاظم علی السلام سے منقول ہے کہ  
”گاجر کھانے سے بو اسیر جاتی رہتی ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”سنجد (ایک قسم کا میوہ جو عناب سے مشابہ ہے) کھاؤ  
بو اسیر کے لیے نافع ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ



”چاول عمدہ غذا ہے۔ بو اسیر کو دور کرتا ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ

”جو شخص بو اسیر سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ ہر

شب سات برنی خرے گائے کے گھی کے ساتھ کھایا کرے اور اپنے

خصیوں پر روغن چنبیلی کی مالش کرے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ

”اجوائن اور اخروٹ کھانے سے بو اسیر کا عارضہ جاتا رہتا

ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باہم مل کر بو اسیر کو جلا دیتے ہیں۔“

## ❖ دعائیں ❖

ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے بو اسیر کی

شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ سورہ یسین شہد سے لکھ کر اس کو دھو

کر پی لیا کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

سورہ اعلیٰ کی تلاوت کرنے سے بو اسیر کا مرض دور

ہوتا ہے۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ بو اسیر

کے لیے اس دعا کا پڑھنا نافع ہے۔

”يَا جَوَادُ يَا مَاجِدُ يَا رَحِيمُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا  
بَارِي يَا رَاحِمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْدُدْ عَلَيَّ  
نِعْمَتَكَ وَاكْفِي أَمْرًا جُحِيًّا“  
**احتیاتین:**

اس مرض سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم آئمہ طاہرین  
کی فرمائی ہوئی باتوں پر عمل کریں تاکہ اس سے نجات ممکن ہو سکے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”مٹی کھانے سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”معدہ میں ایک وقت میں انڈے اور مچھلیاں اکٹھی نہیں  
ہونی چاہئیں۔ کیونکہ اس کے اجتماع سے بواسیر کا مرض لاحق ہو  
جاتا ہے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ  
”بیت الخلا میں زیادہ دیر بیٹھنے سے بواسیر پیدا ہو  
جاتی ہے۔“



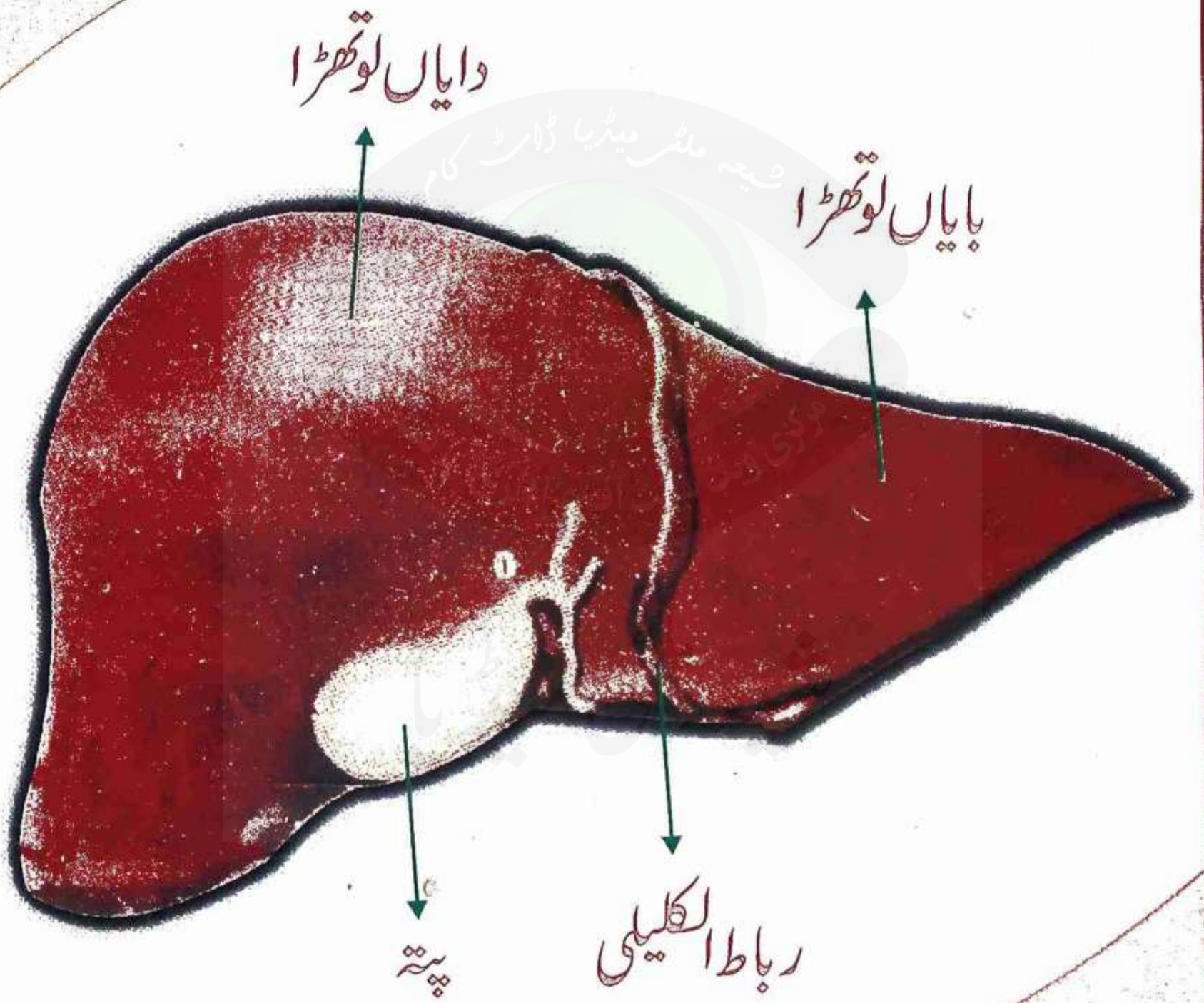
امراضِ جگر

LIVER  
DISEASE



# انسانی جگر

HUMAN LIVER





شیعہ ملٹی میڈیا

## ✽ جگر کی اناٹومی و فزیالوجی ✽

جگر کے امراض پر بحث کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی مختصر اناٹومی اور فزیالوجی کے متعلق معلومات فراہم کر دی جائیں۔ جگر انسانی جسم کا سب سے بڑا عضو ہے۔ اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔ جگر کی ساخت میں شریانیں، وریڈیں اور گوشت شامل ہے۔ جگر پیٹ کے بالائی جانب دائیں طرف پسلیوں کے نیچے چھٹی پسلی سے آخری پسلی تک ہوتا ہے۔ عورتوں کا جگر بانسبت مردوں کے ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ صحت مند شخص کے مقام جگر پر چیک کرنے سے اس کے وجود کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ لیکن اگر اس میں خرابی کی وجہ سے ورم ہو جائے تو جگر کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہاتھ لگانے سے واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔

جگر کا وزن تقریباً ساڑھے تین پونڈ کے قریب ہوتا ہے۔ جگر کی لمبائی تقریباً ایک فٹ کے قریب ہوتی ہے۔ اور چوڑائی آدھا فٹ کے قریب ہوتی ہے۔ بچوں میں جگر کا حجم بڑوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ جگر کے داہنے حصے کی زیریں سطح کے کنارے ناشپاتی کی شکل کا عضو واقع ہے۔ اس عضو کی لمبائی تقریباً سوا انچ اور چوڑائی

پونے چار انچ سے چار انچ تک ہوتی ہے۔ اس کے اندرونی اور بیرونی دو حصے ہوتے ہیں۔

جگر کی دو سطحیں ہوتی ہیں۔ بالائی سطح اور زیریں سطح۔ بالائی سطح محدب ہوتی ہے اور پردہ شکم یا پیٹ کی جھلی کے نیچے ہوتی ہے۔ یہی جھلی بالائی سطح کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ دائیں حصہ دایاں لوتھڑا اور بائیں حصہ بائیں لوتھڑا کہلاتا ہے۔ جگر کی بالائی سطح سے ایک راستہ نکلتا ہے۔ جسے جوف کہتے ہیں۔ اجوف کا ایک حصہ جگر کے اندر ہوتا ہے۔ جس کو اجوف طالع کہتے ہیں۔ اجوف کا دوسرا حصہ جو کہ زیریں حصہ سے منسلک ہوتا ہے اجوف نازل کہلاتا ہے۔ جگر کی زیریں سطح مقعر ہوتی ہے۔ اور اس مقعر حصے کے نیچے معدہ، بارہ انگشت آنت اور دایاں گردہ پایا جاتا ہے۔ جگر کی زیریں سطح پر ایک راستہ باب الکبد ہوتا ہے۔ اسی باب الکبد کا زیریں حصہ جو کہ جگر سے شروع ہوتا ہے اور آنتوں پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ جگر کا اہم فعل یہی ہے کہ یہ کیلوس کو کیموس میں تبدیل کرتا ہے۔ کیلوس جگر میں زیریں مقعر سطح کے زیریں حصے کی نالی کے راستے عرق ماسار یقا یا ولائی کے ذریعے جذب ہو کر جگر میں پہنچتا ہے۔ جب جگر کیلوس کو کیموس میں تبدیل کر دیتا ہے تو پھر کیموس جگر کی بالائی محدب سطح کے راستے اجوف کے ذریعے خون میں شامل ہو کر پورے جسم میں گردش کرتے



اور پرورش میں حصہ لیتے ہیں۔ پتہ میں صفرا اکٹھا ہوتا ہے۔ جگر سے ایک راستہ پتہ میں آتا ہے۔ جس میں جگر سے صفرا آتا ہے۔ اور دوسرا راستہ جو کہ پتہ سے اثنا عشری میں جاتا ہے جہاں خوراک کے آنے پر پتہ سے صفرا غذا اس میں شامل ہو کر اسے ہضم کر دیتا ہے۔ جب ہم کوئی دوا کھاتے ہیں تو وہ اندر جانے کے بعد جگر کا رخ اختیار کرتی ہے۔ اگر دوا فائدہ مند ہو تو جگر اس کو سٹور کر لیتا ہے اور اگر دوا فائدہ مند نہ ہو، زہر ہو تو اس کو تلف کر کے جسم سے باہر نکال دیتا ہے۔ جگر ایک نامیاتی مرکب اماٹو ایسڈ کو یوریا میں تبدیل کرتا ہے اور گردوں کے ذریعے جسم سے باہر نکال دیتا ہے۔ صفرا، سودا، بلغم اور کچھ خون جگر ہی میں بنتا ہے۔

تلی انسانی پیٹ میں بائیں جانب پسلیوں کے نیچے پائی جاتی ہے۔ اس کی اندرونی بیرونی دو سطح ہوتی ہیں۔ یہ ایک چپٹا اور مستطیل نما عضو ہے۔ یہ پانچ انچ لمبی اور تقریباً ساڑھے تین انچ چوڑی ہوتی ہے۔ تلی خون کی تیاری میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اور خوراک کو ہضم کرنے میں بھی معاون ہوتی ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جگر ہمارے جسم کی پرورش میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور اگر کسی وجہ سے اس میں خرابی پیدا ہو جائے تو پورے جسم کی پرورش میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔

## ✽ طب آل محمدؐ اور جگر کی اناٹومی و فزیالوجی ✽

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے شاگرد کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ اے مفصل۔

یہ کس نے جگر کو نرم پیدا کیا کہ لطیف و صاف شدہ غذا کو قبول کر سکے اور ہضم کرے اور معدہ کے فعل سے زیادہ لطیف فعل کرے۔ ذرا اس بات پر غور کرو کہ بدن کے اندر غذا کیونکر پہنچتی ہے۔ اور اس میں کیا کیا حکمت و تدبیر ہے۔ دیکھو کھانا جب معدہ میں جاتا ہے تو معدہ اس کو پکاتا ہے اور اس کا لب لباب جگر کی طرف باریک رگوں کے ذریعہ جو جال دار ہوتی ہیں، عروق ماساریکا میں پھینک دیتا ہے۔ یہ معدہ مثل مصفیٰ غذا کے بنایا گیا ہے کہ غذا کو صاف کر کے جگر میں بھیجتا ہے۔ تاکہ جگر میں کوئی ایسی چیز نہ پہنچ جائے جو اسے زخمی کر دے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ جگر ایک نرم عضو ہے۔ سختی کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے۔

جگر اس حاصل شدہ غذا کو لے لیتا ہے تو وہ نہایت باریک حکمت سے خون بن جاتا ہے۔ اور ان نالیوں (رگوں) کے ذریعہ تمام جسم میں پہنچ جاتا ہے جو کہ اس کام کے لیے بنائی گئی ہیں۔ جیسا

کہ پانی کے لیے نالیاں بنائی جاتی ہیں کہ پانی تمام زمین پر پھیل جائے اور فضلہ اور خبیث چیزیں ان مقامات کی طرف بہ جاتی ہیں۔ جو خاص انہی فضلات کے جمع کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ پس وہ جواز قسم صفر ہوتا ہے مرارہ میں چلا جاتا ہے اور جواز قسم سودا ہوتا ہے۔ طحال کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور جو نمی اور تری ہوتی ہے وہ مثانہ کی طرف بہ جاتی ہے۔

پس غور کرو کہ اے مفضل ترکیب بدن میں کیا حکمت ہوتی ہے اور یہ اعضا اپنے موقعوں پر کس طرح قائم کیے گئے ہیں۔ اور یہ ظرف (امعاء، جگر، طحال، مثانہ) وغیرہ کیونکر تیار کیے گئے ہیں کہ فضلوں کو اپنے میں جمع کریں تاکہ تمام بدن میں یہ فضلے نہ پھیلیں جس سے جسم میں کمزوری و لاغری پیدا ہو۔

اے مفضل! کیا یہ کام سوائے قادر مطلق کے کوئی اور کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ ایک مدبر حکیم اور قادر کی تدبیر ہے جو تمام چیزوں کو ان کے پیدا کرنے سے قبل جانتا ہو۔ جو کسی کام میں عاجز نہ ہو، وہ اللہ لطیف وخبیر ہے۔



## ❖ یرقان (Jaundice) ❖

جسم انسانی میں یرقان زیادہ تر دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کو پیلا یرقان یا یرقان اصغر اور دوسرے کو کالا یرقان یا یرقان اسود کہتے ہیں۔ طب جدید پیلے یرقان کو ہپاٹائٹس بی اور کالے یرقان کو ہپاٹائٹس سی کے نام سے منسوب کرتی ہے۔ یرقان اصغر میں مریض کا چہرہ، آنکھیں حتیٰ کہ جلد تک پیلی پڑھ جاتی ہے۔ پاخانہ سفید رنگ کا آتا ہے۔ اور نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ اور پیشاب گہرے زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اور پیشاب کرنے سے جو جھاگ ہوتی ہے اس کا رنگ بھی زرد ہوتا ہے۔ جب پیلا یرقان بگڑ جائے تو مریض کو ہر چیز پیلے رنگ کی نظر آتی ہے۔ یرقان اسود میں مریض کا سارا جسم کالا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مریض کا چہرہ بگڑ جاتا ہے۔ پاخانہ کالے رنگ کا آتا ہے۔ شروع میں اگر کالے یرقان کا علاج کروالیا جائے تو بہتر رہتا ہے۔ ورنہ بعد میں کافی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔

یرقان اصغر کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جگر میں صفرا کی پیدائش زیادہ ہونے لگتی ہے۔ اور پتہ اس کو کنٹرول نہیں کرتا ہے۔ اور صفرا خون میں شامل ہو کر پورے جسم کو زرد کر دیتا ہے۔ صفراوی

نالیوں میں اگر کوئی رُکاوٹ پیدا ہو جائے تب بھی صفرا خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور صفراوی نالیوں میں رُکاوٹ کی وجہ سے بعض دفعہ مریض کو خارش اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ خارش کرتے کرتے جسم کو چھیل لیتا ہے۔ اگر بارہ انگشتی آنت میں ورم ہو جائے تب بھی صفراوی مادہ زیادہ ہو کر یرقان صفراوی کا باعث بنتا ہے۔ اگر تلی کی نالیوں میں کوئی سدہ پھنس جائے تو سودا تلی میں نہیں جاتا ہے۔ اور خون میں شامل ہو کر پورے جسم کو کالا کر دیتا ہے۔ یرقان کی ایک وجہ گرم مصالحوں، انڈہ، مچھلی اور مرغن اشیاء کا بکثرت استعمال ہے۔ بعض ایسے مریض بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن کو پہلے ملیریا بخار تھا۔ اور بعد میں یرقان میں مبتلا ہو گئے۔ ایسا یرقان زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ خون کے سرخ ذرات کے کم یا ضائع ہونے کی وجہ سے یرقان صفراوی یا یرقان سُوداوی حملہ آور ہو جاتا ہے۔ پیلے یرقان کی علامت یہ ہے کہ اس میں آنکھیں اور سارا جسم زرد ہو جاتا ہے۔ پیشاب پیلے رنگ کا آتا ہے۔ نبض کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر یرقان کے دوران بخار ہو جائے تو نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور اگر یرقان کے ساتھ بخار نہ ہو تو یہ مرض کے کم شدید ہونے کی نشان دہی کرتی ہے۔

کالے یرقان میں جسم کالا ہونے لگتا ہے۔ مریض کو قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور سست ہو جاتا ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا

ہے۔ بعض کو یرقان کے دوران بخار ہو جاتا ہے۔ یہاں پر بخار کا ہونا خطرے کا الارم ہوتا ہے۔ بخار کو جلد از جلد اتارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مریض کی بھوک اڑ جاتی ہے۔ اور کھانے سے جی چراتا ہے۔ جب چند یوم گزر جاتے ہیں تو مریض ہر وقت کھجاتا ہوا نظر آتا ہے یرقان کے علاج میں شہد کو صفِ اول کی دوا کی حیثیت حاصل ہے۔ کاسنی بھی یرقان کے علاج میں اپنی مثال آپ ہے۔ مریض کو شربت انار بکثرت پلائیں اور شربت بزوری معتدل کا استعمال بھی جاری رکھیں۔ مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔ بہتر ہے کہ علاج شروع کرنے سے پہلے مسہل دیں تاکہ اجزائے غلیظ بدن سے خارج ہو جائیں۔

مریض کو علاج کے دوران مرغن غذاؤں، گرم مصالحوں، مچھلی، انڈہ تیز مرچ، خشک میوہ جات، گھی، مکھن وغیرہ سے مکمل پرہیز کروائیں اور مریض کو زیادہ تر انار کا جوس گنے کا رس، شربت بزوری اور سکجبین کا استعمال زیادہ کروائیں اور مریض کو غذا میں زیادہ زود ہضم دیں۔



## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں یرقان کے علاج کے لیے متعدد دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ان دواؤں میں سے چند ایک کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سکنجبین بزوری	2 ٹیبل اسپون پانی میں ملا کر نہار منہ
شربت کاسنی	4 ٹیبل اسپون پانی میں ملا کر نہار منہ
اکسیر یرقان	4 رتی ہمراہ دہی نہار منہ لیں۔
عرق کاسنی	ایک کپ نہار منہ روزانہ پییں۔
سفوف یرقان	9 ماشہ دوپہر 9 ماشہ شام ہمراہ عرق کاسنی
قرص یرقان	2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں شام ہمراہ عرق کاسنی
نوشارسیال	2 تا 4 بوندیں بعد از غذا دوپہر
اکڑین	2 گولیاں صبح 2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں رات
معجون یرقان	6 ماشہ صبح 6 ماشہ شام ہمراہ عرق کاسنی
حب یرقان اسود	2 گولیاں صبح 2 گولیاں دوپہر 2 گولیاں شام ہمراہ عرق کاسنی
سفوف یرقان اسود	9 ماشہ نہار منہ 9 ماشہ شام ہمراہ عرق کاسنی

## طِبِّ آلِ مُحَمَّدٍ اور مرضِ بَرِيقَانِ ❁

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”کدو کھاؤ۔ کدو بَرِيقَانِ کو فائدہ دیتا ہے۔“  
 حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”ستوستر قسم کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور صفرا کو گھٹا دیتا  
 ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”انار مرضِ بَرِيقَانِ میں کمال و نافع ہے۔“  
 حضرت امام نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 اصغردو (زر درنگ کا جانور یا پرندہ) کو بَرِيقَانِ والے کے لیے  
 بھونو اور کھلاؤ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”کاسنی بڑی مفید سبزی ہے۔ بَرِيقَانِ کو ختم کرتی ہے۔“  
 حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے بَرِيقَانِ کے لیے مندرجہ  
 ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

مغزِ املتاس آدھا سیر شہد آدھا سیر پانی آدھا سیر روغن گل



سرخ ایک چھٹانک جوزبوا، الاچھی، دارچینی، زنجبیل، لونگ، قرفہ،  
 فلفل، فلفل دراز ہر ایک 9 ماشہ (تیاری گذشتہ صفحات پر درج ہے۔)

## احتیاطیں:

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ جو شخص  
 یرقان سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ گرمی کے موسم میں جب کسی  
 مکان کا دروازہ کھولے تو فوراً اس میں داخل نہ ہو اور جاڑے کے موسم  
 میں بند مکان سے فوراً باہر نہ نکلے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دستر  
 خوان کے ریزے کھانے والا یرقان سے محفوظ رہتا ہے۔

## دعا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 جو شخص یرقان کے مرض میں مبتلا ہو وہ سورہ النبیۃ کو لکھ کر  
 گلے میں پہن لے یرقان سے نجات مل جائے گی۔



## ❖ دردِ جگر (وجع الکبد) Biliary Colic ❖

اس مرض میں جگر کے مقام پر درد اٹھتا ہے۔ شروع میں یہ درد میٹھا میٹھا ہوتا ہے۔ اور اگر اس کی طرف توجہ نہ دی جائے تو پھر یہ شدید درد کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اس درد کی وسعت پیٹ، پشت اور کندھے تک ہو جاتی ہے۔ جب یہ درد پوری شدت سے حملہ آور ہوتا ہے تو مریض پر غشی چھا جاتی ہے۔ چند ہی دنوں میں مریض کمزور و لاغر ہو جاتا ہے۔ اور صفرا کی زیادتی کی علامت مریض میں پائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ درد جگر ایک دم اٹھتا ہے۔ اس کی وجہ ایک ہی سانس میں پانی پینا ہے۔ ایسا کرنے سے غوطہ آ جاتا ہے اور تکلیف اچانک نمودار ہو جاتی ہے۔ جو لوگ کثرت سے شراب نوشی کرتے ہیں اور اس کو روزانہ کا معمول بنا لیتے ہیں وہ بھی کبھی نہ کبھی دردِ جگر میں ضرور مبتلا ہوتے ہیں۔ زیادہ محنت مشقت کرنے کے فوراً بعد پانی پی لینے اور ورزش نہ کرنے سے وجع الکبد ہو جاتا ہے۔ ثقیل اشیاء کا زیادہ عرصہ تک مسلسل استعمال کرنے والے لوگ بھی دردِ جگر میں مبتلا دیکھے ہیں۔ جگر میں برودت یا حرارت کی زیادتی کی وجہ سے بھی دردِ جگر ہو جاتا ہے۔

اس مرض کے علاج میں سب سے پہلی بات کہ مریض کو  
 مُسہل اور ملین ادویات دی جائیں تاکہ جسم میں صفراوی مادہ کم ہو  
 سکے۔ شراب نوشی کرنے والے مریض کو شراب نوشی ترک کرنے کو  
 کہیں۔ اور ہلکی پھلکی ورزش کا بھی مشورہ دیں۔ ثقیل اور بادی اشیاء  
 سے پرہیز کریں۔ اگر جگر میں بُرودت بڑھ گئی ہو تو ٹھنڈا پانی ہرگز نہ  
 پینے دیں۔ اور اگر حرارت بڑھ گئی ہو تو بیگن، مچھلی، انڈہ، خشک میوں  
 سے پرہیز کروائیں۔ غذا یاد دوا کھلانے سے بہتر ہے کہ ملین دوا کھلا دی  
 جائے۔ بُرودت اور حرارت کو مد نظر رکھ کر غذائیں دیں۔ مونگ کی  
 دال کی کھجڑی اور زود ہضم غذائیں زیادہ استعمال کروائیں۔ میٹھی و  
 چکنی اشیاء کا استعمال کم از کم کریں۔



شیعہ ملٹی میڈیا

## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں دردِ جگر کی دواؤں میں چند ایک کی تفصیل

مندرجہ ذیل ہے۔

تکمید وجع الکبد نیم گرم کر کے مقامِ جگر پر لگائیں۔

سکنجبین بزوری 4 ٹیبل اسپون درد کے وقت پلائیں۔

عرق نیلوفر ایک کپ نہار منہ پلائیں۔

عرق کاسنی ایک کپ نہار منہ پلائیں۔

حب کبد نوشادری 2 گولیاں ضرورت کے وقت استعمال کریں۔

حب وجع الکبد 2 گولیاں بوقت ضرورت اور ہر 6 گھنٹے بعد

حب شفا 2 گولیاں بوقت ضرورت اور ہر 6 گھنٹے بعد

معجون وجع الکبد 5 گرام صبح 5 گرام شام بوقت ضرورت 10

گرام ہمراہ پانی

سفوف وجع الکبد 9 ماشہ صبح، 9 ماشہ شام

حب رضا الکبد 2 گولیاں صبح، 2 دوپہر، 2 شام ہمراہ آبِ تازہ

☆☆☆☆☆

## ☆ طب آل محمدؐ اور مرض وجع الکبد ☆

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”شراب الصالحین کا پینا دردِ جگر کے واسطے سود مند ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”آبِ زم زم میں ہر مرض کے لیے شفا ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”کاسنی کھانے سے ہر درد کو آرام آجاتا ہے۔“

مروی ہے کہ

”اگر شہد کو غذا کا مستقل جزو بنالیں تو جگر کی کسی تکلیف کی

نوبت نہیں آئے گی۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ایک شخص نے آپ سے دردِ جگر کی شکایت کی۔ آپ نے  
 فرمایا کہ پاؤں کی فصد کھلواؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ  
 جو شخص دردِ جگر میں مبتلا ہو جائے تو پانی تب پیئے۔ جب اس  
 کی خواہش ہو۔ اور جتنا پانی پہلے پیتا تھا اس کا نصف پیئے۔ انشاء اللہ

صحت ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”زیتون کے پتے درِ جگر میں تسکین کا باعث بنتے ہیں۔“  
 امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ درِ جگر میں درد  
 کے مقام پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي حَقًّا لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا اللَّهُمَّ أَنْتَ لَهَا  
 وَلِكُلِّ عَظْمَةٍ فَفَرِّجْهَا عَنِّي.  
**احتیاط:**

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”جب پانی پینے کی خواہش ہو تو پانی کو ایک دم نکلنا درِ جگر کا  
 باعث ہوتا ہے۔“



## ✽ ورم جگر (Hepatitis) ✽

ورم جگر اور عظیم جگر کی علامات کافی حد تک ملتی جلتی ہیں۔ مگر ہم اس وقت ورم جگر پر بحث کریں گے۔ اس مرض میں پسیلوں کے نیچے دائیں جانب جگر میں ورم ہو جاتا ہے۔ جگر کا ورم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک حقیقی ورم اور دوسرا غیر حقیقی ورم۔ حقیقی ورم جگر میں جگر بڑا ہوا یا سوجا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اور غیر حقیقی میں ورم نہیں ہوتا ہے۔ مگر مریض ورم محسوس کرتا ہے۔ ورم جگر میں جگر کا بڑھاؤ اوپر کی طرف کم اور نیچے کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ورم کی وجہ سے جگر کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ اور جگر نیچے کا رخ اختیار کر لیتا ہے۔ عام حالت میں جگر کا فاصلہ پسیلوں سے تقریباً دو انچ سے لے کر اڑھائی انچ تک ہوتا ہے۔ مگر جب ورم ہو جائے تو جگر ساتھ لگ جاتا ہے اور ہاتھ لگانے سے آسانی سے محسوس ہوتا ہے۔ ورم جگر کے علاج میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اس کے ورم کو کنٹرول نہ کیا جائے تو جگر بڑھتے بڑھتے ناف تک پہنچ جاتا ہے۔ اور ناسور کی شکل بھی اختیار

کر سکتا ہے۔ جس سے جگر میں پیپ یا قرحہ بن جاتا ہے۔ اس مرض میں جگر میں درد ماسوائے چند وجوہات کے نہیں ہوتا ہے۔ اگر مریض کو بخار ہو جائے تب ہلکا درد محسوس ہوتا ہے۔ مریض کو قبض کی شکایت بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ اگر غشائے کبد میں ورم ہو جائے تب اور قرحہ جگر کی وجہ سے بھی درد ہوتا ہے۔

اس مرض کی سب سے اہم وجہ جگر کے مقام پر چوٹ لگنا ہے۔ جس کی وجہ سے ورم ہو جاتا ہے۔ کثرت شراب نوشی بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تلی کی خرابی کی وجہ سے جگر ورم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ میٹھی اشیا کا بکثرت استعمال، بلیریا بخار، گرم مصالحوں کا زیادہ استعمال اور شدید گرمی میں مسلسل کام کرنا بھی ورم جگر کا باعث بنتا ہے۔

ورم جگر کی تشخیص نہایت آسان ہے۔ اس میں مقام جگر پر ورم آسانی سے محسوس ہوتا ہے۔ اگر تلی کی خرابی کی وجہ سے ورم ہو تو پاخانہ کالے رنگ کا آتا ہے اور قبض ضعیف ہوتی ہے۔ درد کی حالت میں جگر کو دبانے سے سانس کی تنگی دور ہو جاتی ہے عموماً ورم جگر میں پیش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ورم جگر کے علاج میں جگر کے مقام پر ضما د کیا جائے اور ورم کم کرنے والی دواؤں کو



پوٹلی میں باندھ کر ورم پر ٹکور کریں۔ مریض کی قبض مُسہل کے ذریعے یا قبض کشا گولی کے ذریعے دور کریں۔ علاج کے دوران مریض کو میٹھی اور چکنی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ مریض کو انار کا جوس پلائیں۔ عرق کاسنی استعمال کروائیں۔ محلل اور ام عرق کا بکثرت استعمال کروائیں اور ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز کروائیں۔



مرکزی ویب سائٹ آف عزا داری، پاکستان

شیعہ ملٹی میڈیا

## ❖ علاج ❖

طب یونانی میں ورم جگر کے علاج میں مستعمل ادویات میں سے چند ایک کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

عرق کاسنی	ایک کپ نہارمنہ پیئیں۔
عرق مکو	ایک کپ نہارمنہ پیئیں۔
عرق برنجاسف	ایک کپ نہارمنہ لیں۔
شربت کاسنی	چار ٹیبل اسپون صبح نہارمنہ لیں۔
سی کو	چار ٹیبل اسپون صبح نہارمنہ و شام ہمراہ آب تازہ
دوا الکریم کبیر	5 گرام صبح 5 گرام شام
جگرین	ایک خوراک صبح ایک خوراک شام
مجمون دبیدالورد	5 گرام صبح 5 گرام شام
مجمون تربد	5 گرام صبح 5 گرام شام
سفوف ہپاٹائٹس	6 گرام صبح نہارمنہ، 6 گرام شام ہمراہ عرق مکو
	ایک کپ
اکسیر جگر	2 کپسول صبح 2 دوپہر 2 شام ہمراہ عرق برنجاسف
	ایک کپ

## ✽ طب آلِ محمدؐ اور ورمِ جگر ✽

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”انارِ جگر کے لیے بے حد مفید ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”اگر شہد کو غذا کا مستقل جزو بنالیں تو جگر کی کسی تکلیف کی  
 نوبت نہیں آئے گی۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”انگورِ جگر کے امراض کے لیے مفید اور مقوی غذا ہے۔“  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”انجیرِ جگر کے بخارات کو زائل کرتا ہے۔ اور جگر کے لیے  
 بے حد مفید ہے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 حضرت حزقیلؑ نبی کے جگر میں قرحہ (زخم، گھاؤ) پڑ گیا۔  
 انہوں نے دعا کی حق تعالیٰ نے وحی فرمائی۔ انجیر کا دودھ باہر کی طرف  
 لگاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کو آرام ہو گیا۔  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ورم کے لیے

دعا مرض ورم معدہ میں تحریر ہے۔ ورم جگر والے افراد اس دعا کو اسی طریقہ کار سے پڑھ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”زیتون کا تیل استعمال کرو۔ زیتون کا تیل ورم کو  
 دور کرتا ہے۔“

طب معصومین میں ہے کہ  
 ”کاسنی ورم کو سود مند ہے۔“  
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”ہر قسم کے ورم کے لیے سورہ حشر کی آخری چار آیتیں تین  
 مرتبہ پڑھو۔“



شیعہ ملٹی میڈیا

## عظم طحال

(Enlargement of Spleen)

اس مرض میں مریض کی تلی بڑھ جاتی ہے۔ تلی کے معمولی عظم سے یہ محسوس نہیں ہوتی۔ مگر جب یہ زیادہ بڑھ جائے تو آسانی کے ساتھ ہاتھ لگانے سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ اگر تلی کی نالی میں سدہ پھنس جائے اور وہ نہ نکلے تو آہستہ آہستہ تلی بڑھ جاتی ہے۔ تلی کے مقام پر چوٹ لگنے سے اور ملیریا بخار کی وجہ سے بھی تلی پھیل جاتی ہے۔ ملیریا بخار میں تلی سب سے زیادہ بڑھی ہوئی دیکھی ہے۔ دیہاتی علاقوں میں جہاں صفائی کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہوتا ہے۔ اور جو ہڑوں، گندے پانیوں کی جگہ جگہ کثرت ہوتی ہے اور چھربکثرت پائے جاتے ہیں وہاں پر جن کو بخار ہوتا ہے ان میں اسی فیصد ملیریا بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خناق، چچک، وجع المفاصل کی وجہ سے بھی تلی بڑھ جاتی ہے۔ آتشک، اور غدود لمفاویہ کے بڑھنے سے بھی عظم طحال کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ کالے ریقان میں بھی تلی بڑھ جاتی ہے

عظم طحال کی سب سے بڑی علامت مقام طحال یعنی

بائیں طرف پسلیوں میں اُبھار کا واضح نظر آنا ہے۔ تلی سانس کی حرکت کے ساتھ حرکت کرتی ہے۔ بڑھی ہوئی تلی کا کنارہ نیچے اور سامنے کی طرف ہوتا ہے۔ مریض کو لٹا کر بھی بڑھی ہوئی تلی کو دیکھا جاسکتا ہے۔ مریض کو پاخانہ کالے رنگ کا آتا ہے۔ بعض اوقات تلی بڑھ کر پورے پیٹ کو لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ مریض کا ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں بڑھی ہوئی تلی انتہائی ٹھوس ہو جاتی ہے اور ہاتھ لگانے سے سخت محسوس ہوتی ہے۔ اور اگر غشائے طحال میں سوزش ہو جائے تو رگڑ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ مریض روز بروز دبلا اور کمزور ہو جاتا ہے

عظیم طحال کے علاج کے لیے ضروری ہے کہ دیکھا جائے کہ بڑی ہوئی تلی ٹھوس حالت میں ہے۔ یا کہ نرم حالت میں اگر تلی نرم حالت میں ہو تو مُسہل ادویات دینے سے اس کے بڑھاؤ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بخار کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کریں۔

مریض کو اگر قبض ہو جائے تو اس کو رفع کریں۔ اگر خناق کا مرض ہو تو اس کا بھی علاج فوراً کریں۔ تاکہ مریض کو کھانے پینے میں آسانی ہو۔ مریض کو میٹھی اور چکنی اشیاء سے پرہیز کروائیں۔ جب تک عظیم میں کمی واقع نہیں ہوتی مریض کو

نہایت زود ہضم اور کم مقدار میں غذائیں دیں۔ اچار ہر قسم کا مریض کو کھلا سکتے ہیں۔ خاص طور پر آم کا اچار مریض کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ مولی کچی بھی کھلائیں۔ اور مولی کا سالن بنا کر بھی عظیم طحال کے مریض کو کھلا سکتے ہیں۔ عظیم طحال میں مولی کا استعمال فائدہ مند ہے۔



شیعہ ملی میڈیا

## ☆ طب آل محمدؐ اور مرض عظیم طحال ☆

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ  
 ”بینگن کھاؤ یہ تلی کے مرض میں سود مند ہے۔“

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے غلاموں میں کسی کو تلی  
 کی شکایت ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا کہ

”تین دن تیرہ کھلاؤ۔“ چنانچہ اس کو کھلایا گیا اور آرام آ گیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”انار کھاؤ۔ انار طحال کے مرض میں فائدہ دیتا ہے۔“

ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے درد طحال کی  
 شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا تیرہ (سرسوں کا ساگ) روغن عربی (آش جو کا  
 تیل) میں پکا کر پیئے۔ جسے تلی کا مرض ہو اسے تین یوم کھلائیں آرام ہو  
 جائے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 تلی کی تکلیف میں ساگ کثرت سے کھاؤ اس سے اندرونی  
 تکلیف دور ہو جائے گی۔



حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ  
 ”شراب الصالحین کا استعمال طحال کے مرض میں فائدہ مند ہے۔“

امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”انجیر کے استعمال سے ورم تلی اور درد تلی جاتا رہتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”ایک شخص کو طحال کا عارضہ ہو گیا۔ فرمایا کہ اسے

گندنا ساگ کھاؤ۔ انشا اللہ تین روز میں آرام آجائے گا۔

حضرت امام نقی علیہ السلام نے عارضہ طحال کے لیے مندرجہ

ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

سنبل الطیب۔ زعفران۔ قاقلہ۔ عاقر قرحہ۔ خریق سفید۔

بزارج۔ فلفل سفید۔ ہم وزن لے کر سب کا دو چند بار یک پیس کر شہد

میں ملا کر خمیر کر لیں اور گولی بنائیں۔ ایک گولی ٹھنڈے پانی اور

تھوڑے سے سر کے ساتھ کھانی مفید ہے۔

❁ دُعاء ❁

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ

مرض طحال کے دفعیہ کے لیے ان آیتوں کو زعفران سے لکھ کر آبِ زم

زم سے دھو کر پیئیں۔

قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوَادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُونَ إِنَّهُ  
 الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافَتْ بِهَا  
 وَاتَّبِعْ بَيْنَ ذَلِكَ كَيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ  
 يَتَّخِذْ وَلَدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ سَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
 وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِّ وَكِبْرُهُ تَكْبِيرًا.



مرکزی ڈب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

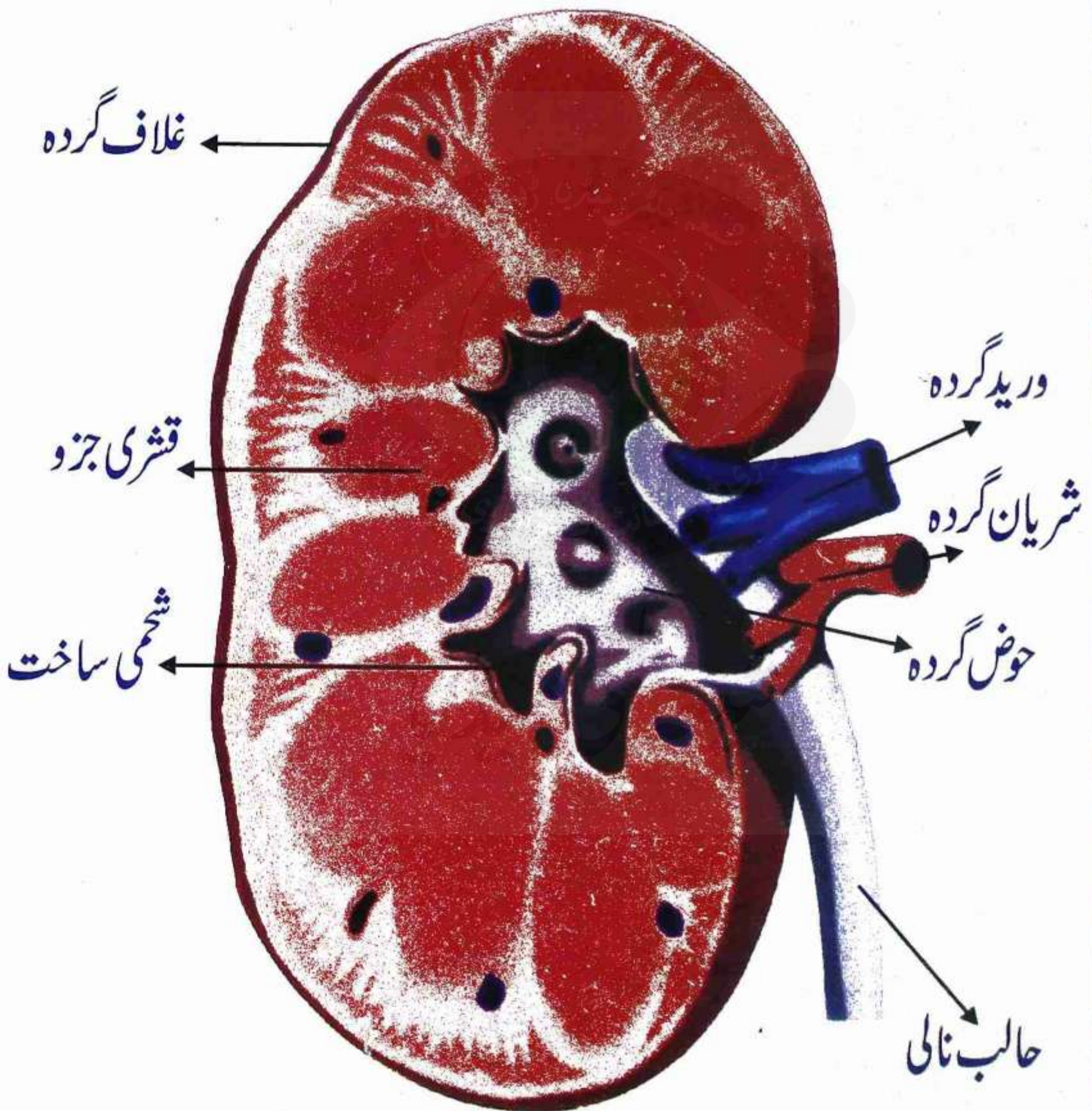
شیعہ ملٹی میڈیا

امراضِ کلیه و مثانه

KIDNEY  
&  
BLADDER  
DISEASES



# KIDNEY (تصویر گرده)





شیعہ ملٹی میڈیا

## ❁ کلیہ و مثانہ کی اناٹومی و فزیالوجی ❁

اس سے قبل کے امراض کلیہ و امراض مثانہ کے متعلق تحریر کروں میں پڑھنے والوں کو کلیہ (گردہ) اور مثانہ کی مختصر اناٹومی (تشریح) اور فزیالوجی (منافع) بتلانا چاہتا ہوں۔ انسانی جسم میں دو گردے پائے جاتے ہیں۔ ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب۔ دونوں گردے دسویں پسلی سے لے کر بارہویں کے درمیان بطن کے عقب میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ دونوں گردوں کو عربی میں کلتین اور انگریزی میں کڈنیز اور اردو میں گردے کہتے ہیں۔ دائیں گردہ جگر کی جانب ہونے کی وجہ سے بائیں گردے کی نسبت ذرا نیچے ہوتا ہے۔ مردوں کے گردے کا وزن عورتوں کے گردے کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ گردہ عموماً 2 انچ چوڑا 4 انچ لمبا اور وزن میں تقریباً 15 تو لے کے قریب ہوتا ہے۔ عورتوں میں گردے کا وزن تقریباً 12 تو لے ہوتا ہے۔ ہر انسان کے گردے کے دو کنارے، دو سطحیں اور دوسرے ہوتے ہیں۔ گردے نہایت ہی باریک جھلی میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کو غلاف شعمی کہتے ہیں۔ گردوں کا بیرونی حصہ کارٹیکس اور اندرونی حصہ میڈولا کہلاتا ہے۔ گردوں کی اگلی سطح محدب ہوتی ہے۔ اور اس کا رخ سامنے اور کچھ بیرونی جانب ہوتا

ہے۔ گردوں کی چھلی سطح اگلی سطحوں کے مقابلے میں کم محدب ہوتی ہے۔ اور ان کا رخ پیچھے اور اندرونی جانب ہوتا ہے۔ گردے کا بالائی سرا موٹا اور گول ہوتا ہے۔ جبکہ گردے کا زیریں سرا پتلا نوکدار آزاد ہوتا ہے۔ گردے کا بیرونی کنارہ بھی محدب ہوتا ہے۔ جبکہ اندرونی کنارہ درمیان سے مقعر اور سروں پر محدب ہوتا ہے۔ اس کے وسطی حصے کے درمیان ایک گہرا شگاف ہوتا ہے۔ جس کو سرة الکلیہ کہتے ہیں۔ گردے کے اسی شگاف سے عروق و اعصاب داخل ہوتے ہیں اور پیشاب کی نالی اسی راستے سے باہر آتی ہے۔

گردوں کی دونالیاں ہوتی ہیں۔ جن کو حالبین کہا جاتا ہے۔ یہ حالبین نالیاں حوض الکلیہ یعنی پیلوں سے شروع ہوتی ہیں۔ اور مثانہ کے اندر جا کر ختم ہوتی ہیں۔ حالبین نالیاں موٹی اور خالی ہوتی ہیں۔ اور ایک حالب نالی کی لمبائی تقریباً ڈیڑھ فٹ کے قریب ہوتی ہے۔

انسانی جسم میں مثانہ پیڑو کے جوف میں سامنے کی جانب واقع ہوتا ہے۔ مثانہ ایک تھیلے کی طرح کا عضو ہے جس میں لچک پائی جاتی ہے۔ اور ضرورت کے مطابق اس کے حجم میں اضافہ یا کمی ہو جاتی ہے۔ مثانہ مخروطی شکل کا عضو ہے۔ مگر جب پیشاب سے بھر جاتا ہے تو اس کی شکل بیضوی ہو جاتی ہے۔ مردوں میں مثانے کے سامنے سیدھی آنت جبکہ عورتوں میں اس کے سامنے رحم وقوع پذیر ہوتا ہے۔



انسانی جسم میں مٹانہ کے چار حصے ہوتے ہیں۔ مٹانہ میں تین نالیاں نکلتی ہیں جن میں 2 حالیہ اور ایک پیشاب کے اخراج والی نالی ہوتی ہے۔ انسانی مٹانہ میں ایک وقت میں قریباً نصف سیر پیشاب جمع ہو جاتا ہے۔ مٹانہ 5 سے 6 انچ لمبا ہوتا ہے۔ اور ڈیڑھ سے تین انچ تک چوڑا ہوتا ہے۔ مٹانہ سے جو نالی پیشاب کے اخراج سے نکلتی ہے۔ اس کی لمبائی مردوں اور عورتوں میں کافی مختلف ہے۔ عورتوں میں اس کی لمبائی تقریباً 2 انچ اور مردوں میں اس کی لمبائی تقریباً 2 انچ سے آٹھ انچ تک ہوتی ہے جو کہ مٹانہ سے شروع ہوتی ہے۔ اور حشفہ کے درمیان میں واقع سوراخ پر آ کر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ مردوں میں یہ نالی خم دار ہوتی ہے۔ جبکہ عورتوں میں پیشاب کی نالی میں کوئی خم نہیں پایا جاتا ہے۔ مردوں میں منی کا اخراج بھی اسی نالی کے ذریعے ہوتا ہے۔

پیشاب کے بننے کا مقام گردے ہیں۔ گردے انسانی جسم میں پانی کا توازن، نمک کا توازن قائم رکھتے ہیں۔ اور جسم انسانی میں پیدا ہونے والے بے کار اور فاسد مادوں کو پیشاب کی شکل میں بدل دیتے ہیں۔ ہم جتنا زیادہ پانی استعمال کریں گے یعنی جتنا زیادہ پانی پیں گے پیشاب بھی اتنا ہی زیادہ آئے گا۔ پانی غذا کو تمام اعضا تک پہنچانے کا کام بھی سرانجام دیتا ہے۔ جب گردوں میں پانی ملا خون آتا ہے تو گردے ضرورت کے مطابق اپنی غذائیت رکھ لیتے

ہیں یعنی جن اجزا کی بدن انسانی کو ضرورت ہوتی ہے وہ گردے کے خلیات جذب کر لیتے ہیں اور بے کار مادے پیشاب میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور باقی پانی مثانہ کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس طرح فاسد مادے اور یوریا مل کر پیشاب بناتے ہیں اور یہ گردوں سے شروع ہونے والی حالبین نالیوں سے مثانہ تک پہنچتا ہے۔ گردوں سے حالبین نالیوں میں پیشاب قطروں کی شکل میں گرتا رہتا ہے۔ اور مثانہ میں اکٹھا ہوتا رہتا ہے۔ گردوں میں پیشاب بننے کا عمل متواتر ہوتا رہتا ہے۔ ایک تندرست آدمی ایک دن میں ڈیڑھ سے دو سیر تک پیشاب خارج کرتا ہے۔

مثانہ پیشاب کے لیے ایک گودام کا کام سرانجام دیتا ہے۔ مثانہ سے پیشاب کا اخراج ہر وقت نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جب مثانہ پیشاب سے پُر ہو جاتا ہے تب پیشاب کی حاجت محسوس ہوتی ہے اور مثانہ کی گردن کا عضلہ ڈھیلا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مثانہ میں سکڑاؤ شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے پیشاب کا اخراج ممکن ہوتا ہے۔ پیشاب حالبین کے ذریعے جب مثانہ میں آتا ہے تو اس کی واپسی ممکن نہیں ہوتی۔ ماسوائے یہ کہ پیشاب مجری البول کے ذریعے بدن سے خارج ہو جائے کیونکہ مثانہ کی استری جھلی کی بلندی پیشاب کو مثانہ میں واپس نہیں جانے دیتی۔

## ✽ طبِ آلِ محمدؐ اور مٹانہ کی اناٹومی و فزیالوجی ✽

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے شاگرد مفصل سے مخاطب ہو کر مٹانہ کی تشریح (اناٹومی) و منافع (فزیالوجی) کے متعلق مختصر مگر بہت جامع ارشاد فرمایا ہے کہ

غور کرو یہ کس نے پیشاب پاخانہ کے سوراخوں میں ایسی ڈوریاں لگائی ہیں جو ان کو روکے اور سمیٹے ہوئی ہیں تاکہ عضلات عاصرہ ہمیشہ بہتے ہی نہ رہیں۔ اور اس سے انسانی زندگی تلخ ہو جائے۔

مردوں میں تجویف عانہ میں مٹانہ پایا جاتا ہے۔ اگر مٹانہ نہ ہوتا تو پیشاب خارج نہ ہوتا اور پیشاب خون میں داخل ہو کر سارے جسم میں زہر پھیلا دیتا۔ علیٰ ہذا القیاس بہت سی ایسی باتیں ہیں جنہیں شمار کرنے والا شمار کر سکتا ہے بلکہ جو باتیں احصار و شمار میں نہیں آتیں وہ ان سے زیادہ ہیں جنہیں آدمی جانتے ہیں۔



## سنگِ گردہ و مٹانہ ❁

سنگِ گردہ و سنگِ مٹانہ کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اس لیے سنگِ گردہ و سنگِ مٹانہ کا تذکرہ ایک ہی جگہ کر دیتا ہوں کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پتھری گردے میں پیدا ہوتی ہے۔ اور زیادہ پانی پینے کی صورت میں گردے سے نکل کر مٹانے میں آ جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے مریض بھی مطب پر آتے ہیں جو کہ الٹرا سائونڈ کروا کر آتے ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق نہ پتھری گردے میں ہے نہ مٹانے میں ہے بلکہ پتھری حالبین نالیوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ پانی یا ادویہ کے استعمال سے گردہ سے نکل کر مٹانہ کی طرف روانہ ہو جاتی ہیں۔ مگر نوکیلی ہونے کی وجہ سے مٹانے کے راستے یعنی حالبین میں پھنس جاتی ہیں۔ پتھری چاہے گردے میں ہو یا مٹانہ میں مگر جب یہ اپنی جگہ سے حرکت کرتی ہے یعنی گردے سے نکل کر حالبین میں جائے یا مٹانے سے نکل کر پیشاب کی نالی میں یا مجرای البول میں پھنس جائے تو شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے بعض اوقات پیشاب بھی رک جاتا ہے۔ گردے میں زیادہ تر حوض الکلیہ میں پھنس جانے

سے بھی سخت قسم کا تشنجی درد ہوتا ہے۔ جو کہ بطن کے عقب میں مقام گردہ سے شروع ہوتا ہے اور مریض کے خصلوں تک چلا جاتا ہے۔ مریض درد کی وجہ سے مچھلی کی طرح تڑپتا اور اکٹھا ہوتا ہے۔ سنگ گردہ جب نکل کر حالبین نالیوں میں سے گزرتا ہے تو بعض اوقات ان نالیوں میں خراش پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے پیشاب میں خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اگر پتھری مثانہ میں ہو تو مریض کو ناف والی جگہ پر بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ اور پھر پتھری کا سائز مثانہ میں آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے اور پیشاب کے اخراج میں روکاؤٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر سنگ مثانہ کی وجہ سے مثانہ میں سوزش ہو جائے تو پیشاب میں پیپ بھی کافی مقدار میں خارج ہونے لگتی ہے۔ جب کسی بھی شخص کو یہ درد پہلی مرتبہ ہو تو طبیب کے لیے ضروری ہے کہ تشخیص کرے کہ یہ درد گردہ میں ہو رہا ہے یا جگر میں یا کمر کے مہروں میں یا معدہ یعنی پیٹ میں ہو رہا ہے۔ عموماً مثانہ کی پتھری گردے کی پتھری سے بہت بڑی ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے چونکہ مثانہ میں پیشاب اکٹھا ہوتا ہے اور پیشاب میں موجود اجزاء بغیر موثرہ پتھری کے ساتھ اکٹھا ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور چھوٹی پتھری بڑی پتھری کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

جب پتھری گردہ میں بنی شروع ہوتی ہے تو ابتدا میں گردہ میں بیٹھا بیٹھا درد ہوتا ہے۔ پتھری جب تک گردے میں رہتی ہے پیشاب میں بعض اوقات ہلکا خون بھی آتا ہے۔ مگر جب پتھری حوض گردہ یعنی پیلوں میں آتی ہے تو درد شدید ہوتا ہے۔ جب درد حملہ آور ہوتا ہے تو مریض پیشاب بار بار کرتا ہے لیکن پیشاب کی مقدار کم ہوتی ہے۔ اور پیشاب کا وزن بھی مخصوص مقدار سے کم ہوتا ہے۔ گردے کی پتھری والے مریض کو پیشاب میں خون زیادہ مقدار میں نہیں آتا ہے۔ مگر خون کی اس خفیف مقدار کے ساتھ پیپ کا اخراج بھی ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر گردے کا مریض لمبا سفر کرے یا ایک جگہ مسلسل بیٹھا رہے تو خون کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جب مریض پیشاب کرتا ہے تو اس میں سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے ڈھیلے خارج ہوتے ہیں۔ بعض ڈھیلے ان میں گول ہوتے ہیں اور بعض نوکیلے ہوتے ہیں۔ بعض مریض جب درد کے وقت پیشاب کرتے ہیں تو پتھری کے اخراج کے ساتھ ہی پتھری پکڑ لیتے ہیں۔ اکثر مریضوں نے انکشاف کیا ہے کہ جن کی پتھری گول خارج ہوئی ہے ان کے درد کی شدت کم تھی اور جن مریضوں کی پتھری نوکیلی تھی ان کی درد کی شدت زیادہ تھی۔ درد کے عالم میں بیشتر مریضوں کو قے آ جاتی

ہے اور قے بھی خون آلود ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جو ٹماٹر، ساگ، املتاس کا استعمال بکثرت کرتے ہیں وہ اس مرض میں دوسرے افراد کی نسبت زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اس کے علاج میں سُستی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ بلکہ کسی اچھے طبیب سے تشخیص کروا کر علاج کروانا چاہیے۔ علاج کے دوران پالک ٹماٹر، املتاس، ساگ، کچے چاولوں سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی کو مٹی کھانے کی عادت ہو تو اسے لازماً ترک کروانا چاہیے۔ غذا ہلکی اور زود ہضم کھانی چاہیے۔



مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شیعہ ملٹی میڈیا

## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں سنگِ گردہ و مثانہ کے لیے مندرجہ ذیل ادویات کامیابی سے استعمال کی جا رہی ہیں۔

2 ماشہ صبح، 2 ماشہ شام ہمراہ آب تازہ	اکسیر گردہ
1 گرام صبح 1 گرام شام ہمراہ آب تازہ	دوائے سنگِ گردہ
1 گولی صبح 1 شام ہمراہ آب تازہ	دوائے پتھری
2 گولیاں صبح 2 گولیاں شام ہمراہ آب تازہ	پتھری توڑ
2 قرص شربتِ بزوری کے ساتھ	قرص حصاة
2 رتی سکنجبین بزوری کے ساتھ	کشتہ حجر الیہود
1 ماشہ ہمراہ چائے درد کے وقت	اکسیر درد گردہ
10 گرام معجون شربت بزوری کے ساتھ	معجون حجر الیہود
50 ملی لیٹر صبح نہار منہ	شربت بزوری معتدل
گردہ یا مثانہ کے مقام پر لپ کرے	ضاد مسکن
3 ماشہ صبح و شام ہمراہ آب تازہ	تریاقِ مثانہ
ایک رتی شربت بزوری کے ساتھ	اکسیر سنگِ مثانہ

☆☆☆☆☆



## ☆ طب آل محمد اور سنگِ گردہ و مثانہ ☆

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ریگِ مثانہ کے لیے  
مندرجہ ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے کہ

ہلیلہ، ہلیلہ، آملہ، دراز فلفل، دار چینی، زنجبیل، شقاقل،  
انیسوں، خونجان، مساوی الوزن لیں اور کوٹ چھان کر گائے کے گھی  
میں تازہ تازہ ملا دیں اور تمام اجزا میں دو چند شہد صاف شدہ ملا کر رکھ  
دیں۔ اور ایک چلغوزہ کے برابر روزانہ کھالیا کریں۔

بحالت پتھری دودھ، بادی اشیاء اور مرغن غذاؤں، چائے  
سے پرہیز کرنا چاہیے۔ گوشت سے بھی پرہیز اور خاص طور پر سرخ  
گوشت سے پرہیز کرنا چاہیے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”خر بوزہ کھاؤ۔ یہ مثانہ کو صاف کرتا ہے۔ اور ریگِ مثانہ کو  
دفع کرتا ہے۔“

امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
”اکیس دانے مویز سرخ کا ناشتہ کرنا سوائے موت کے  
تمام امراض کو دور کرتا ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”جو شخص سات دانہ عجوہ کھجور نہار منہ کھائے کوئی مرض اس

کے قریب نہیں آئے گا۔“

مروی ہے کہ

”شہد پتھری کوزکالتا ہے۔“

”کلو نجی گردہ و مثانہ کی پتھری کوزکالتی ہے۔“

طب نبوی سے مروی ہے کہ

”انجیر گردہ و مثانہ کی پتھری کے لیے نافع ہے۔“

”بہی کھانے سے پتھری مثانہ ختم ہو جاتی ہے۔“

”خر بوزہ گردے و مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہے۔“

”کھجور مثانہ کی پتھری کو توڑتی ہے اور مثل ریت کے خارج

کرتی ہے۔“

”دہانہ فرہنگ پینے سے گردے کی پتھری سے نجات مل جاتی

ہے۔“

**احتیاطیں:**

اگر ہم فرامین آل محمدؐ پر عمل کریں تو ان دونوں مرضوں سے

آسانی سے نجات پاسکتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ

”جو شخص چاہے کہ اس کو پتھری پیدا نہ ہو وہ پیشاب کبھی نہ روکے اور نزولِ شہوت کے وقت منی کو نہ روکے اور امساک کی خواہش نہ کرے“

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ  
 ”بکری کے گردے، کلجی، پھیپھڑے، اوجھڑی، بکثرت کھانے سے تغیرات پیدا ہوتے ہیں اور مثانے میں پتھریاں بن جاتی ہیں۔“  
 حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”جماع کے فوراً بعد پیشاب نہ کرنے سے پتھری پیدا ہوتی ہے۔“  
 مروی ہے کہ

”موسم گرما یا سرما اول شب میں عورت کے پاس نہ جائے کیونکہ اس وقت معدہ اور رگیں ممتلی ہوتی ہیں۔ جن سے پتھری ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔“

## ❁ دُعا ❁

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 سورہ الم نشرح کو لکھ کر دھو کر پینا مثانہ کو نفع دیتا ہے اور پتھری کو دور کرتا ہے۔



## ✽ ورم گردہ وضعفِ گردہ ✽

ورم گردہ اور ضعف گردہ کا بھی آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اس لیے ان کو بھی اکٹھا بیان کر دیتا ہوں۔ کیونکہ اگر گردہ میں کسی وجہ سے جن کا تذکرہ نیچے کروں گا ورم ہو جائے تو گردے کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ جس سے ضعفِ گردہ کا مسئلہ بھی درپیش آتا ہے۔

ورم گردہ کی کئی وجوہات ہیں۔ اگر کسی شخص کو گردے کے مقام پر چوٹ لگ جائے تو چوٹ کی وجہ سے بھی ورم ہو جاتا ہے۔ ایسی چوٹ کا عموماً باہر کوئی نشان نہیں ہوتا۔ اس کا پتہ پیشاب میں خون آنے سے لگتا ہے۔ اگر کسی کے گردے میں نوکیلی پتھری پھنس جائے تو گردے کے اندونی حصہ سے ٹکرا ٹکرا کر بھی ورم میں مبتلا کر دیتی ہے۔

جسم میں خون کی زیادتی اور جوڑوں کے درد اور میٹھی اشیاء کا بکثرت استعمال بھی ورم گردہ کا موجب بن جاتا ہے۔ ورم گردہ اگر ابتدا میں ہو تو بول میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی۔ مگر جب ورم گردہ پرانا ہو جائے تو پیشاب کے ساتھ پیپ کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن پیشاب میں خون اس وقت آتا ہے جب مرض انتہا تک

پہنچ جائے۔ دونوں گردوں کا سائز بڑھ جاتا ہے اور پیشاب کا مخصوص وزن کم ہو جاتا ہے۔ یہ صورتِ حال زیادہ تر بچوں اور بڑوں میں دیکھنے میں آتی ہے۔

ورمِ گردہ میں مقامِ گردہ پر درد رہتا ہے۔ پیشاب کی حاجت بکثرت ہوتی ہے اور اس میں شدید ترین بو آتی ہے۔ کبھی کبھار ورمِ گردہ پیشاب کے بند ہونے کا موجب بھی بن جاتا ہے۔ اگر ایک گردہ میں ورم ہو تو کچھ بچت ہو جاتی ہے۔ اگر دونوں گردے ورم کی لپیٹ میں آجائیں تو گردے پانی کے اخراج کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ اور نتیجتاً پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے۔

ورمِ گردہ کا مریض پنڈلیوں اور کمر میں اکثر درد کی شکایت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ورمِ گردہ کے دوران اگر بخار ہو جائے تو یہ بعض اوقات خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ورمِ گردہ کی سب سے اہم علامت جو کہ ہر بندہ آسانی سے دیکھ کر تشخیص کر سکتا ہے کہ مریض صبح جب سو کر اٹھتا ہے تو اس کے جسم پر سوجن ہوتی ہے اور خاص طور پر آنکھوں کے نیچے کے پوٹے سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اس مرض کے مریضوں کے پوٹے عام حالات میں بھی سوجے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس مرض کا مریض بہت جلد لاغر ہو جاتا ہے لہذا اس کے علاج پر فوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ضعفِ گردہ کی تشخیص ورمِ گردہ سے کافی ملتی ہے۔ چند علامات ایسی ہیں جو کہ ورمِ گردہ میں نہیں پائی جاتیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ ضعفِ گردہ میں تھوڑی سی حرکت سے ہی گردہ میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات بغیر ارادے کے پیشاب کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اور سرخی مائل پیشاب خارج ہوتا ہے۔ ضعفِ گردہ میں قوت باہ بھی انتہائی ضعیف ہو جاتی ہے۔

ورمِ گردہ کے علاج میں مریض کو حتی الامکان گرم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور مریض کو جتنا پسینہ بھی لایا جا سکتا ہے لائیں۔ اور پیشاب آور ادویات کا استعمال بھی کریں۔ مریض کو گرم کپڑے کے ساتھ مقامِ گردہ پر بکثرت ٹکور کریں اور مریض کو گرم پانی سے روزانہ غسل کروائیں اور مریض کے آرام کرنے کی جگہ ایسی ہو جہاں ہوا کا گزر کم ہو۔ یعنی مریض کو گرم ماحول میں آرام کروائیں۔

ضعفِ گردہ کے علاج میں مریض کو زیادہ حرکت کرنے سے منع کریں۔ خاص طور پر ہم بستری سے روکیں۔ اور کافی عرصہ کے بعد ہم بستری کا مشورہ دیں۔ ٹھنڈی اشیاء کے استعمال سے بھی پرہیز کریں۔ مندرجہ بالا دونوں امراض میں غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔ چاولوں سے خاص طور پر پرہیز کروائیں۔ دودھ اور میوہ جات استعمال کروائیں اور دوا کا استعمال برابر کریں۔

## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں ورم گردہ وضعف کے لیے کئی ادویات موجود ہیں جن میں سے چند ایک کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

معجون ضعف گردہ	6 ماشہ صبح و 6 ماشہ شام ہمراہ دودھ
سفوف حجر ایہود	3 ماشہ صبح و 3 ماشہ شام ہمراہ پانی
جوارش زرعوئی سادہ	5 گرام صبح و 5 گرام شام ہمراہ پانی
جوارش زرعوئی عنبری	5 گرام صبح و 5 گرام شام ہمراہ پانی
نسخہ باکلاں	
خمیرہ زمرد اجملی	5 گرام صبح و 5 گرام شام ہمراہ پانی
قرص زمرد	ایک قرص صبح و شام ہمراہ جوارش زرعوئی عنبری
معجون فلاسفہ	5 گرام صبح و 5 گرام شام ہمراہ پانی
حب زرعوئی	2 گولیاں صبح 2 دوپہر 2 شام
معجون رضا الکلیہ	5 گرام صبح 5 گرام شام ہمراہ زمرد رضا 1 رتی
زمرد رضا	1 رتی ہمراہ معجون رضا الکلیہ



## ✽ طب آل محمد اور ضعفِ گردہ و ورمِ گردہ ✽

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”تمہارے لیے زیتون کے تیل کا استعمال ضروری ہے۔  
 زیتون کا تیل ورم کو دور کرتا ہے۔“

طب معصومین علیہ السلام میں ہے کہ  
 ”کاسنی گردے کی تمام شکایت رفع کرتی ہے۔ اور ورم کو  
 سودمند ہے۔“

طب رضا علیہ السلام میں سے روایت ہے۔  
 ”بحالت ورمِ گردہ مکھن اور دودھ مفید ہوتا ہے۔“  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”آب زم زم ہر مرض کے لیے شفا ہے۔“  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”ہر مہینے صبح کے وقت تین دن شہد چاٹے، کوئی بڑی تکلیف  
 پیش نہیں آئے گی۔“





## دُعا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”ہر قسم کے ورم کے لیے سورہ حشر کی آخری چار آیتیں تین  
 مرتبہ پڑھے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول دعا جو کہ ورم  
 معدہ میں تحریر ہے۔ اس مرض کے لیے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

## احتیاط:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”حمام میں چت مت لیٹو کیونکہ اسے سے گردے کی چربی  
 پگھل جاتی ہے۔ اور ضعفِ گردہ کا مرض ہو جاتا ہے۔“



## ❁ جمع المشانہ (مشانے کا درد) ❁

مشانے کا درد پیالہ نما شیب یعنی عظم عانہ کے اوپر مشانہ کے وقوع پذیر ہونے والی جگہ پر ہوتا ہے۔ یہ اچانک اٹھنے والا شدید قسم کا درد ہے۔ اس درد کی شدت کی وجہ سے مریض انتہائی بے چین ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اس درد کا سبب مشانے کی پتھری بھی بن جاتی ہے۔ جو کہ مشانہ کے منہ اور مجری البول کے ابتدائی حصے میں پھنس جاتی ہے۔ اس درد کے وقوع پذیر ہونے میں خرابی ہضم، ریکی کی کثرت بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مریض کو پیاس بھی بکثرت لگتی ہے۔ اگر مشانے میں زخم ہو جائے، اس زخم کا سبب چاہے چوٹ ہو یا مشانہ پر کوئی ضرب لگے تو اس سے بھی پیشاب کے اخراج کے وقت مشانہ میں درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں کم مقدار میں خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ جو کہ مشانہ پر چوٹ یا ضرب کی نشاندہی کرتی ہے۔ مشانے کی غشائے مخاطی میں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ قرح مشانہ میں بھی سوزش ہو جاتی ہے۔ پیشاب بار بار اور درد کے ساتھ آتا ہے۔ جس کی وجہ سے ناف کے نیچے اور عظم العانہ سے اوپر درد شروع ہو جاتا

ہے عورتوں میں اس درد کی وجہ ہسٹریا بھی ہے۔

دردِ مٹانہ کی اہم علامت یہ ہے کہ درد کے وقت یا کچھ دیر بعد مریض کو بخار ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب کے اخراج کے ساتھ پیپ بھی خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ عظیم العانہ کے مقام پر شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔ درد چاہے شدید ہو یا آہستہ درد کے عالم میں مریض کو مقامِ مٹانہ پر ٹکور کریں۔ اور ٹکور کے بعد گرم ضماد لپ کر لیں۔

مریض کی خوراک کا خاص خیال رکھیں اور اس کو ثقیل و بادی اشیاء سے پرہیز کروائیں اور خاص طور پر ایسی خوراک بالکل ہی نہ دیں جو کہ ریگی پیدا کرتی ہو۔ اور اگر مریض صحت مند ہے تو اس کو مسہل پلائیں اور دو تین دست لائیں۔ اور خوراک مریض کو صرف اور صرف وہ دیں جو کہ زود ہضم ہو اور زیادہ غذا دینے سے بھی پرہیز کریں۔



## ❖ علاج ❖

طب یونانی میں مرض وجع المشانہ کے لئے مندرجہ ذیل ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔

- اکسیروجع المشانہ 2 قرص صبح 2 قرص شام  
 قرص درد مشانہ 2 قرص درد کی حالت میں پانی کے ساتھ  
 سفوف وجع المشانہ 5 گرام صبح 5 گرام شام ہمراہ آب تازہ  
 تریاق مشانہ 5 گرام صبح 5 گرام شام ہمراہ آب تازہ  
 معجون نانخواہ 5 گرام بعد از غذا دوپہر  
 حب وجع المشانہ 2 گولیاں درد کے وقت اور پھر 2 گولیاں  
 دوپہر، 2 گولیاں رات ہمراہ آب تازہ  
 معجون رضا المشانہ 5 گرام صبح 5 گرام رات ہمراہ آب تازہ  
 حب لاجواب 2 گولیاں صبح 2 دوپہر 2 رات ہمراہ آب تازہ



## ✽ طب آل محمدؐ اور وجع المثانہ ✽

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”جو شخص یہ چاہے کہ اسے کبھی مثانہ کی تکلیف نہ ہو اسے لازم  
 ہے کہ پیشاب کبھی نہ روکے۔ چاہے سواری پر ہی کیوں نہ سوار ہو۔“  
 حضرت امام علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”جس شخص کو جسم میں کوئی درد پیدا ہو تو وہ اپنی عورت سے  
 جماع کرے آرام آجائے گا۔“

حضرت امام نقی علیہ السلام نے درد مثانہ کے لیے مندرجہ  
 ذیل نسخہ فرمایا ہے۔

”دافل، فلفل دراز، قرفہ، لونگ، الاپچی، زنجبیل دار چینی،  
 جوز بوا، ہر ایک ساڑھے تیرہ گرام کوٹ چھان لیں اور مغز املتاس اور  
 شہد آدھا کلو ملا کر معجون تیار کر لیں۔ ضرورت کے وقت 3 گرام تا 9  
 گرام پانی کے ساتھ کھائیں۔“



## دُعَاءُ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے درد  
مٹانہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ان آیتوں کو سوتے وقت تین  
مرتبہ اور صبح جاگ کراٹھنے کے بعد ایک مرتبہ پڑھو۔

”أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ  
اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَالِكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
مِنْ وَّلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ.“



شیعہ ملٹی میڈیا

## تقطیر البول (پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا) ❁

تقطیر البول کے مرض میں مریض بار بار پیشاب کرتا ہے۔ مگر پیشاب کے چند قطروں کے سوا پیشاب کا اخراج نہیں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو دفتروں میں کام کرتے ہیں یا وہ لوگ جن کے بیٹھنے کا کام ہوتا ہے۔ ان افراد کے لیے یہ مرض نہایت مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ یہ مرض پیشاب کی نالی یعنی مجری البول میں پتھری کے رک جانے کی وجہ سے یا نالی میں کسی لوٹھڑے کے اٹک جانے کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ ایسے افراد کو جو چائے، کافی کا استعمال کرتے ہیں ان کو بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اگر مٹانے میں یا مجری البول میں زخم ہو کر کوئی ابھار بن جائے۔ تب بھی پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے۔ اگر اعضاءے تناسل پر چوٹ یا ضرب لگ جائے یا کوئی سلعہ بن جائے تب بھی مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ مٹانہ میں پتھری یا رسولی بن جائے یعنی مٹانہ میں سرطان ہو جائے اور یہ رسولی آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کر دے تب بھی پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے۔ عورتوں میں اس مرض کی وجہ رحم کا سرطان بھی ہے۔ کیونکہ عورتوں میں مجری البول کی نالی بڑی نہیں ہوتی ہے۔ اس وجہ سے رحم زیر اعتاب آ جاتا ہے۔ فرج

میں خرابی بھی اس مرض کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

اس مرض کی سب سے اہم علامت یہ ہے کہ پیشاب کا قطرہ قطرہ اخراج ہوتا ہے اور یہ اخراج کافی دیر بیٹھنے کے بعد ممکن ہوتا ہے۔ جب پیشاب کا قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے تب بھی مریض ایسا محسوس کرتا ہے۔ کہ مثلاً پوری طرح خالی نہیں ہوا ہے اور ابھی پیشاب مٹانے میں باقی ہے۔ مگر اخراج نہیں ہوتا ہے۔ پیشاب کے قطرہ قطرہ اخراج کے ساتھ مجری البول میں جلن کا احساس ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات عظیم العانہ یعنی مثلاً کے وقوع پذیر ہونے کی جگہ پر ابھار بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج میں مریض کو زود ہضم غذائیں کھانے میں دیں اور زیادہ تر سرد اشیاء کھلائیں۔ توری، ٹینڈہ، دہی وغیرہ استعمال کروائیں۔ ثقیل و بادی اشیاء کے ساتھ ساتھ گوشت سے بھی پرہیز کریں۔ مریض کا ہضم اگر درست نہ ہو تو ہضم کو درست کریں اور اگر قبض کا مسئلہ ہو تو اسے بھی فوراً رفع کر دیں اور زیادہ محنت و مشقت سے وقتی طور پر پرہیز بہتر رہتا ہے۔





## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں مرض تقطیر البول میں مستعمل ادویات میں  
چند ایک کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

حب تقطیر البول	2 قرص صبح 2 قرص شام ہمراہ آب تازہ
سفوف گندر	4 ماشہ صبح نہار منہ ہمراہ پانی
معجون گندر	6 گرام رات کو سوتے وقت ہمراہ پانی
قرص زریں	2 قرص روزانہ نہار منہ لیں۔
سفوف تقطیر البول	2 تا 3 گرام صبح نہار منہ
شربت بزوری معتدل	4 ٹیبل اسپون ہمراہ ایک گلاس پانی
تریاق مثانہ	5 گرام صبح 5 گرام شام ہمراہ آب تازہ
قرص تقطیر	2 گولیاں صبح 2 دوپہر 2 شام
حب مدر البول	2 گولیاں صبح 2 گولیاں شام
قرص رضا تقطیری	2 گولیاں صبح 2 گولیاں دوپہر 2 شام ہمراہ پانی



## ✽ طب آل محمد اور مرض تقطیر البول ✽

حضرت امام محمد باقر السلام سے کسی شخص نے شکایت کی کہ میرا پیشاب نہیں ٹھہرتا ہے۔ برابر قطرہ قطرہ آتا رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

”تھوڑا سا اسپند لے کر چھ مرتبہ ٹھنڈے پانی اور چھ مرتبہ گرم پانی سے دھو کر ڈالو پھر سائے میں سکھا کر روغن کنجد سے چرب کرو۔ اور سفوف بنا کر پھانک لو بیماری رفع ہو جائے گی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”سنجد کھاؤ پیشاب جو قطرہ قطرہ کر کے آتا ہو اس کو فائدہ بخشتا ہے۔“

حضرت امام نقی علیہ السلام نے تقطیر البول کے مندرجہ ذیل نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

ہلیلہ سیاہ وزرد، سقمونیا ہر ایک سوادو تو لے ناگسیر، الاپچی، بالچھڑ، ستاور، چوب بلسان، حب بلسان، تاج مقشتر، علك رومی، مصطکی رومی، عاقر قرحا، دارچینی ہر ایک نو ماشے، فلفل، فلفل دراز، زنجبیل سرخ، زر بناد، خشخاش سرخ، سیندھا مک ہر ایک ڈیڑھ تولہ



## ✽ احتباس البول (پیشاب کا بند ہونا) ✽

اس مرض میں مریض کے پیشاب کا اخراج بالکل بند ہو جاتا ہے اور پیشاب مثانہ میں جمع ہوتا جاتا ہے اور اگر پیشاب کا اخراج ہو بھی تو برائے نام ہوتا ہے۔ مثانہ پر دباؤ بڑھنے سے بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ مگر رُکاوٹ کی وجہ سے پیشاب خارج نہیں ہوتا۔ اور اگر پیشاب کی کم مقدار خارج بھی ہو تو اس کے ساتھ جلن ہوتی ہے۔ اس مرض میں گردے اپنا فعل صحیح طرح سرانجام نہیں دے سکتے۔ اور پیشاب کا اجتماع مثانہ میں ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس مرض کی وجہ سے درد اور کھچاؤ بھی ہوتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ جب غدود قد امیہ بڑھ جاتے ہیں۔ پیشاب کی بندش مجری البول میں پتھری کے پھنس جانے سے بھی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات پتھری مجری البول کے ابتدائی حصہ اور عنق المثانہ میں پھنس جاتی ہے۔ بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں پیشاب کی نالی کا سوراخ بہت تنگ ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو اگر پتھری کی شکایت ہو جائے تو اس کا پیشاب یقیناً بند ہو جاتا ہے۔ اگر پتھری مجری

البول کے حصہ قضیب کے قریب ہو تو دبانے سے محسوس ہوتی ہے۔  
پیشاب کے اخراج کے رکنے سے مثانہ پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور  
اگر مریض کا کیڑا ہٹا کر مثانہ کا معائنہ کیا جائے تو ابھار واضح طور پر نظر  
آتا ہے۔ مگر جب پیشاب کا اخراج ہو جائے تو یہ ابھار خود بخود کم ہونا  
شروع ہو جاتا ہے۔ اگر مریض کو پیشاب کرنے کے بعد یا کرتے  
وقت مجری البول یعنی پیشاب کی نالی میں درد ہو تو یہ مجری البول میں  
زخم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور اگر پیشاب کے اخراج کے وقت  
حشفہ میں درد ہو تو مثانہ میں خرابی ہوتی ہے۔ چاہے پتھری کی وجہ سے  
ہو یا کسی ٹیومر کی وجہ سے۔ عورتوں میں یہ مرض رحم میں خرابی کی وجہ  
سے ہو جاتا ہے۔ اور ہسٹریا یعنی باؤ گولہ میں مبتلا عورتیں بھی اس کا  
شکار ہو جاتی ہیں۔ عورتوں میں جب یہ مرض نمودار ہوتا ہے تو پیشاب  
کی نالی کے سرے پر یا انہدام نہانی میں شدید درد ہوتا ہے۔ اگر گردہ یا  
مثانہ میں ورم کی شکایت ہو جائے تو سوجن کی وجہ سے بھی پیشاب کا  
اخراج وقتی طور پر رک جاتا ہے۔ اور اگر کوئی فاحشہ عورت سے ہم  
بستری کرے تو سوزاک کے لاحق ہونے سے بھی پیشاب بند ہو جاتا  
ہے۔ اگر مجری البول میں سردی یا کسی دوسری وجہ سے سوجن ہو جائے

تب بھی پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ پیشاب اگر پتھری کے پھسنے کی وجہ سے بند ہو تو مریض پیشاب کے اخراج کے لیے زور لگاتا ہے جس سے نہایت ہی باریک دھار پیشاب کی خارج ہوتی ہے۔ اس مرض کے علاج میں تاخیر کرنا بعض اوقات خطرناک شکل بھی اختیار کر سکتا ہے۔ کیونکہ پیشاب کے رک جانے کی وجہ سے اس میں موجود زہریلے مادوں کا خون میں شامل ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

مریض کو اس مرض کے علاج میں خاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ پیشاب بند ہوتا ہے۔ اس لیے ایسی غذائیں دینے سے پرہیز کرنا چاہیے جو کہ پیشاب لانے والی ہوں۔ پانی اور دودھ کا بکثرت استعمال وقتی طور پر روک دینا چاہیے اور مریض کو مٹھانہ کی جگہ پر گرم پانی کی بوتل لے کر ٹکور کرنا چاہیے اور مریض کو گرم رہنے کی ہدایت کرنی چاہیے۔



## ✽ علاج ✽

طب یونانی میں احتباس البول کے مرض کو دور کرنے کے لیے بے شمار ادویات زیر استعمال لائی جاتی ہیں۔ جن میں چند ایک کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

قرص مُدرابول	2 قرص صبح 2 قرص دوپہر
سفوف مُدرابول	2 گرام نہارمنہ پانی کے ساتھ
شربت مُدرابول	4 ٹیبل سپون نہارمنہ پانی کے گلاس میں ملا کر
دوائے جس البول	1 رتی دودھ میں ملا کر صبح و شام
سکنجبین بزوری	2 ٹیبل اسپون پانی میں ملا کر
اکسیر احتباس البول	2 گرام صبح 2 گرام شام ہمراہ آب تازہ
دوائے احتباس البول	4 رتی سکنجبین بزوری کے ساتھ
حب مُدرابول	2 گولیاں صبح، 2 دوپہر، 2 رات ہمراہ پانی
معجون مُدرابول	5 گرام صبح 5 گرام شام ہمراہ پانی
قرص رضا (مُدرا)	2 گولیاں صبح، 2 دوپہر، 2 رات ہمراہ پانی



## ✽ طب آل محمدؐ اور مرض احتباس البول ✽

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”صتر اور نمک کا سفوف کھاؤ یہ پیشاب کو جاری کرتا ہے“  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”ابریشم اور نمک ملا کر کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔“  
 حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”خر بوزہ کھاؤ یہ مثانہ کو دھوتا ہے۔ اور رکے ہوئے پیشاب  
 کو جاری کرتا ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”مولی کھاؤ، مولی پیشاب آورے۔“  
 حضورؐ کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”شہد مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ اور رکے ہوئے پیشاب کو  
 جاری کرتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”انار کھاؤ یہ پیشاب آورے۔“  
 حضورؐ کا ارشادِ پاک ہے کہ

”انجیر مٹانہ کے لیے نافع ہے۔ اور پیشاب آور ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”خر بوزہ کھاؤ۔ یہ پیشاب زیادہ لاتا ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”بادنجان کھاؤ۔ سرکہ میں ملا کر کھانے سے پیشاب زیادہ

آتا ہے۔“

طب معصومین علیہ السلام میں ہے کہ

”کاسنی استعمال کرو۔ یہ پیشاب کی رکاوٹ دور کرتی ہے۔“

## ❖ دعائیں ❖

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں کسی شخص نے

شکایت کی کہ ایک شخص کا پیشاب بند ہو گیا ہے۔ آپ نے جواب دیا

کہ اس پر قرآن کی آیتیں پڑھو آرام آ جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

کسی شخص کا پیشاب بند ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ مٹانہ کی

جگہ ہاتھ رکھ کر یہ کہو۔

”أَسْكُنْ سَكْنَتَكَ بِالَّذِي سَكُنَ لَهُ مَا فِي اللَّيْلِ

وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.



## ﴿ شوگر و سلسل البول ﴾

ذیابیطس اور سلسل البول کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ لہذا دونوں کے متعلق اکٹھا ہی تحریر کر دیتا ہوں۔ شوگر آج کے دور کا وہ موذی مرض بن چکا ہے۔ جس کا مریض تقریباً ہر گھر میں موجود ہے۔ شوگر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کو ہم ذیابیطس شکری اور دوسری کو ذیابیطس کاذب کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں پیشاب کے ساتھ شکر بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری قسم ذیابیطس کاذب میں پیشاب کے ساتھ شکر خارج نہیں ہوتی لیکن پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ پیشاب کی حاجت ذیابیطس شکری میں بھی ہوتی ہے۔ مگر ذیابیطس کاذب میں پیشاب پانی کی طرح سفید خارج ہوتا ہے۔ اس مرض کی وجہ سے مریض میٹھی اشیاء کے استعمال سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اگر اس مرض کو انسانی دیمک کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ کیونکہ اس مرض سے زہریلے مادے جسم میں جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کی قوت مدافعت انتہائی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور ہر مرض کے لیے ذیابیطس کا مریض آئیڈیل پوائنٹ بن جاتا ہے۔ اور

مریض میں بیماری سے مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رہتی۔ ذیابیطس ایک موروثی مرض بھی ہے۔ اس کے حملے سے کسی بھی عمر کا انسان، مرد، عورت، بچہ محفوظ نہیں ہے۔ اس مرض کا حملہ عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ ہے۔ بحالت صحت پیشاب کا مخصوص وزن 1015 سے لے کر 1025 تک ہوتا ہے۔ جبکہ چھوٹے بچوں میں یہ کم ہوتا ہے۔ جبکہ شوگر میں مبتلا شخص کے پیشاب کا مخصوص وزن 1045 تک چلا جاتا ہے۔ اس مرض کا سب سے اہم سبب لبلبہ کی خرابی ہے۔ جو کہ انسولین بنانا بند کر دیتا ہے۔ جو شکر غذا میں شامل ہوتی ہے انسولین نہ ہونے کی وجہ سے خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ اور ذیابیطس شکری کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ دوسرا اہم سبب بیسار خوری یعنی ہر وقت کھاتے رہنا ہے۔ جو افراد معتدل غذا استعمال کرتے ہیں وہ اس موذی مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایسے افراد جو کہ دماغی کام بہت زیادہ کرتے ہیں۔ یا جن کا کام سارا دن بیٹھنے کا ہوتا ہے اور ذہنی تفکرات کے شکار لوگ، جماع زیادہ کرنے والے افراد، ایسے افراد جن کے گردوں میں خرابی ہو اور ضعیف ہضم کے افراد اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ذیابیطس اور سلسل البول میں ایک چیز مشترک ہے کہ دونوں میں پیشاب بار بار آتا ہے۔ سلسل البول میں مٹانے کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور جب مٹانہ میں پیشاب جمع ہوتا ہے تو مٹانہ اس کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا اور عنق المٹانہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اور مریض کو بار بار پیشاب آتا ہے۔ اور اسی طرح ذیابیطس میں بھی مریض بار بار پیشاب کرتا ہے۔ بحالت صحت پیشاب بالکل پانی کی مانند شفاف آتا ہے۔ لیکن جب اس میں شکر کی آمیزش ہو جاتی ہے تو یہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اگر پیشاب صحیح حالت میں ہو یعنی طبعی ہو تو پیشاب کی جھاگ بہت جلد ختم ہو جاتی ہے لیکن اگر پیشاب میں شکر موجود ہو تو یہ جھاگ ختم ہونے میں دیر لگاتی ہے۔ مریض کے جسم پر پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں۔ اور بعض اوقات پھوڑوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ پیروں اور ہاتھوں کی انگلیاں سن ہو جاتی ہیں اور شدید مرض کی صورت میں بے حس ہو جاتی ہیں اور اگر ان پر ضرب ماری جائے تو مریض کو محسوس نہیں ہوتی ہیں۔ بھوک میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور پیاس کا احساس بار بار ہوتا ہے۔ مریض کے وزن میں کمی ہو جاتی ہے اور مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔ ذیابیطس کے مریض کے

گردے کمزور ہو جاتے ہیں اور شوگر نظر پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور مریض کو دھندلا نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ مردوں میں شوگر کی سب سے اہم علامت یہ ہے کہ ان کی قوتِ باہ انتہائی ضعیف ہو جاتی ہے۔ اور شدت مرض میں بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اور عورتوں میں اہم علامت یہ ہے کہ ان کی ماہواری بند ہو جاتی ہے لیکن جن عورتوں میں شوگر ابتدائی ہو ان میں ماہواری کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایسی خواتین جن کو بچپن یا جوانی میں یعنی شادی سے پہلے شوگر ہو جائے تو ایسی خواتین میں جماع کی خواہش انتہائی ضعیف ہو جاتی ہے۔ اکثر ایسی خواتین کے بچے مردہ پیدا ہوتے ہیں اور اگر زندہ رہیں بھی تو انتہائی لاغر ہوتے ہیں۔ یا ان پر بیماریاں دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ آسانی سے حملہ آور ہوتی ہیں۔ مریض کی پنڈلیوں میں ہر وقت درد رہتا ہے اور دونوں رانوں کے درمیان خارش رہتی ہے اور اگر مریض کے پاؤں پر کوئی زخم بن جائے تو تو بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی زخم بعد میں پھوڑا بن جاتا ہے اور پاؤں آہستہ آہستہ کالا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر پاؤں کا سارا گوشت کالا ہو کر گل جاتا ہے اور لٹکنا شروع ہو جاتا ہے اور مریض کے زخم سے

انتہائی ناگوار قسم کی بو آتی ہیں اور ایسی حالت میں اس زخم کا واحد حل سرجری رہ جاتا ہے۔ شوگر کے مریض کو پیشاب بکثرت آتا ہے۔ مگر رات کو پیشاب زیادہ آتا ہے۔ تین چار بار حاجت ہوتی ہے۔

ذیابیطس کے علاج میں مریض کو بکرے کا لبلبہ کھانے کی ہدایت کریں۔ کریلے کا استعمال کروائیں اور جامن اور لوکاٹ کا استعمال بھی مریض حسبِ منشا کر سکتا ہے۔ جامن اور گڑ مار بوٹی کا سفوف بنا کر بھی پھانکا جاسکتا ہے۔ اس سے شوگر کو کنٹرول کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ مریض کو شکر، شربت، چاکلیٹ، کیک، مٹھائیوں، بسکٹ، مربہ جات، گوشت، بیگن، اور چاولوں سے پرہیز کروائیں۔

خاص طور پر ایسی ترکاریاں نہ دیں جو کہ زمین کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ مریض جو کادلیہ اور تھوڑی مقدار میں پھل کھا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ بند گوبھی، کدو، بھنڈی، پالک، مولی، بکرے کا گوشت، کھیرا، وغیرہ مریض استعمال کر سکتا ہے۔



## ❖ علاج ❖

طب یونانی میں مرض ذیابیطس اور سلسل البول کے لیے مندرجہ ذیل ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔

اکسیر ذیابیطس	6 ماشہ صبح 6 ماشہ شام
تریاق ذیابیطس	1 گولی روزانہ نہارمنہ
حب ذیابیطس	1 گولی صبح 1 گولی شام ہمراہ آب تازہ
دوائے عجیب ذیابیطس	2 گولی صبح 2 گولی شام ہمراہ آب تازہ
سفوف خشت کہنہ	5 گرام صبح 5 گرام شام ہمراہ آب تازہ
کشتہ بیضہ مرغ	1 رتی 5 گرام جوارش زرعوئی عنبری میں رکھ کر صبح و شام
کشتہ زمرد	1 رتی 5 گرام جوارش زرعوئی عنبری میں رکھ کر صبح و شام
معجون ماسک البول	5 گرام صبح 5 گرام شام
معجون کندر	5 گرام صبح 5 گرام شام
قرص سلاجیت	2 صبح 2 شام ہمراہ آب تازہ
قرص ذیابیطس	2 صبح 2 شام ہمراہ آب تازہ

## ✽ طب آل محمد اور مرض ذیابیطس و سلسل البول ✽

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”ایک شخص نے بکثرت پیشاب آنے کی شکایت کی۔ آپ  
 نے فرمایا کہ آخر شب میں سیاہ دانہ کھاؤ۔ ایسا کرنے سے چند روز میں  
 آرام آگیا۔“

طب نبوی میں ہے کہ

”زیادہ کھانے سے جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔  
 اور زیادہ کھانے سے لیلے کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔ جن کی وجہ سے  
 انسولین نامی رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ خون میں شکر کی مقدار بڑھ جاتا  
 ہے اور مرض ذیابیطس پیدا ہو جاتا ہے۔“

اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ پیسار خوری کا ذیابیطس میں بڑا گہرا  
 ہاتھ ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے سلسل البول کے لیے  
 مندرجہ ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے۔

”ناگیسر، الاچھی، ستاور، چوب بلساں، حب بلساں، تج

مقشر، علك رومی، مصطکی رومی، دارچینی ہر ایک نو ماشے، سنیدھا  
 نمک، خشخاش سرخ، زرنباد، خشک زنجیل، دراز فلفل، فلفل ہر ایک  
 ڈیڑھ تولے، سقمونیا، ہلیہ زرد، ہلیہ سیاہ، ہر ایک دو تولے خوراک نو  
 ماشے نہار منہ اور نو ماشے رات کو سوتے وقت۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”جو شخص ہر مہینے صبح کے وقت تین دن شہد کھائے گا کوئی بڑی  
 تکلیف نہیں پہنچے گی۔ شہد ذیابیطس کے مرض کو رفع کرنے میں  
 خاصیت رکھتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”سجند کھاؤ سلسل البول کو فائدہ مند ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ

”کلونجی کھاؤ اس میں ہر مرض سے شفا موجود ہے۔“

”آبِ زم زم میں ہر مرض کے لیے شفا موجود ہے۔“





## ✽ صحت مند زندگی گزارنے کے رہنما اصول ✽

دنیا بھر میں ہر انسان کی اولین کوشش ہے کہ وہ صحت مند رہے، ہر مرض سے محفوظ رہے۔ کسی بھی قسم کی کوئی بھی تکلیف اسے نہ پہنچے۔ مگر جیسا کہ مشہور ہے کہ کسی بھی چیز کو پانے کے لیے محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح صحت مند زندگی گزارنے کے لیے بھی چند رہنما اصول وضع کیے گئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ہی صحت مند زندگی کا حصول ممکن ہے۔ میں ذیل میں ایسے اصول تحریر کر رہا ہوں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان خود بھی صحت مند زندگی گزار سکتا ہے اور اپنے گھر والوں، محلے داروں اور دوست احباب کو بھی فائدہ دے سکتا ہے۔ گھر والوں، محلے داروں کو فائدہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ بندہ کسی مؤذی متعدی مرض میں مبتلا ہو جائے تو وہ گھر والوں اور محلے داروں کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لیے جو اصول وضع کیے جائیں ان پر خود بھی عمل کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں، گھر والوں، دوستوں، اور محلے داروں کو بھی صحت مند زندگی گزارنے کے رہنما اصولوں کے متعلق آگاہ کیا جائے۔ تاکہ سب مل کر ایک ذمہ دار شہری ثابت ہو سکیں۔

☆ صبح جلدی اٹھنا اور نماز کی ادائیگی کرنا۔ ایسے افراد جن کے پاس صبح کے وقت ٹائم کم ہوتا ہے، ایسے افراد کے لیے نماز ورزش کا کام بھی دیتی ہے۔

☆ صبح کسی پارک یا گراؤنڈ میں سیر کرنی چاہیے۔

☆ صبح کا ناشتہ جلدی کرنا چاہیے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر کے لیے کیلولہ کرنا چاہیے۔ اور رات کا کھانا کھانے کے فوراً بعد سونا نہیں چاہیے۔ بلکہ کچھ دیر کے لیے چہل قدمی کرنی چاہیے۔ اس کے لیے نزدیکی پارک سب سے بہتر جگہ ہے۔

☆ چائے اور کافی کا استعمال معتدل مقدار میں کرنا چاہیے۔

☆ کام کاج سے مناسب وقت نکال کر آرام بھی ضرور کرنا چاہیے۔ ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ کم از کم سات سے آٹھ گھنٹے تک آرام کیا جائے۔

☆ تمباکو نوشی سے حتیٰ الامکان پرہیز کرنا چاہیے۔ آج کل تو تمباکو نوشی بھی موذی اور لاعلاج امراض کا پیش خیمہ بن چکی ہے۔

☆ نسوار، پان پراگ، سپاری کا استعمال کم سے کم اگر ممکن ہو تو بالکل ہی نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ نسوار ہونٹوں کے کینسر، پان

پراگ اور سپاری منہ کے کینسر کا باعث بن رہے ہیں اور اس مرض میں زیادہ تر کراچی کے لوگ مبتلا ہو رہے ہیں، جن کے روزمرہ معمول میں پان، سپاری، گٹکا کھانا شامل ہے

☆ رفع حاجت کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔ کیونکہ رفع حاجت میں خلل واقع ہو جائے تو جسم سے فاسد مادوں کا اخراج ممکن نہیں ہوتا ہے یہ مادے جسم میں قبض کی شکل میں رک جاتے ہیں۔ اور مختلف بیماریوں کا موجب بنتے ہیں۔

☆ دھوپ میں بلا وجہ بیٹھنے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اور جسم کو دھوپ میں جلنے سے بچانے کے لیے جسم کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے کیونکہ اس سے جلد کے خراب ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور بندہ جلد کے کینسر میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

☆ ایکسے وغیرہ بہت ہی ناگزیر حالات میں کروائے جائیں کیونکہ تابکاری اثرات سے جلد اور خون کے سرطان کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

☆ برانکر مرغی کے گوشت کا استعمال نہایت کم کرنا چاہیے۔ کیونکہ تازہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اگر کوئی شخص مسلسل ایک ماہ تک برانکر مرغی کا گوشت استعمال کرے تو وہ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو سکتا ہے کیونکہ اس کی خوراک

میں زہر موجود ہوتا ہے اور اس کی خوراک کے بننے کے  
مقام سے انسان کا گزرنا مشکل ہوتا ہے۔ سخت ناگوار  
ہو آتی ہے

☆ زنگ آلود برتنوں اور سلور کے برتنوں میں کھانا پکانے اور  
اس میں پکے ہوئے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کیونکہ  
ان میں پکا ہوا کھانا مختلف بیماریوں میں مبتلا کر سکتا ہے۔

☆ یوں تو ہر انسان کو کبھی نہ کبھی اپنا جسمانی معائنہ کسی اچھے  
طیب سے کرواتے رہنا چاہیے مگر چالیس سال کے بعد ہر  
چھ ماہ بعد مکمل معائنہ لازماً کروانا چاہئے۔ اور خاص طور پر  
چالیس سال کے بعد اچانک کوئی بھی جسمانی تبدیلی کا لازماً  
نوٹس لینا چاہیے۔

☆ گرم گرم کھانا کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ ہمیشہ تھوڑی بھوک رکھ کر کھانا چھوڑ دینا چاہیے۔

☆ کھانا کھانے کا ایک وقت مقرر کرنا چاہیے۔ اور بے وقت  
کے کھانا کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ کھانے میں تازہ پھل، گوشت، دودھ کا استعمال کرنا  
چاہیے۔

☆ سبز یوں کا استعمال با نسبت گوشت کے زیادہ کرنا چاہیے۔

☆ غذا ہمیشہ صاف ستھری کھانے چاہیے اور گلی سڑی اور

بدبودار اشیاء سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ غذا میں شہد کا استعمال کرنا چاہے بلکہ اگر شہد کو غذا کا لازمی

جزو بنا لیا جائے تو بہت سے امراض سے چھٹکارا ممکن ہو

جاتا ہے۔

☆ پانی ہر انسان کی ہر وقت کی ضرورت ہے۔ پانی ہمیشہ صاف

ستھرا اور جراثیم سے پاک پینا چاہے اور کوشش کرنی چاہیے

کہ پانی ابلا ہوا استعمال کیا جائے۔

☆ بنا سیتی گھی اور تیلوں کا استعمال کم سے کم کرنا چاہے اور کوشش

کرنی چاہیے کہ ان تمام کی جگہ پر زیتون کا تیل استعمال کیا

جائے۔ کیونکہ زیتون کے تیل میں شفا ہی شفا ہے اور قرآن

پاک میں اللہ تعالیٰ نے زیتون کی قسم کھائی ہے۔

☆ نشہ آور اشیاء چرس، ایون، شراب وغیرہ سے حتی الامکان

بچنا چاہیے۔

☆ خواتین کو مانع حمل ادویات استعمال نہیں کرنی چاہیں۔

کیونکہ اگر کسی بھی قدرتی عمل کو روکا جائے تو بجائے نفع کے

نقصان ہوتا ہے۔ لہذا ایسی خواتین جو مانع حمل ادویات

استعمال کرتی ہیں بعد میں کئی مرضوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

☆ جب کبھی بھی مصنوعی دانت لگوائیں تو کسی ماہر ڈینٹل سرجن سے رجوع کریں۔ کیونکہ اگر دانت یا بٹنسی صحیح نہیں بیٹھے گی تو مسوڑوں میں مسلسل رگڑ کی وجہ سے زخم بننے کا امکان ہوتا ہے اور دانتوں کو سوتے وقت اتارنا چاہیے۔ اور اچھی طرح دھو کر دوبارہ منہ میں لگانا چاہیے۔ تاکہ جراثیم منہ میں داخل ہو کر بیماریاں نہ پھیلائیں۔

☆ جگہ جگہ تھوکنہ ویسے بھی اخلاقاً اچھا نہیں لگتا ہے۔ دوسرا اس سے متعدد امراض کے جراثیم متاثرہ شخص سے تندرست آدمی تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور تندرست آدمی کو بھی اسی متعدی مرض میں مبتلا کر سکتے ہیں۔

☆ جہاں تک ہو سکے انسان کو فکر و تفکرات غم سے بچنا چاہیے۔ کہتے ہیں غم آدھا بڑھا پا ہے۔ غم زیادہ کرنے سے انسان میں ذہنی امراض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ غصے سے بھی بچنا چاہیے۔ اس سے بھی ذہنی امراض جنم لیتے ہیں۔

☆ اگر انسان اعتدال سے تمام کام سرانجام دے تو ایک اس کی صحت اچھی رہے گی دوسرا بیماریوں سے بچا رہے گا۔ اعتدال سے مراد یہ ہے کہ وقت پر سونا۔ وقت پر اٹھنا۔

وقت پر کھانا کھانا۔ وقت پر چلنا یعنی سیر کرنا۔ ایسا کرنے سے انسانی زندگی میں کئی برسوں کا اضافہ ممکن ہو سکتا ہے۔

☆ جہاں تک ہو سکے شور و غل سے بچنا چاہیے۔ شور و غل سے اعصابی، دماغی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ صحت مند زندگی صحت مند ماحول سے بنتی ہے۔

☆ غسل کرنے سے انسانی جسم کے جراثیم صاف ہو جاتے ہیں۔ روزانہ غسل کرنا چاہیے۔ موسم کے مطابق گرمیوں میں سرد پانی اور سردیوں میں گرم پانی استعمال کرنا چاہیے۔

☆ جسم انسانی کی مالش کرنے سے تمام مسام کھل جاتے ہیں۔ اور خون کا دورہ بھی درست ہوتا ہے۔ مہینے میں چار تا پانچ بار مالش لازماً کروانی چاہیے۔

☆ بعض معمولی قسم کے امراض ایسے بھی ہیں جن کے ہونے سے بڑے امراض سے بچا جا سکتا ہے۔ اس لیے اگر یہ امراض ہو جائیں تو چند دنوں تک اس کا علاج نہیں کروانا چاہیے۔ مثلاً زکام، انسانی جسم پر پھنسیوں کا نکلنا۔ آشوب چشم، کھانسی وغیرہ۔

☆ صحت مند زندگی گزارنے کے لیے کھانے بھی صحت مندانہ انداز میں کھانا چاہیے۔ اور کھانے کی ابتدا نمک سے کرنی

چاہئے۔

☆ کھجور کا استعمال بھی روز آ نہ مگر معتدل مقدار میں ضرور کرنا

چاہیے

☆ جب موسم تبدیل ہو رہا ہو تو اس کے مطابق اپنے آپ کو

ڈھال لینا ہی بدلتے ہوئے موسم کے مرض سے بچا  
سکتا ہے۔

☆ رات کے وقت درخت کے نیچے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ کیونکہ

رات کے وقت درخت کا ربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے  
ہیں۔ جس سے صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆ ہر حال میں خوش رہنا چاہیے۔ اور دوسروں کو بھی خوش رکھنا

چاہیے۔ ایسا کرنے سے صحت پر اچھے اثرات مرتب  
ہوتے ہیں۔

☆ ایسے پھلوں کا انتخاب ضرور کرنا چاہیے جو کہ مصفی خون

ہوں۔ ان پھلوں میں انار، سنگھاڑا، آم، سیب، انگور  
وغیرہ شامل ہیں۔

☆ صحت زندگی کے لیے ضروری ہے کہ مباشرت کو

اعتدال سے کرنا چاہیے۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ اسے  
ترک کر دیا جائے۔



☆ مشت زنی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب کرنی چاہیے۔ یہ اس وقت معاشرے کا ناسور بن چکی ہے۔

☆ کوئی بھی پیشہ اختیار کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ یہ انسانی صحت کے لیے مضر نہ ہو۔

☆ اپنے اندرونی اعضا کو جراثیموں سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ سانس ہمیشہ ناک کے ذریعہ لیا جائے۔ اگر منہ کے ذریعے سانس لیں گے تو جراثیم منہ کے راستے آسانی کے ساتھ اندر منتقل ہو جاتے ہیں۔ ناک کے ذریعے سانس لینے سے ناک کے اندر موجود بال فلٹر کا کام دیتے ہیں۔ اور جراثیم کو اندر داخل ہونے سے روکتے ہیں۔

☆ ایسی غذا اور ادویات سے پرہیز کرنا چاہیے جو کہ موٹاپے کا باعث بنتی ہوں۔ کیونکہ موٹاپا خود ایک ایسا مرض ہے جس سے کئی دوسرے امراض جنم لیتے ہیں۔

☆ اچھی صحت مند زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ اچار، مٹھائیوں اور چاکلیٹ اور دوسری ڈبہ بند اشیاء کے بکثرت استعمال سے پرہیز کیا جائے۔

☆ صحت مند زندگی گزارنے کے لیے صفائی بہت ضروری

ہے۔ ہر وقت صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا چاہیے اور اپنے رہن سہن اور دفتر و گھریلو ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

☆ انسانی جسم میں پانچ اعضاءِ رئیسہ ہیں۔ ایسی غذائیں اور مفید دوائیں ضرور کھائی جائیں جو کہ ان پانچوں اعضاءِ رئیسہ کو تقویت فراہم کریں۔

☆ اگر کبھی کسی کو خون دینا ہو اور خدا نخواستہ اگر کبھی کسی تکلیف کی وجہ سے خون لگوانا پڑے تو اس کا مکمل چیک اپ ضرور کروانا چاہیے تاکہ اگر خون دینے والا کسی موذی یا لاعلاج مرض میں مبتلا ہے تو اس کے جراثیم تندرست شخص میں منتقل نہ ہو جائیں۔

☆ چینی کا استعمال کم کرنا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میدے سے بنی ہوئی اشیاء کا زیادہ استعمال بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔

☆ کوئی بھی پھل یا کوئی بھی ایسی سبزی جو کہ بغیر پکائے کھائی جاتی ہو بغیر دھوئے نہ کھائیں کیونکہ ان پھلوں یا سبزیوں پر مختلف قسم کی زہریلی ادویات کا سپرے ہوا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے نقصان کا احتمال ہو سکتا ہے۔

☆ فضائی آلودگی کا مسئلہ یوں تو سارے ملک میں ہے۔ مگر بڑے شہر اس مسئلے سے زیادہ متاثر ہیں۔ خاص طور پر لاہور اور کراچی جیسے بڑے شہروں میں گاڑیوں کے دھوئیں، موٹر سائیکلوں کے دھوئیں سے پیدل چلنے والے افراد کے ساتھ ساتھ خود موٹر سائیکلوں والے اور سائیکلوں والے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ڈیزل گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں خاص طور پر کینسر کا باعث بن رہا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اگر آپ موٹر سائیکل یا پیدل سفر کریں تو حفاظتی ماسک کا استعمال ضرور کریں تاکہ دھوئیں کے مضر اثرات سے بچا جاسکے۔

☆ کسی بھی قسم کی ادویات جو بغیر کسی وجہ کے استعمال کی جائیں نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثلاً آج کل باڈی بلڈر حضرات جلد جسم کو بڑھانے کے شوق میں غلط قسم کے سیٹرائیڈ استعمال کر رہے ہیں۔ جن کا اثر ان کے گردوں پر ہوتا ہے۔ اور انہیں سیٹرائیڈ کی وجہ سے نوجوان نسل میں گردوں کے امراض میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کسی بھی قسم کی اشتہاری ادویات پر فوراً

بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ اچھی طرح تحقیق کر کے  
اطمینان کے بعد اس کا استعمال کرنا چاہیے۔

☆ اچھی صحت مند زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ ہوٹل  
کے کھانوں سے زیادہ سے زیادہ بچا جائے تاکہ ہوٹل کے  
ناقص کھانے صحت پر بُرے اثرات مرتب نہ کریں۔

☆ انسان کو وہم اور وسوسوں سے بچنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی  
ساتھ شکوک و شبہات میں مبتلا نہیں رہنا چاہیے اور لالچی  
نہیں ہونا چاہیے تاکہ بندہ خود غرض نہ بن جائے۔

بہر حال اگر پڑھنے والے حضرات میرے تحریر کیے ہوئے  
صحت مند زندگی گزارنے کے رہنما اصولوں پر عمل کریں تو بہت اچھی  
اور خوش گوار زندگی گزار سکتے ہیں۔ اور انہی رہنما اصولوں پر عمل کر  
کے اپنی زندگی کو طویل بنا سکتے ہیں۔



## ✽ طب آل محمدؐ اور صحت مند زندگی کے رہنما اصول ✽

پچھلے صفحات پر آپ نے میرے تجربے میں آنے والے صحت مند زندگی کے رہنما اصولوں کے متعلق پڑھا۔ اب میں آپ کیلئے صحت مند زندگی گزارنے کے رہنما اصول آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین اور ارشادات کی روشنی میں تحریر کر رہا ہوں۔ جو کہ حقیقت اور اٹل ہیں۔ اور ان میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سب ارشادات اور فرامین وارثان کائنات نے ارشاد فرمائے ہیں۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”جو شخص یہ چاہے کہ اس کا حافظہ بڑھ جائے اسے چاہے کہ  
 روزانہ صبح نہار منہ تین تولہ مویز منقہ کھالیا کرے۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”جو شخص چاہے کہ اسے کبھی مٹانے کی تکلیف نہ ہو اسے  
 لازم ہے کہ پیشاب کبھی نہ روکے۔ چاہے کسی سواری پر ہی سوار کیوں  
 نہ ہو۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ

”پانی کم پیو، زیادہ پانی ہر مرض کو قوت پہنچاتا ہے۔“  
 امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”جو شخص دھوپ میں بیٹھے وہ آفتاب کی طرف پشت کرے  
 کیونکہ آفتاب کی طرف منہ کر کے بیٹھنے سے بہت سی اندرونی بیماریاں  
 پیدا ہوتی ہیں۔“

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”ہر جمعہ کو لبیں کتر وانا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔“  
 کئی روایتوں سے مروی ہے کہ  
 ”دستر خوان پر جو ریزے گرتے ہیں، ان کو اکٹھا کر کے  
 کھانے سے درد کمر کو آرام آجاتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”امرود کھانے سے دل کی جلا بڑھتی ہے۔“  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”نہار منہ حمام جانے سے بلغم رفع ہوتا ہے اور کھانے کے  
 بعد جانے سے سودا اور صفرا رفع ہوتے ہیں۔“

صادق آل محمدؑ سے منقول ہے کہ  
 ”جب کوئی خوب صورت شخص گھر سے باہر جانا چاہے تو اس  
 کو چاہیے کہ معوذتین پڑھ لے تاکہ نظر نہ لگنے پائے۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”سردی کے زکام سے بچنے کے لیے تین چمچ کھانا شہد اور  
 زگس کے پھولوں کا سونگنا مفید ہے اور گرمی کے زکام سے بچنے کے  
 لیے دھوپ میں بیٹھنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور ہر روز ککڑی یا کھیرا  
 کھانا چاہیے۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”موٹاپے سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ رات کا کھانا کم  
 کر دیا جائے۔“

امام صادق آل محمدؑ کا فرمانِ پاک ہے کہ  
 ”جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے بالوں میں جوئیں نہ پڑیں اور  
 بالوں کی جڑوں میں میل پیدا نہ ہو اُسے سر کے بال بالکل منڈوا دینے  
 چاہئیں اور اس کے دیگر فوائد یہ ہیں کہ اس سے آنکھوں کی روشنی  
 بڑھتی ہے۔ بدن کو آرام ملتا ہے اور اس سے گردن بھی فرہ ہوتی ہے۔  
 اور اگر صرف پچھلے حصے سے بال منڈوائے جائیں تو غم دور ہوتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”جو شخص چاہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل ہو، آنکھوں کی  
 روشنی بڑھے، حافظہ زیادہ ہو، بلغم رفع ہو، نیک اعمال کا ثواب زیادہ  
 ہو، دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوں اور ان کا گرنا موقوف ہو، بھوک سچی

اور زیادہ لگے، منہ صاف رہے، ان سب کاموں کے حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ صرف روزانہ مسواک کرے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس بات کی بھی احتیاط رہے کہ بیت الخلا میں اور حمام میں مسواک نہ کرے کیونکہ بیت الخلا میں مسواک کرنے سے کند ذہنی پیدا ہوتی ہے اور حمام میں مسواک کرنے سے دانت گر جاتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ

”اس کا بچہ صحت مند رہے تو اسے چاہیے کہ اسے ماں کا دودھ پلاوے۔ کیونکہ یہ سب سے زیادہ منفعت بخش اور مبارک ہے۔ اور بچے کی صحت کی لیے ضروری ہے۔ کہ اکیس ماہ بچے کو ماں دودھ پلائے۔ اور جو اکیس ماہ سے کم دودھ پلاتے ہیں وہ اپنے بچے پر ظلم کرتے ہیں۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”جو شخص یہ چاہے کہ اس کا بچہ موٹا تازہ اور بدن خوب صورت ہو جائے اسے چاہیے کہ بچے کی پیدائش کے ساتویں روز اسکا ختنہ کروائے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”غضب عقل کا سب سے بڑا اور سخت دشمن ہے۔“



حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”جو شخص یہ چاہے کہ اس کے کان میں کبھی درد نہ ہو تو اسے  
 چاہیے کہ سوتے وقت کان میں روئی رکھ لیا کرے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھونا چاہیے کیونکہ ایسا  
 کرنے سے بیماری دور ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی تنگدستی اور ضعف بدن  
 بھی دور ہوتا ہے۔“

امام صادق آل محمدؑ کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”خالی معدہ اور شکم سیر ہو کر حمام میں نہ جاؤ۔“  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے جائیں مگر رومال سے خشک  
 نہ کئے جائیں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”تم لہسن کھاؤ۔ کیونکہ وہ ستر بیماریوں کے لیے شفا ہے۔“  
 امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”جو شخص یہ چاہے کہ کھانا اسے نقصان نہ پہنچائے تو اس پر  
 لازم ہے کہ وہ اس وقت تک کھانا نہ کھائے جب تک کہ معدہ خالی نہ

ہو۔ اور خوب بھوک نہ لگے۔ اور کھانے کے بعد ابھی بھوک رہتی ہو تو ہاتھ کھینچ لے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ کھانے کے بعد خلال کرو۔ اور پھر کلی کر لو۔ کیونکہ اس سے ڈاڑھیں ٹھیک ٹھاک رہتی ہیں۔ اور معدہ کی بیماریاں بھی نہیں لگتی ہیں۔“

امام صادق آل محمدؑ سے منقول ہے کہ ”پانی تین مرتبہ سانس لے کر پینا چاہیے اور ہمیشہ ابلا ہوا پانی پینا چاہیے۔ ابلا ہوا پانی ہر شے سے مفید ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”جذام، برص کوڑھ کے مریضوں کو دیکھو تو خدا سے عافیت طلب کرو، اور ان سے دور رہو کہ یہ تمہارے بدن میں سرایت نہ کر جائیں۔“

امیر المومنین حضرت علی السلام سے منقول ہے کہ ”اجلے کپڑے پہننے سے رنج و غم دور ہوتے ہیں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ ”ترنج شہد میں ملا کر کھانا قوت قلب کا باعث ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”تمہیں شیریں انار کھانا چاہیے کیونکہ اس کا جو حصہ معدے  
 میں جاتا ہے وہ کسی نہ کسی درد کو کھودیتا ہے۔ اور شیطان کے وسوسے کو  
 الگ کر دیتا ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”انجیر کھاؤ یہ بے شمار امراض کو دفع کرتا ہے۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”جو شخص چاہے کہ اسے نسیان نہ ہو یا ہو تو کم ہو جائے اسے  
 چاہے کہ مربہ ادراک کے تین ٹکڑے جو شہد میں پڑے ہوں وہ روزانہ  
 کھالیا کرے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”تمہارے لیے بہترین کھانا روٹی ہے اور پھلوں میں  
 بہترین پھل انگور ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”عجوبہ کھجور جنت کا پھل ہے۔ اس میں زہر سے شفا یابی کی  
 تاثیر ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ

”ہر میوہ پر زہریلا مادہ ہوتا ہے۔ لہذا اس کو کھانے سے پہلے پانی سے خوب دھولینا چاہیے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
”زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو۔ یہ ایک برکتوں والا درخت ہے۔“

حضرت امام صادق آل محمدؑ کا فرمانِ پاک ہے کہ  
”برسات میں پیاز کے استعمال سے وبائی امراض سے انسان محفوظ رہتا ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
”عقیق پہننا فقر کو دور کرتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”جو شخص چاہے کہ اسے ضعف بدن کی شکایت نہ ہو وہ دودھ پیا کرے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”ستو بہترین خوراک ہے۔ بھوکے کا اس سے پیٹ بھرتا ہے اور پیٹ بھرے کا کھانا ہضم ہوتا ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ

”کلوئنجی کھاؤ اس میں ہر مرض کے لیے شفا موجود ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
”کسی شخص نے آپ سے زکام کی شکایت کی۔ آپ نے

فرمایا کہ یہ لطف خدا ہے اور یہ جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ  
”اگر لوگ خوراک میں میانہ روی اختیار کریں تو کبھی بیمار نہ

ہوں۔“

میں نے مختصراً صحت مند زندگی گزارنے کے رہنما اصول

آلِ محمدؐ کے فرامین اور ارشادات کی روشنی میں تحریر کیے ہیں۔ جن پر

عمل پیرا ہو کر انسان سو فیصد بیماریوں سے محفوظ رہ کر صحت مند،

تندرست اور صاف ستھری زندگی گزار سکتا ہے۔



شیعہ ملی میڈیا

## ❖ صحت مند زندگی کے منافی عناصر ❖

اب میں اپنے پڑھنے والوں کو ان عناصر کے متعلق بتلانا چاہتا ہوں جو کہ انسانی صحت کے دشمن ہیں۔ ان عناصر میں پھل، سبزیاں، رہن سہن، کھانے پینے کی اشیاء اور ماحولیاتی آلودگی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ وہ عناصر یا اشیاء ہیں جن سے اگر پرہیز نہ کیا جائے یا ان سے بچا نہ جائے تو یہ صحت مند زندگی کو کئی امراض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس لیے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ ایسی تمام منافی اشیاء سے بچے جو کہ صحت کی دشمن ہوں۔ صحت کے منافی اشیاء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

☆ صحت مند زندگی کا سب سے بڑا دشمن آج کے دور میں سگریٹ اور تمباکو ہے۔ جس کا استعمال روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور اس کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یعنی سگریٹ نوشی، تمباکو وغیرہ کے استعمال سے اموات اور دیگر امراض میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اس سے بچا جائے تاکہ ناگہانی موت و امراض سے بچا جاسکے۔

☆ صحت کا دوسرا بڑا دشمن آج کل نشہ ہے۔ وہ چاہے شراب کی

شکل میں ہو، افیون کی شکل میں ہو چرس، بھنگ یا ہیروئن کی شکل میں ہو۔ ان تمام نشوں سے انسانی صحت بہت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اور اس کا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اس لعنت میں خواتین کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

☆ صحت کا تیسرا اہم دشمن پینے کا ناقص اور گندہ پانی ہے۔ پہلے یہ مسئلہ صرف دیہاتوں تک محدود تھا۔ مگر اب اس نے بڑے بڑے شہروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ سرکاری نلکوں سے گندہ اور زنگ آلودہ پانی نکلتا ہے جس کو پی کر ہزاروں کی تعداد میں لوگ بیمار اور مہلک امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔

☆ انسانی صحت کا ایک اور بڑا دشمن ہوٹلوں کا کھانا ہے۔ جو افراد شوقیہ یا مجبوری کے تحت باقاعدہ ہوٹلوں کا کھانا کھاتے ہیں وہ آپ کو اکثر بیمار نظر آئیں گے۔ کیونکہ ہوٹلوں میں صفائی اور پکائی کے ناقص انتظام کی وجہ سے کافی قسم کے جراثیم صحت مند انسانوں میں داخل ہو کر انہیں بیمار کر رہے ہیں۔ اس لیے حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے کہ کھانا زیادہ تر گھر میں کھایا جائے۔

☆ ورزش کا نہ کرنا بھی صحت کے منافی عناصر میں شامل ہے۔  
رات کو دیر تک جاگنا اور صبح کو دیر تک سونا بھی صحت پر بڑے  
برے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اسی کا ہلی اور سستی کی وجہ سے  
کئی امراض جنم لیتے ہیں۔

☆ بری صحت کا ایک سبب قبض بھی ہے۔ قبض جس کو اُم  
الامراض بھی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے کئی دوسرے  
اندرونی امراض جنم لیتے ہیں۔

☆ وقت بے وقت کا کھانا بھی صحت پر بڑے اثرات مرتب کرتا  
ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ کھانا یا بہت کم مقدار  
میں کھانا بھی صحت کو متاثر کرتا ہے۔

☆ مرغن غذاؤں کا بکثرت استعمال اور بہت زیادہ گوشت کا  
استعمال بھی صحت مند زندگی کا بڑا دشمن ہے۔

☆ چائے کا بکثرت پینا اور چائے کی پتی کا زیادہ استعمال بھی  
نقصان دہ ہے۔

☆ بلا وجہ دھوپ میں بیٹھنا یا دھوپ میں سفر کرنا بھی انسانی  
صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔

☆ گھی کا بکثرت استعمال بھی انسانی صحت پر منفی اثرات  
مرتب کر رہا ہے۔



☆ ہر وقت فکر و غم میں مبتلا رہنا بھی انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔

☆ ہر وقت میلے کپڑوں میں رہنا اور کپڑوں اور جسم کی صفائی نہ کرنا خاص طور پر پوشیدہ اعضا کی صفائی نہ کرنا بھی صحت پر بُرے اثرات چھوڑتا ہے۔

☆ دانتوں کی عدم صفائی اور کھانے کے بعد خلال نہ کرنے سے بھی بیماریوں کے جراثیم انسانی جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں اور کئی بیرونی و اندرونی امراض کا موجب بن کر صحت پر منفی اثرات چھوڑتے ہیں۔

☆ ضرورت سے زیادہ جنسی رغبتی بھی صحت کی دشمن ہے۔ جنسی رغبتی کی زیادتی کی وجہ سے بھی کئی امراض جنم لیتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ صحت کی بڑی دشمن مشمت زنی ہے جو کہ غیر فطری طریقہ سے جنسی تسکین کا ذریعہ بن چکی ہے۔ اس سے بھی صحت پر بڑے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆ موٹاپا بھی انسانی صحت کا بہت بڑا دشمن ہے۔

☆ ایسا پیشہ اختیار کرنا جو کہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو۔

یہ اپنی صحت پر خود ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

☆ منفی سوچ بھی انسانی صحت کی بہت بڑی دشمن ہے۔

☆ ناک کے ذریعہ سانس لینے کی بجائے منہ سے سانس لینا کئی  
امراض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے بیماریوں کے  
جراثیم اندر منتقل ہو جاتے ہیں۔

☆ میدے سے بنی اشیاء اور میدے کا زیادہ استعمال بھی صحت  
کے لیے نقصان دہ ہے۔

☆ کمزور قوت ارادی بھی انسانی صحت کی بہت بڑی دشمن  
ہے۔

☆ ماحول بھی انسانی صحت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ گندہ ماحول اور  
آلودگی والی جگہ بھی انسانی صحت کی بہت بڑی دشمن ہے۔

☆ پھلوں کو بغیر دھوئے ہوئے استعمال کرنا بھی انسانی صحت  
کے لیے نقصان دہ ہے۔

☆ بلاوجہ ادویات کا استعمال بھی انسانی صحت کا دشمن ہے۔

☆ مذہب سے دوری اور شک و شبہات بھی انسانی صحت پر منفی  
اثرات مرتب کرتے ہیں۔

☆ آلودگی بھی انسانی صحت کی دشمن ہے۔ خاص طور پر گاڑیوں  
سے نکلنے والا زہریلا دھواں انسانی جسم پر برے اثرات  
مرتب کر رہا ہے۔

☆ پھلوں کا کم استعمال کرنا بھی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔

اس لیے لازم ہے کہ جب کسی موسم کا پھل شروع ہو تو اسے ضرور کھایا جائے۔

☆ براںکر مرغی کا گوشت بھی انسانی صحت کا بہت بڑا دشمن ہے۔

☆ ہم بستری کرنے کے بعد فوراً پیشاب کرنا چاہیے۔ ایسا نہ

کرنے سے کئی امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

☆ کئی افراد کو مٹی کھانے کی عادت ہوتی ہے۔ مٹی کھانا انسانی

صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اور کئی امراض کا موجب

بھی ہے۔

☆ زیادہ دیر تک بیت الخلا میں بیٹھنا بھی انسانی صحت کا دشمن

ہے۔

مندرجہ بالا عناصر ایسے ہیں۔ جن کا ہم سب کو تقریباً روزانہ

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ایسے عناصر سے لازماً بچا

جائے جو کہ انسانی صحت کے دشمن ہوں اور ان سے پرہیز کر کے ہی

انسان اچھی زندگی گزار سکتا ہے۔ بصورت دیگر کئی امراض انسانی جسم

کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔



## ✽ طب آل محمدؐ اور صحت کے منافی عناصر ✽

معصومین علیہ السلام نے صحت کے منافی عناصر کے متعلق بھی بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ ان عناصر میں پھلوں اور سبزیوں کا غلط استعمال، ماحولیاتی رہن سہن اور کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق ارشادات ہیں۔ جن میں کچھ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ ”جب پانی پینے کی خواہش ہو تو ایک دم پانی کا نگلنا درجہ حرارت کا باعث ہوتا ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے کہ ”مچھلی کھا کر ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے فالج پیدا ہوتا ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ ”سیاہ جوتا نہ پہنو۔ یہ بینائی کو ضعیف کرتا ہے۔ اور قوتِ باہ کو سُست کرتا ہے۔ اور رنج و غم زیادہ ہوتا ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”جس شہد کے سونگھنے سے گرمی معلوم ہو وہ از قسم زہر ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”ایسا گوشت جسے نمک لگا کر سکھایا گیا ہو کھانے سے  
 چھپ اور کھجلی پیدا ہوتی ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”جب کسی کو آنکھوں کے مرض کی شکایت ہو تو مچھلی کھانے  
 سے نقصان ہوتا ہے۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”حائضہ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے اولاد میں  
 جذام پیدا ہوتا ہے۔“

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”کر مک کھانے سے منی خراب ہو جاتی ہے۔ اور منہ میں  
 بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اور زانوسٹ ہو جاتے ہیں۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ  
 ”زیادہ انڈے کھانے سے منہ پر چھائیاں پڑ جاتی ہیں۔“  
 امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا علیہ السلام کا ارشاد  
 پاک ہے کہ

”آفتاب کی طرف منہ کر کے بیٹھنے سے بہت سی اندرونی  
 بیماریاں جنم لیتی ہیں“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”بدن کے بالوں کا بڑھ جانا قاطع منیٰ ہے۔ یعنی اولاد پیدا  
 نہیں ہوتی۔ ہڈیوں کے جوڑ کمزور ہو جاتے ہیں اور کمزوری و جذام  
 پیدا ہو جاتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”حمام میں کروٹ کے بل لیٹنے سے گردوں کی چربی پگھل  
 جاتی ہے۔ حمام میں کنگھا کرنے سے بال گر جاتے ہیں۔ مسواک  
 کرنے سے دانت گر جاتے ہیں۔ مٹی سے سر دھونے سے چہرہ بے  
 رونق ہو جاتا ہے۔ اور تلووں پر ٹھیکری یا اینٹ ملنے سے جذام پیدا ہو  
 جاتا ہے۔“

حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”حمام میں پیشاب کرنے سے افلاس و پریشانی ہوتی ہے۔“  
 حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے  
 ہو کر کنگھا مت کرو۔ اس سے دل ضعیف ہوتا ہے۔ اور بدن کی جلد  
 موٹی ہو جاتی ہے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمانِ پاک ہے کہ  
 ”ناخن کتروانے کا حکم اس سبب سے ہے کہ جب ناخن  
 بڑھ جاتے ہیں تو نسیان کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ  
 ”انار کے درخت، پھول دار درخت اور نئے درخت ان  
 تینوں کی لکڑیوں سے خلال مت کرو۔ اس سے بالخورہ کا مادہ پیدا  
 ہوتا ہے۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”جو کچھ خلال کے ذریعے نکلے اس کو نہ کھاؤ۔ اس سے  
 اندرونی زخم پیدا ہوتے ہیں۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”مٹی کھانے سے کئی قسم کے درد پیدا ہوتے ہیں۔ اور خارش  
 اور بواسیر ہوتی ہے۔“

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”نیم برشت انڈے کھانے سے نفخ شکم اور دمہ ہوتا ہے۔“  
 حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”گرمی میں اخروٹ کی گرمی کھانے سے اندرونی حرارت  
 بڑھ جاتی ہے اور پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”زیادہ انجیر کھانے سے جسم میں جوئیں پڑ جاتی ہیں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

”خربوزہ چھری سے کاٹ کر نہیں کھانا چاہیے۔“  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو۔ اس سے عقل  
 جاتی رہتی ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 ”جو اونٹ آدمی کا فضلہ کھانے لگے تو نہ اس کا گوشت کھاؤ  
 اور نہ ہی اس کا دودھ پیو۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 ”ہفتہ کے دن چھپنے لگوانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔“  
 حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا فرمان پاک ہے کہ  
 ”گرم یا میٹھی چیزوں کے بعد ٹھنڈا پانی پینے کی عادت سے  
 دانت جلدی جاتے رہتے ہیں۔“

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ  
 ”رات کے وقت ترنج کھانے سے آنکھیں الٹ جاتی  
 ہیں۔ بھینگا پن ہو جاتا ہے۔“

محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فرامین کی روشنی میں کچھ صحت کے منافی  
 عناصر کے متعلق تحریر کیا۔ اگر ان منافی عناصر سے بچا جائے تو صحت  
 مند زندگی کے حصول میں نہایت آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔



## ✽ اتفاقی حادثات اور ابتدائی طبی امداد ✽

اب میں کتاب کے آخر میں اپنے پڑھنے والوں کو ان اتفاقی حادثات کے متعلق بتلانا چاہتا ہوں جو کہ ہماری روزمرہ زندگی میں انتہائی احتیاط کے باوجود بھی رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان اتفاقی حادثات میں شہروں میں رہائش پذیر اور دیہاتوں کے رہائشی افراد دونوں برابر متاثر ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ کسی بھی طبیب تک پہنچنے سے پہلے ان اتفاقی حادثات میں کیسے کیا حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ کہ جس سے زخمی کی زندگی محفوظ رہ سکے۔

بعض علاقوں میں اکثر ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ وہاں ابتدائی سہولیات موجود نہیں ہیں۔ اور زخمی یا متاثرہ شخص کو کسی طبیب تک پہنچانے میں زیادہ دیر لگ گئی جس سے زخمی یا متاثرہ شخص اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اگر ایسی صورت حال میں کوئی بھی ابتدائی طبی امداد سے واقفیت رکھنے والا شخص اس زخمی یا متاثرہ شخص کی مدد کرے تو اس زخمی شخص کی جان بچائی جاسکتی ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ

”جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے ساری

انسانیت کی جان بچائی۔“

اس لیے ضروری ہے کہ ہر شخص کو ابتدائی طبی امداد سے کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور ہو۔ تاکہ اگر کوئی حادثہ رونما ہو جائے تو وہ ابتدائی طور پر اس کی مرہم پٹی کر سکے۔ مرہم پٹی کے لیے ایسے شخص کے پاس ابتدائی طبی امداد کا سامان ہونا ضروری ہے۔ اس سامان میں روئی، قینچی، سپرٹ، صابن، چمٹی، ٹارچ، بکسوائے، چپکنے والی ٹیپ، ٹنگر، مختلف سائزوں کی تگونی و چپٹی پٹیاں، سنگجرات وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق اس سامان کا ہر گھر میں ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

بعض کم عقل لوگ افراد ایسے بھی ہیں کہ اگر کوئی ابتدائی طبی امداد دینے والا شخص مل گیا اور اس نے حادثے کے متاثرہ شخص یا زخمی کی مرہم پٹی کر دی تو اس زخمی شخص نے باقاعدہ طبی امداد کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ اور بعض اوقات ایسی صورت حال بعد میں بھیانک نتائج سامنے لاتی ہے۔ کیونکہ اگر ابتدائی طبی امداد ہی سب کچھ ہوتی تو پھر طبیوں، ڈاکٹروں، ہسپتالوں کی ضرورت پیش نہ آتی۔ ابتدائی طبی امداد کا فقط اتنا مقصد ہوتا ہے کہ زخمی یا حادثے سے متاثرہ شخص کو کسی طبیب، ڈاکٹر، ہسپتال تک محفوظ طریقے سے پہنچا دیا جائے۔ تاکہ مناسب اور صحیح طریقہ سے اس کا علاج ہو سکے۔

اور اگر خدا نخواستہ کوئی بڑا حادثہ رونما ہو جائے تو ایسے مریض کو سب سے پہلے طبی امداد دینی چاہیے کہ جس کا خون بہت تیزی سے بہ رہا ہو، یا جو مریض بے ہوشی کی حالت میں ہو اور ایسے زخمی افراد جن کے بدن سے خون کا اخراج نہ ہو رہا ہو بلکہ خون جم کر جگہ نیلی ہو گئی ہو، اور ایسے افراد جن کے دماغ پر چوٹ لگی ہو تو ایسے مریض کو ابتدائی طبی امداد دینے کی بجائے فوراً ہسپتال لے جانا چاہیے۔

اب میں اپنے پڑھنے والوں کے لیے عام رونما ہونے والے حادثات کی مختصر تفصیل اور ان کی ابتدائی طبی امداد کے متعلق تحریر کر رہا ہوں۔ تاکہ اگر خدا نخواستہ کوئی حادثہ رونما ہو جائے تو اس تحریر سے رہنمائی حاصل کی جاسکے۔ اور اس کارِ خیر میں مجھ ناچیز کا حصہ بھی پڑ جائے۔



# روزمرہ زندگی میں رونما ہونے والے حادثات کی تفصیل

۱۔ حلق میں کسی چیز کا پھنسنا

۲۔ بجلی کا جھٹکا لگنا

۳۔ کوئی بھی زہریلی چیز کھانا

۴۔ آنکھ میں کسی چیز کا پڑنا

۵۔ نکسیر کا پھوٹنا

۶۔ ہڈی کا ٹوٹ جانا

۷۔ جریان خون

۸۔ جل جانا

۹۔ بیہوشی

۱۰۔ زہریلی اشیاء کا کاٹنا

۱۱۔ پانی میں ڈوبنا

۱۲۔ موج آنا

۱۳۔ دُورہ پڑنا

۱۴۔ لو لگنا۔

## حلق میں کسی چیز کا پھنسنا

حلق میں کسی شے کے پھسنے کا حادثہ زیادہ تر جوائنٹ فیملی میں دیکھا گیا ہے۔ یا ایسے گھرانے جن میں بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ بچے ضد کر کے پیسے ماں باپ بہن بھائی یا کسی بڑے سے لے لیتے ہیں اور ان سکوں یا پیسوں کو منہ میں ڈال لیتے ہیں یا بچے بعض اوقات کوئی اور چھوٹی موٹی چیز منہ میں ڈال لیتے ہیں اور وہ چیز نگلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے وہ چیز حلق میں پھنس جاتی ہے اگر ایسی صورت حال کا سامنا ہو جائے تو بچے کو الٹا لٹا کر کمر پر زور زور سے تھپڑ ماریں۔ اکثر ایسا عمل سرانجام دینے سے حلق میں پھنسی ہوئی چیز نکل آتی ہے۔ دوسری صورت میں بچے کو قے کروائی جائے اس کے لیے کوئی نرم چیز مثلاً پروغیرہ منہ کھول کر حلق میں پھیریں ایسا کرنے سے بھی قے آ جاتی ہے۔ اور اگر معلوم ہو جائے کہ حلق میں پھنسنے والی چیز چھوٹی ہے اور یہ چھننے والی نہیں ہے تو اس کو کوئی سی بھی نرم غذا دے کر نگلوا لینا چاہیے۔ تاکہ فضلہ کے ساتھ اسکا

اخراج بھی ہو جائے۔

بعض افراد مچھلی شوق سے کھاتے ہیں۔ مچھلیاں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ بعض ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں کانٹا نہیں ہوتا ہے لیکن اکثر مچھلیاں کانٹے والی ہوتی ہیں۔ مچھلیوں میں کانٹوں کی تعداد چھوٹی مچھلیوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اگر مچھلی کھاتے ہوئے کانٹا حلق میں پھنس جائے تو خشک روٹی کے نوالے کھائے جائیں۔ اگر ایسا کرنے سے بھی کانٹا نہ نکلے تو دوسری تدبیر یہ ہے کہ کیلے کھائے جائیں۔ کیلے کھانے سے کانٹا اندر جا کر براز کی شکل میں مقعد سے نکل جاتا ہے۔



شیعہ ملٹی میڈیا

## بجلی کا جھٹکا لگنا ❀

ایسے گھرانے جن میں بجلی استعمال کی جاتی ہے وہاں پر کبھی کبھار کرنٹ لگنے کا حادثہ بھی رونما ہو جاتا ہے۔ ان حادثات میں برسات کے موسم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر جگہ ہر چیز میں نمی داخل ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے الیکٹرونک اشیاء کو چھونے سے بعض اوقات بجلی کا جھٹکا لگ جاتا ہے۔ اور یہ حادثہ بعض اوقات لاپرواہی کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ نہا کر نکلتے ہی یا ہاتھ پاؤں دھو کر گیلی حالت میں بجلی کے بٹنوں کو چھیڑنے سے بھی یہ حادثہ رونما ہوتے دیکھا گیا ہے۔ جب یہ وقوعہ رونما ہو تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ گھر میں موجود دوسرے افراد اپنے ہوش و حواس قائم رکھیں۔ اور گھر کی بجلی کا مین سوئچ آف کر دیں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو متاثرہ شخص کو بجلی کی تار سے علیحدہ کریں۔ ایسا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ جو شخص متاثرہ بندے کو بجلی کی تار سے علیحدہ کرے وہ کوئی ایسی چیز استعمال کرے جس میں سے برقی رونہ گزر سکتی ہو۔ اس مقصد کے لیے لکڑی کا ٹکڑا استعمال کیا جائے۔ جس پر کھڑے ہو کر متاثرہ شخص کو تار سے علیحدہ کیا جائے۔ اور کوشش کرنی چاہیے کہ اس کے ساتھ ربڑ کے دستانے وغیرہ بھی استعمال کیے جائیں۔ اس کا دوسرا طریقہ یہ

ہے کہ کسی لکڑی کے ٹکڑے پہ کھڑے ہو کر خشک رسی کا پھندا وغیرہ بنا کر متاثرہ شخص کے گلے کی طرف پھینکا جائے۔ اور پھر جھٹکے کے ساتھ کھینچ کر اسے تاروں سے علیحدہ کیا جائے مگر یہ کام سرانجام دینے والا اپنے حوش و ہوش قائم رکھے۔ کہیں بے احتیاطی میں اس کا پاؤں لکڑی کے ٹکڑے سے نہ اتر جائے۔ یا جذبات میں آ کر متاثرہ بندے کو ہاتھ نہ لگا دے۔ ورنہ نتائج متضاد ہو جاتے ہیں۔

متاثرہ شخص کو تاروں سے الگ کرنے کے بعد ضروری ہے کہ اس کو تازہ ہوا باہم میسر کی جائے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ متاثرہ شخص کو گرمی زیادہ سے زیادہ پہنچائی جائے اس مقصد کے لیے گرم شال یا کمبل وغیرہ استعمال کیا جائے۔ اور اگر متاثرہ بندے کے ہوش و حواس درست ہیں تو اس کو چائے یا قہوہ وغیرہ پلایا جائے۔ اس کا دوسرا ابتدائی علاج یہ ہے کہ زمین میں گڑھا کھود کر متاثرہ حصہ کو اس میں رکھ کر اوپر سے دوسرا بندہ مٹی ڈال دے اور مٹی کو دبا دے۔ یہ عمل کچھ دیر تک کرنا چاہیے۔ اس سے بجلی سے متاثرہ شخص بڑا سکون محسوس کرتا ہے اور اگر حادثہ شدید قسم کا ہو تو مریض کو ہوش میں لانے کی کوشش کریں اور اس کے ہاتھ اور پاؤں کو مل کر گرمی پہنچائیں۔ اور اگر خون کا اخراج جسم کے کسی بھی حصہ سے ہو رہا ہو تو اس پر سنگجراحت کا سفوف پھینک دیں۔ خون تھوڑی ہی دیر میں رک جائے گا۔



## کوئی بھی زہریلی چیز کھانا ❀

سب سے پہلے میں اپنے پڑھنے والوں کو بتلانا چاہتا ہوں کہ زہر کیا ہے۔ وہ چیز جس کی نہایت خفیف مقدار بھی جسم انسانی میں داخل ہو جائے تو اس سے انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ شے خواہ کسی بھی شکل میں ہو جان بوجھ کر کھائی جائے یا لا پرواہی کی وجہ سے انسان کھائے۔ کیونکہ مشاہدے میں آیا ہے کہ اکثر خواتین رات کو کھانے کے بعد باقی بچ جانے والے سالن یا دوسری خوردونوش اشیاء کو لا پرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچھی طرح محفوظ کر کے نہیں رکھتیں۔ اور ان پر اکثر چھپکلی وغیرہ پھر جاتی ہے۔ اور اگر کوئی مائع حالت میں شے ہو مثلاً چائے یا شربت وغیرہ تو اگر اس میں چھپکلی گر جائے تو پھر باہر نہیں نکل سکتی۔ اور مرنے کے بعد چائے یا شربت کی تہہ میں بیٹھ جاتی ہے اور جب کوئی مرد یا عورت اسے پیتا ہے اور پینے کے بعد اس کی نظر اس مردہ چھپکلی پر پڑتی ہے تو یک دم اس کی طبیعت خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت حال میں بے حد ضروری ہے کہ متاثرہ بندے کو فوراً قے کروائیں۔ اس کے حلق میں انگلیاں ماریں یا پانی میں نمک گھول کر زیادہ سے زیادہ مقدار میں

پلائیں۔ تاکہ زہر کا اثر کم ہو جائے اور فوراً کسی طبیب یا ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

اس کے علاوہ زہر عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں۔ جن میں خواب آور زہر یعنی نیند لانے والے زہر، گلا دینے والے زہر یا جلانے والے زہر اور سوزش پیدا کرنے والے زہر شامل ہیں۔ خواب آور زہر وہ ہوتے ہیں کہ جن کو اگر جان بوجھ کر کھا لیا جائے یا کوئی دھوکے سے کھلا دے تو کھانے کے کچھ دیر بعد نیند کا غلبہ ہونے لگتا ہے۔ ان میں ایفون، بھنگ، چرس وغیرہ یا ان کے مرکبات شامل ہیں۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ مریض احمقانہ باتیں کرنے لگتا ہے۔ سانس رکنا شروع ہو جاتا ہے۔ نبض غائب ہونے لگتی ہے۔ بعض مریض ایسا محسوس کرتے ہیں کہ ان کے منہ کا سائز چھوٹا ہو گیا ہے۔ یا ان کا کوئی اعضا جسم سے علیحدہ ہو رہا ہے۔ اگر ایسی صورت حال پیش آجائے تو مریض کو ہرگز سونے نہیں دینا چاہیے۔ اس کے حلق میں انگلی مار کر کرتے کروائیں اور نمک ملا پانی پلائیں۔ اور مریض کو لازماً گرم رکھنے کی کوشش کریں اور کوئی گرم شال یا کمبل وغیرہ اوڑھ دیں۔ مریض کو تیز پتی کی چائے پلائیں۔ مگر چائے سے پہلے ضروری ہے کہ تے کروائیں اس مقصد کے لیے لیموں کا عرق پلائیں یا لیموں چٹائیں۔ اس سے بھی کافی فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اگر دیکھیں کہ

مریض کو سانس رک رک کر آرہی ہے تو اس کو مصنوعی طریقہ سے سانس دلانا چاہیے اور کسی اچھے طبیب سے رجوع کرنا چاہیے۔

دوسرے قسم کے تیزاب یعنی جلایا گلا دینے والے زہروں میں تیزاب آتے ہیں۔ جن میں نمک کا تیزاب، شورے کا تیزاب گندھک کا تیزاب وغیرہ شامل ہے۔ اگر کوئی بندہ یہ تیزاب پی لے تو اس کے منہ پر داغ پڑنے شروع ہو جاتے ہیں اور اندرونی جانب سے منہ سفیدی مائل ہو جاتا ہے اور چند لمحوں بعد ہی تیزاب پینے والے کے منہ گلے اور سینہ میں جلن شروع ہو جاتی ہے۔ اور اگر ان تیزابوں میں سے کسی ایک کی بھی زیادہ مقدار پی لی جائے تو خون کی قے بھی آ جاتی ہے جس سے صورتِ حال نازک ہو جاتی ہے۔ اب اس زہر کی ابتدائی طبی امداد میں اطباء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ اطباء کا خیال ہے کہ اگر کوئی تیزاب پی لیا جائے تو مریض کو قے نہیں کروانی چاہیے کیونکہ تیزاب جس طرح سینے میں جلن ڈالتا ہوا گیا ہے ویسے ہی واپس آئے گا جس سے متاثرہ شخص کو تکلیف ہوگی۔ اس لیے اسے چونے کو پانی میں گھول کر یا لیموں کو پانی میں گھول کر پلانا چاہیے۔ جبکہ زیادہ تر اطباء کا خیال ہے کہ ایسے بندے کو فوراً قے کروانی چاہیے۔ میرے نزدیک وہ اطباء جو کہ قے کروانے کا کہتے ہیں درست ہے۔

اس کے لیے مریض کو نمک پانی میں زیادہ سے زیادہ گھول کر پلانا چاہیے، یا حلق میں کوئی دھاگہ وغیرہ پھیر کر تے کروانی چاہیے۔ اور کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس فوراً لے جانا چاہیے۔ کیونکہ اگر تے نہ کروائی جائے تو تیزاب معدے سے آگے نکل کر دوسرے اعضا کو بھی گلا دے گا۔

سوزش پیدا کرنے والے زہروں میں سیسہ، تانبا، سنکھیا اور پارہ اور اس کے مرکبات شامل ہیں۔ اگر ان زہروں میں سے کسی کی زیادہ مقدار کھالی جائے تو یہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے سینے میں جلن شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پسلیوں کے نیچے عین وسط میں آگ لگ گئی ہو۔ ایسے مریض کو فوراً تے کروائیں۔ تے کے لیے تحریر شدہ طریقے یعنی حلق میں انگلی مارنا یا نمک ملا پانی کثیر مقدار میں پلانا چاہیے۔ اور اس کے فوراً بعد متاثرہ شخص کو کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہیے۔



## ✽ آنکھ میں کسی چیز کا پڑ جانا ✽

آنکھ میں بعض اوقات مختلف قسم کی چیزیں پڑ جاتی ہیں۔ ان میں کونلے کے باریک ذرات، لکڑی کے باریک ذرات، ریت، کیڑے یا کوئی پتنگا اور لوہے کے باریک ذرات شامل ہیں۔ اگر یہ ذرات آنکھ کی سطح کے ساتھ رہیں تو اس کے آنکھ میں پڑنے سے جو آنسو نکلتے ہیں اس کے ساتھ یہ باہر نکل جاتے ہیں۔ اگر یہ ذرات ساتھ چپک جائیں اور آنکھ کے پوٹے پر بیٹھ جائیں اور ان کو باہر نہ نکالا جائے تو یہ نقصان پہنچاتے ہیں۔

اس کی علامت یہ ہے کہ متاثرہ آنکھ میں فوراً جلن کے ساتھ آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اور چند ہی لمحوں میں آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ آنکھ میں باقاعدہ کسی چیز کے رک جانے کا احساس ہوتا ہے۔ اور مریض اپنی آنکھ دبا کر رکھتا ہے کیونکہ اگر وہ نہ دبائے تو روشنی سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کو نکالنے کی پہلی تدبیر یہ ہے کہ آنکھ میں پانی کے چھینٹے مارو۔ ایسا کرنے سے عموماً پھنسا ہوا ذرہ نکل آتا ہے۔ اور اگر پھر بھی نہ نکلے تو کسی رومال یا ٹشو پیپر کے کنارے سے اس کو آنکھ

سے نکال دیں۔ اور اگر کوئی لوہے کا باریک ذرہ پھنس گیا ہو تو اس کے نکالنے کے لیے احتیاط کریں اور آنکھ کو زیادہ نہ ملیں۔ اس ذرے کو نکالنے کے لیے مقناطیس کا سہارا بھی لیا جاسکتا ہے۔ اور اگر کسی بچے کی آنکھ میں شیشے کا ذرہ چلا جائے تو اس کو نکالنے کے لیے بھی بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ضمن میں بغیر ملے صرف ٹشو پیپر کا استعمال بہتر رہتا ہے۔ اگر کسی ذرے کی وجہ سے آنکھ میں زخم ہو جائے اور زخم معمولی ہو تو سرد پٹیاں آنکھوں پر کریں اس کے ساتھ کپڑے میں برف رکھ کر بھی آنکھ پر لگائی جاسکتی ہے۔ اور اگر زخم زیادہ ہو گیا ہے تو فوراً کسی طبیب یا ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔



شیعہ ملٹی میڈیا

## نکسیر کا پھوٹنا ❁

اگر کسی شخص کی نکسیر پھوٹ جائے تو ایسے شخص کو اس پوزیشن میں بٹھانا چاہئے کہ اس کا سر پیچھے کی جانب ہو اور ناک کا رخ اوپر کی طرف ہو جائے۔ اگر خون کافی مقدار میں بہہ رہا ہو تو ضروری ہے کہ ایسے شخص کے دونوں نتھنوں میں کوئی روئی کا ٹکڑا رکھ دیا جائے۔ تاکہ خون کی زیادہ مقدار ضائع نہ ہو اور مریض کے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالتے جائیں۔

اس مقصد کے لیے برف کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔ برف کو کسی کپڑے میں لپیٹ کر ناک پر رکھ کر ٹھنڈک پہنچائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ برف کے ٹکڑے کو متاثرہ شخص کی گدی اور دونوں رخساروں پر بھی پھیریں کیونکہ چہرے اور گدی میں انسانی منہ کے خون کے پریشر پوائنٹ ہوتے ہیں۔ اور جب ان پریشر پوائنٹ پر ٹھنڈک پہنچتی ہے تو خون تھوڑی دیر کے بعد بند ہو جاتا ہے۔ نکسیر کی تکلیف زیادہ تر گرمیوں کے

موسم میں ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو تیز بخار ہو جائے اور زیادہ کھانسی آئے تب بھی نکسیر جاری ہو جاتی ہے۔ خون کی جسم میں زیادتی یا دماغ میں زیادتی خون میں بھی نکسیر کو جاری کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ اگر کم مقدار میں خون کا اخراج ہو تو بند ہونے پر علاج کی ضرورت پیش نہیں آتی ہے۔ اور اگر زیادہ خون جاری ہو جائے تو لازماً کسی اچھے طبیب یا ڈاکٹر سے رجوع کر کے اس کا علاج کروانا چاہیے، کیونکہ خون کی کثیر مقدار خارج ہونا نقصان دہ ہوتا ہے۔



شیعہ ملٹی میڈیا



## ہڈی کا ٹوٹ جانا ❁

ہڈی کا ٹوٹ جانا بھی اچانک رونما ہو جانے والے حادثات میں شامل ہے۔ یہ حادثہ مختلف وجوہات کی بنا پر پیش آ سکتا ہے۔ مثلاً کسی اونچے مقام سے گر جانا، سائیکل چلاتے ہوئے گرنا، گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہونا، کیچڑ وغیرہ سے پھسل کر گر جانا وغیرہ شامل ہیں۔ ہڈی کے ٹوٹ جانے کا زیادہ تر حادثہ بچوں کی نسبت بڑوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑوں کی ہڈیوں میں لچک کم ہوتی ہے۔ اور بچوں کی ہڈیوں میں لچک زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے وہ زیادہ تر ٹوٹنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ جتنی زیادہ عمر کا شخص ہوگا اتنی ہی جلدی چوٹ لگنے پر اس کی ہڈی ٹوٹے گی۔ اس لیے بڑی عمر کے افراد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایسے کام نہ کریں کہ جن سے گرنے کا خطرہ یا چوٹ کا خطرہ ہو۔ بڑی عمر کے افراد کی ہڈی جڑنے میں وقت بھی زیادہ لیتی ہے۔ اگر کسی مقام کی ہڈی ٹوٹنے پر اپنے آس پاس کی ہڈیوں کو نقصان نہ پہنچائے۔ یعنی ان ہڈیوں کے اندر نہ گھسے تو یہ سادہ فریکچر کہلاتا ہے۔ اور اگر ہڈی ٹوٹ کر ارد گرد کی ہڈیوں میں گھس جائے تو یہ کمپاؤنڈ فریکچر کہلاتا ہے۔

ہڈی کے ٹوٹنے کی علامت یہ ہے کہ جس جگہ سے ہڈی ٹوٹی ہو وہاں پر ابھار واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ ہڈی کے ٹوٹنے کے مقام پر شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔ اور وہ ناقابلِ حرکت ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تو ہڈی ٹوٹ کر گوشت سے باہر آ جاتی ہے۔ اور اگر معمولی فریکچر ہو تو ہڈیوں کے رگڑ کی بھی آواز سنائی دیتی ہے۔ اگر کسی مقام کی ہڈی ٹوٹ جائے تو ابتدائی طبی امداد میں حاضر دماغی سے کام لینا چاہیے اور ٹوٹے ہوئے مقام کو زیادہ ہلانا نہیں چاہیے۔ کیونکہ اس سے دو نقصانوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پہلا تو یہ کہ مریض کو سخت قسم کا درد ہوتا ہے۔ اور دوسرا کہ ہڈی ہلانے سے غلط مقام کی طرف بھی چلی جاتی ہے۔ اگر ہڈی بازو کی ٹوٹی ہے تو ایک لکڑی کا لمبا ٹکڑا جسے کھچی بھی کہتے ہیں ایک بازو کے اگلے جانب اور دوسرا کھپانچ بازو کے اندر کی جانب رکھیں اور ایک پٹی لے کر اوپر اور نیچے باندھ دیں اور اسی طرح اگر ران کی ہڈی ٹوٹ جائے تو ایک کھپانچ یا کوئی بھی لکڑی کا ٹکڑا ٹانگ کے اندر کی جانب رکھیں۔ پھر اس پر کراس کی شکل میں ایک پٹی شروع کے حصے اور دوسری پٹی آخری حصے میں باندھیں۔ اور ایک پٹی گھٹنے کے اوپر باندھیں اور حرکت سے بچائیں۔ اسی طرح اگر پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو مندرجہ بالا طریقہ بھی بہتر رہتا ہے۔ مگر اس میں ایک کھپانچ اوپر اور دوسری کھپانچ

نیچے رکھیں۔ اور اگر جڑے کا جوڑا تر جائے تو اس کے لیے کھپاچ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ ایک چمٹی پٹی کو لے کر تھوڑی سے سر کے اوپر تک لا کر باندھ دیں۔ اور پھر کھینچ کر ماتھے پر گرہ لگا دیں۔ اور اگر ہاتھ کی ہڈی یعنی انگلیوں وغیرہ میں فریکچر ہو جائے تو ایک چوڑی کھپاچ لے کر ہاتھ کے اندر کی جانب رکھیں اور پھر پٹی لے کر دائیں کی پٹی دائیں اور بائیں کی پٹی بائیں طرف سے کر اس کی شکل میں گزاریں اور کلائی کی جگہ پر گرہ لگا دیں۔

کسی بھی جگہ کی اگر ہڈی ٹوٹ جائے تو اس بات کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے کہ ہڈی کو حرکت بالکل نہیں دینی چاہیے۔ اور مریض کو ابتدائی طبی امداد کے فوراً بعد کسی بھی سواری کے ذریعے ہسپتال پہنچانا چاہیے تاکہ اس کا باقاعدہ علاج کیا جاسکے۔ غیر مستند ہڈی جوڑوں کے پاس جانے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ اگر ہڈی صحیح جگہ پر بیٹھا کر پٹی نہ کی گئی تو ہڈی ہمیشہ کے لیے ٹیڑھی رہ جائے گی۔



## ✽ جریان خون ✽

جریان خون سے مراد خون کا جاری ہونا ہے۔ اگر کوئی حادثہ رونما ہو جائے یا چوٹ لگ جائے یا خواتین جو کہ سبزی وغیرہ کاٹ رہی ہیں اور چھری انگلی پر پھر جائے یا سلائی مشینوں پر کام کرنے والے خواتین و حضرات کا کبھی کبھار سوئی کے نیچے انگلی کا آجانا اور سائیکل و موٹر سائیکل، وغیرہ پر ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں بھی جریان خون کا مسئلہ ہو جاتا ہے۔ جریان خون خواہ مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہو یا کسی بھی اور وجہ سے رونما ہو۔ خون کا روکنا اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ کیونکہ خون پر ہی ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ اگر یہ زیادہ بہہ جائے تو اس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ جریان خون دو قسموں کا ہوتا ہے۔ ایک جریان خون وہ ہے جو کہ جس کو ہم اپنی آنکھوں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں اس لیے اس کو ہم بیرونی جریان خون بھی کہتے ہیں۔

اگر خون شریانوں سے نکل رہا ہو تو یہ چمکیلا اور شوخ سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اور یہ خون جھٹکے کے ساتھ نکلتا ہے۔ اگر اس طرح کے خون کا اخراج ہو رہا ہو تو اس پر پٹی کس کر باندھنے سے

یہ رک جاتا ہے۔

اور اگر وریڈی شریانوں سے خون نکل رہا ہو تو اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔ اور یہ آہستہ آہستہ اور مسلسل تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے۔ وریڈوں میں جسم کا گندہ خون ہوتا ہے۔ اس لیے اگر وریڈی خون جاری ہو تو دل کے مخالف جانب کس کرپٹی باندھیں۔ یعنی زخم کے اوپر کی جانب پٹی باندھیں اور اگر خون باریک باریک شاخوں کیپلریز سے نکل رہا ہو تو یہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور یہ رس رس کے نکلتا ہے۔ یہ وہ زخم ہوتا ہے جس کا میں نے جریان خون کے شروع میں ذکر کیا۔ یعنی سوئی کا چبھ جانا، سبزی کا ٹٹنے ہوئے چھری لگنا۔ اگر اس قسم کا زخم آجائے تو زور سے دبانے یا ٹھنڈی برف لگانے سے خون رک جاتا ہے۔ شریانوں یا وریڈوں پر پٹی باندھنے سے پہلے زخم کے اوپر تھوڑا سا سنگجرات ڈال دیں تو خون کے روکنے میں نہایت آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

اندرونی جریان خون کی علامت یہ ہے کہ اگر خون گردے پر چوٹ لگنے کی وجہ سے آرہا ہوگا تو پیشاب کے اخراج کے ساتھ خون کی آمیزش ہوگی۔ اور ساتھ ہی ساتھ کمر میں چھلی جانب شدید درد کا احساس بھی ہوگا۔ اسی طرح اگر مٹانے پر چوٹ لگی ہے تو پیشاب میں خون کی آمیزش تو ہوگی مگر اس کے ساتھ لوٹھڑے وغیرہ بھی آئیں

گے۔ اور اگر چوٹ پھیپھڑوں پر لگے تو اس کی علامت یہ ہے کہ کھانسی اور تھوک کے ساتھ خون کی آمیزش ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ بلغمی مزاج افراد اگر بلغم کا اخراج کریں گے تو وہ بھی خون آلودہ ہوگا۔ یہ کیفیت دوسروں تینوں مزاجوں والوں میں بھی ہوگی مگر بلغمی میں یہ کیفیت زیادہ ہوگی۔ اور اگر معدے کی چوٹ سے خون کا اخراج ہوگا تو فیکے ساتھ خون کی کثیر مقدار بھی آئے گی۔ اور اس میں کھانے کے ذرات بھی شامل ہوں گے۔ ایسا زیادہ تر السر کے مریضوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ جب السر کا زخم پھٹ جاتا ہے تو خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ دماغی چوٹ کی علامت یہ ہے کہ ناک و کان سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور مریض پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا علامات میں سے دماغ پر چوٹ کے علاوہ جتنے بھی اندرونی جریان خون ہیں ان کی ابتدائی طبی امداد یہ ہے کہ انہیں شہد کے چمچے میں تھوڑا سا سنگجرات پیس کر ملا کر کھلائیں۔ اور گھنٹے بعد دوبارہ یہی عمل دوہرائیں اور کسی اچھے طبیب و ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔ دماغ پر چوٹ والے کے لیے ضروری ہے کہ اسے فوراً کسی نزدیکی ہسپتال میں لے جائیں اور دیر نہ کریں ورنہ بیہوشی کی وجہ سے جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

## ✽ جل جانا ✽

جل جانے کے واقعات عموماً روزمرہ گھریلو زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں۔ مثلاً چولہے کی آگ سے ہاتھ کا جلنا، ابلتے ہوئے دودھ سے جلنا، گرم کھولتے ہوئے پانی سے جلنا، کپڑوں کو آگ لگنے سے جلنا، گرم کیے ہوئے تیل سے جلنا، کسی گرم برتن کے چھونے سے جلنا وغیرہ شامل ہیں۔ بعض واقعات ایسے بھی ہیں کہ جن میں کسی پر تیل ڈال کر جلا دیا جاتا ہے یا کسی کے چہرے پر تیزاب ڈال دیا جاتا ہے اور کچھ جان بوجھ کر بھی اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں۔ یہ مختلف قسم کی نوعتیں ہیں۔ جن سے انسان جل جاتا ہے۔ زیادہ تر جلنے کی چار قسمیں ہیں۔ کہ انسان کے جسم کو آگ نے کتنا نقصان پہنچایا ہے۔ اگر صرف انسانی جلد ہی تھوڑی سی جلے اور جسم پر کوئی آبلہ وغیرہ نہ پڑے تو یہ معمولی جھلسنا کہلاتا ہے۔ اور اگر آگ لگنے سے جسم کے جلنے کے ساتھ ساتھ جسم پر آبلہ وغیرہ بھی پڑ جائے تو یہ پہلی سے زیادہ صورت حال ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات اس سے زیادہ صورت حال خراب ہو جاتی ہے۔ کہ انسان کا گوشت تک جل جاتا ہے۔ اور سب

سے آخری قسم یہ ہے کہ انسانی جسم کی جلد اور گوشت کے ساتھ ساتھ ہڈیاں تک جل جاتی ہیں۔

اگر کسی خاتون کے کپڑوں کو کھانا پکاتے وقت آگ لگ جائے تو اس کو اپنے ہوش و حواس کو قائم رکھنا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے وہ خود یا کوئی دوسرا اس پر کمبل ڈال دے۔ اور اگر کوئی کمبل وغیرہ میسر نہ ہو تو زمین پر رولنگ ہونے کی شکل میں گھومنا شروع کر دے۔ اور بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔ کیونکہ اس سے آگ اور تیزی پکڑتی ہے۔ ایک بات ہمیشہ ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ آگ چاہے زیادہ لگے یا کم متاثرہ شخص پر پانی ہرگز نہیں پھینکنا چاہیے کیونکہ اس سے فوراً جسم پر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ آگ کے بجھنے کے بعد جسم پر تیل لگا کر جسم سے کپڑا علیحدہ کریں مگر کھنچ کر نہیں اتارنا چاہیے۔ اور جلے ہوئے حصے پر برنال یا رال کی بنی ہوئی کریم فوراً لگائیں اور ہسپتال لے جائیں۔ اور اگر کوئی شخص بجلی کے کرنٹ سے جل جائے جو کہ برسات کے موسم میں زیادہ ہوتا ہے تو ایسے شخص کو سب سے پہلے بجلی سے علیحدہ کرنے کی کوشش کریں۔ جس کی تفصیل بجلی سے جلنا میں تحریر ہے۔ اور پھر متاثرہ حصے پر چونے کا پانی کپڑے سے بھگو کر لگائیں یا رال کی کریم یا آلو وغیرہ



پس کر لگائیں جس سے مریض سکون محسوس کرتا ہے۔  
 اور اگر کوئی شخص تیزاب وغیرہ سے جل جائے تو اس کے جسم  
 پر سوڈا ابائی کارب (میٹھا سوڈا) جو کہ عموماً ہر گھر میں ہوتا ہے کو پانی میں  
 ملا کر متاثرہ حصے پر لگائیں یا چونے کے پانی کو متاثرہ حصے پر لگائیں۔  
 غرض یہ کہ انسان جس طرح سے بھیجلیسب سے پہلے اس کی  
 آگ بجھائیں۔ پھر جسم پر چپکے کپڑوں کو علیحدہ کریں۔ اگر جسم پر  
 آبلے پڑ جائیں تو ان پر گیری کا تیل لگائیں۔ اور متاثرہ حصے پر برنال  
 و رال کریم اور دوسری جلنے سے آرام پہنچانے والی کریمیں لگائیں۔  
 اس ضمن میں جیسا کہ اوپر تحریر ہے کہ سوڈا ابائی کارب اور چونے کا پانی  
 بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر متاثرہ شخص بہت زیادہ جل گیا ہو  
 تو ابتدائی طبی امداد کے فوراً بعد کسی ہسپتال میں لے جائیں تاکہ اس کا  
 مناسب طریقے سے علاج ہو سکے۔



## ❁ بے ہوشی ❁

بے ہوشی انسان کی اس کیفیت کو کہتے ہیں جب کسی وجہ سے انسانی دماغ اپنا کام چھوڑ دے۔ یہ خواہ کسی صدمہ کی وجہ سے ہو یا خوف، بھوک، کمزوری، خون کی کمی کی وجہ سے ہو۔ سانس کے بند ہو جانے کی وجہ سے ہو، لو لگ جانے کی وجہ سے ہو یا کثرت شراب نوشی اسکا موجب بنے۔ بے ہوشی کی دو نوعتیں ہیں۔ ایک عارضی بے ہوشی اور دوسری مکمل بے ہوشی ہوتی ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر عارضی بے ہوشی والے کی آنکھوں کے پپوٹوں کو چھوئیں تو ان میں حرکت ہوتی ہے۔ بے ہوشی کی وجہ سے متاثرہ شخص کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ اور سر چکرانے لگتا ہے۔ اور ایک دم بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ مریض کا جسم ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اور اسے سرد پسینے آتے ہیں۔ بے ہوشی خواہ مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہو یا کوئی دوسرا لوٹنے کی غرض سے بے ہوشی کی شے کھلائے یا کوئی کپڑا سنگھائے جس سے بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جائے تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ مریض کو تازہ ہوا بہم پہنچائی جائے۔ اور لباس یعنی قمیض وغیرہ کے بٹن

کھول دیئے جائیں اور مریض کو ایسی حالت میں لٹائیں کہ اس کا سارا جسم گردن سے ذرا اونچا ہو اور سر ذرا نیچا رہے۔ اور ابتدائی طبی امداد کے طور پر ایسے شخص کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔ اور اس کے ہاتھ اور پاؤں کو مسلسل ملتے رہیں تاکہ جسم میں خون کی روانگی میں تسلسل قائم رہ سکے۔ بے ہوشی کو دور کرنے کا مندرجہ بالا طریقہ سب سے بہتر اور مہذب ہے۔ اس کے علاوہ جوتا سنگھانے، پیاز سنگھانے سے بھی ہوش دلایا جاسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص سردی سے بے ہوش ہو تو اس کو گرمی پہنچائیں اور آگ وغیرہ سے سیک دیں اور ہوش آنے پر چائے وغیرہ پلائیں اور اگر گرمی کی وجہ سے بے ہوشی ہو تو سب سے پہلے مریض کو سائے میں لے جائیں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں اور ہوش آنے پر ٹھنڈا مشروب یا ٹھنڈا پانی پلائیں۔



## ❁ زہریلی اشیا کا کاٹنا ❁

زہریلی اشیا کے کاٹنے سے یہ مراد ہے کہ وہ جانور کہ جن کے کاٹنے سے دانتوں یا ڈنگ کا زہر انسانی جسم میں سراہیت کر جائے۔ ان زہریلے جانوروں میں پاگل کتا، سانپ، بچھو وغیرہ شامل ہیں۔ بعض حشرات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کا زہر زیادہ خطرناک نہیں ہوتا۔ مگر ان کے کاٹنے سے تکلیف ضرور ہوتی ہے۔ ان میں بھڑ، شہد کی مکھی وغیرہ شامل ہیں۔ ان دونوں کا ڈنگ کاٹی ہوئی جگہ سے سوئی وغیرہ کے ساتھ نکال لیا جاتا ہے۔ اور ان کے کاٹنے سے درد، جلن اور سرخی ظاہر ہوتی ہے۔ اور متاثرہ شخص کے جسم پر دانے وغیرہ بھی نکل آتے ہیں۔ بعض اوقات زہریلے بھڑ کا زہر انسانی کلیپٹن پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اس کی ابتدائی طبی امداد یہ ہے کہ متاثرہ جگہ پر لیموں یا مٹی کا تیل لگائیں۔ سو جن سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ جب ڈنگ لگے تو متاثرہ جگہ پر فوراً لوہا زور زور سے رگڑیں۔

اگر کسی کو سانپ کاٹ لے تو لوگ اس کے زہر سے کم اور خوف سے جلدی مرتے ہیں۔ حالانکہ سانپوں کی ساری قسمیں

زہریلی نہیں ہیں۔ سانپ ساری دنیا میں تقریباً ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ سانپوں کی تقریباً 200 کے قریب قسمیں خطرناک یعنی زہریلی ہیں۔ ویسے تو پوری دنیا میں تین ہزار کے لگ بھگ سانپوں کی اقسام ہیں۔ خدا نخواستہ اگر سانپ کاٹ لے تو فوری علاج کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

سب سے پہلے سانپ جس جگہ پر کاٹے اس کے اوپر دو تین مقام پر کس کر رسی باندھیں۔ اگر رسی نہ ملے تو قمیض پھاڑ کر پٹیاں بنا لیں۔ اور اگر تہمت باندھی تو اس کی پٹیاں بنا کر باندھیں اس ضمن میں کمر بند بھی ایک سہارا ہے۔ یہ تمام اشیاء میں نے اس لیے بتلائی ہیں کہ تاکہ فوری طور پر بند باندھا جاسکے۔ تاکہ زہر جسم میں سراہیت نہ کر جائے۔ باندھنے کے بعد کسی تیز دھار آلے کے ساتھ ڈسنے کی جگہ پر مزید سوراخ کریں تاکہ زہر یلا خون اس میں سے نکل جائے۔ اگر کسی کو سانپ ڈس لے تو بعض منہ سے زہر چوس کر باہر نکال لیتے ہیں۔ مگر اس ضمن میں ایک بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ زہر چوسنے والے کے منہ میں کوئی زخم نہ ہو۔ ورنہ زخم کے ذریعے زہر اس بندے میں بھی منتقل ہو جائے گا۔ اور آخر میں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جو شخص زہر چوس لے بعد میں اچھی طرح کلی وغیرہ کر کے منہ کو صاف کرے۔

اس کی ایک ابتدائی طبی امداد یہ بھی ہے کہ جس کو سانپ  
ڈسے اگر اسے کہیں سے آک کا پودہ مل جائے تو وہ فوراً آک کے  
پتے کھانا شروع کر دے۔ جب پتے کڑوے لگنے شروع ہوں تب  
چھوڑ دے۔ زہر کا اثر بہت زیادہ کم ہو جائے گا۔ اور اگر کسی شخص کو  
باولا کتا کاٹ لے تو اس کے کاٹنے سے ایک خطرناک مرض متاثرہ  
شخص کو لاحق ہو جاتا ہے۔ جیسے ریز کہتے ہیں۔ اگر انسانی جسم پر کوئی  
خراش یا زخم ہو تو جراثیم جسم میں زخم کے راستے داخل ہوتے ہیں۔  
متاثرہ شخص کی کھانسی، چھینک یا تھوک سے یہ جراثیم صحت مند شخص  
میں منتقل ہو جاتا ہے۔ متاثرہ شخص کی علامت یہ ہے کہ زخمی شخص پانی  
سے ڈرتا ہے۔ اس کے علاوہ شربت چائے غرض یہ کہ پانی سے متعلقہ  
ہر شے سے ڈرتا ہے۔ اگر کبھی باولا کتا کاٹ لے تو اس کے علاج میں  
کو تا ہی نہیں کرنی چاہیے۔ ابتدائی طبی امداد کے طور پر سرسوں کا تیل  
اور سرخ مرچ ملا کر کتے کے کاٹے زخم پر لگائیں۔ اور لال صابن  
سے زخم کو دھوئیں۔ اور اگر ضروری سمجھیں تو گرم لوہے سے زخم کا داغ  
دینا بھی بہتر رہتا ہے۔ اور بعد میں کسی نزدیکی ہسپتال سے رجوع  
کریں۔



## ❁ پانی میں ڈوبنا ❁

پانی میں ڈوبنے کا حادثہ زیادہ تر گرمیوں میں نہروں پر دریاؤں پر اور مصنوعی تالابوں پر دیکھنے میں آتا ہے۔ جب ہزاروں کی تعداد میں بچے، جوان، حتیٰ کہ بزرگ بھی نہانے میں مصروف ہوتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کسی شخص کو بے ہوشی کی حالت میں پانی سے نکالا تو اسے مردہ سمجھ کر ویسے ہی پڑا رہنے دیا۔ اور ابتدائی طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے وہ حقیقتاً فوت ہو گیا۔ پانی میں ڈوبنا بھی دم گھٹنے کی ایک قسم ہے۔ پانی میں ڈوبنے سے آدمی کی سانس رک جاتی ہے۔ اور ایسا اس کے پھیپھڑوں میں پانی کے پڑ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جب ایسے شخص کو پانی سے باہر نکالا جائے تو سب سے پہلے اس کا نظام تنفس بحال کیا جائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ڈوبنے والے شخص کے منہ میں جو مٹی وغیرہ ہے اسے دور کر کے اوندھے منہ لٹادیں اور اس کے پیٹ کے نیچے کوئی گدا، تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر دیں اور کمر کو زور زور سے دبائیں تاکہ پیٹ میں پڑا پانی باہر نکل جائے۔ اور پھر مصنوعی طریقے

سے تنفس جاری کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے منہ پر منہ رکھ کر سانس اس کے منہ میں داخل کریں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اوندھا لٹا کر کمر کو زور سے دبائیں اور پھر ڈھیلا چھوڑ دیں۔ ایسا کرنے سے بھی سانس بحال ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ڈاکٹر کے آنے تک کرتے رہیں۔ اگر مریض ہوش میں آجائے تو فوراً گیلے کپڑے اتار دیں اور چائے یا گرم قہوہ پینے کے لیے دیں۔ اور فوری طور پر ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد ہسپتال کا رخ کرنا چاہیے تاکہ جسم میں سے پانی نکالنے کا صحیح انتظام ہو سکے اور قیمتی جان ضائع نہ ہو۔



شیعہ ملی میڈیا



## ❁ موج آنا ❁

اس اتفاقی حادثہ میں مردوں کی نسبت خواتین اور دیہاتی خواتین کی نسبت شہری خواتین زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ کیونکہ شہروں میں اونچی ایڑی پہننے کا رواج عام ہے۔ اسی وجہ سے بعض اوقات پاؤں مڑ جاتا ہے۔ اور موج آ جاتی ہے۔ اس کی کئی اور بھی وجوہات ہیں۔ مثلاً کسی اینٹ یا پتھر پر پاؤں کی پھسلنیسے بھی موج آ جاتی ہے۔ اسی طرح کسی کچھڑ وغیرہ پر پھسلنے سے بھی پاؤں مڑ جاتا ہے۔ اور موج آ جاتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ پاؤں کے مڑنے کی وجہ سے جوڑے کے ارد گرد کے بند کھچ جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے جوڑوں پر ورم آ جاتا ہے۔ اور شدت درد کی وجہ سے حرکت کرنا بھی دشوار ہوتا ہے۔ اس کی ابتدائی طبی امداد میں سب سے پہلے ضروری ہے کہ موج آنے کے بعد جس حالت میں پیر کو سکون ملتا ہے اس کو اسی حالت میں رہنے دیں۔ اور موج والے جوڑے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں

کریں اور ٹھنڈے پانی کو خوب پھینکیں۔ اور اگر ایسا کرنے سے  
 سکون محسوس نہ ہو تو گرم پانی کی بوتل سے ٹکور کریں اور اس کے  
 ساتھ پانی کو خشک کر لینے کے بعد بازار میں آسانی سے دستیاب  
 آیوڈیکس وغیرہ کی مالش کریں۔ اور کپڑے وغیرہ سے باندھ کر  
 گرم رکھیں اور پوری کوشش کریں کہ دوا کے ملنے کے بعد جوڑ پر  
 ہوا نہ لگے۔ ورنہ درد میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور حتی الامکان  
 کوشش کرنی چاہیے کہ جوڑ جس حالت میں ہے اسی میں رہے۔  
 اگر مندرجہ بالا تدابیر سے سکون محسوس نہ ہو تو کسی ہسپتال  
 جائیں۔ غیر مستند جراح سے علاج کروانے سے پرہیز کریں۔



شعبہ ملی میڈیا

## ❖ دُورہ پڑنا ❖

اچانک رونما ہونے والے واقعات میں مختلف نوعیتوں کے دورے بھی ہیں۔ جن کی تفصیل میں علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہوں۔

ایسے افراد جو کہ مرگی کے مریض ہیں ان کو عموماً مرگی کے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ اس لیے تاکید کی جاتی ہے کہ مرگی کا مریض تنہا سفر مت کرے دورہ پڑنے سے پہلے مریض کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ پہلے چیختا اور چلاتا ہے اور پھر اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ اور ہاتھ پاؤں کو مارنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اپنی زبان دانتوں کے نیچے لے کر کاٹ ڈالتا ہے۔ اور مرگی کی حالت میں منہ سے جھاگ نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔

یہ دورہ کافی دیر تک بھی جاری رہ سکتا ہے۔ مگر عموماً چند منٹوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ جب دورہ شروع ہو تو ساتھ والے شخص کو چاہیے کہ فوراً اس کے دانتوں کے درمیان میں کوئی لکڑی کا ٹکڑا وغیرہ رکھ دے تاکہ اس کی زبان نہ کٹے۔ اور مریض کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے۔ اس ضمن میں جوتا سنگھانے یا جراب سنگھانے سے بھی ہوش میں آجاتا ہے۔ مگر بہتر ہے کہ مریض کو زیادہ سے زیادہ

سونے کا موقعہ فراہم کیا جائے۔ اس لیے مرگی کے مریض کو ہم ہدایت کرتے ہیں کہ گلے میں عمود صلیب کو لٹکائے۔ اس سے دورے کم ہو کر آہستہ آہستہ ختم ہو جاتے ہیں۔

ہسٹریا کا مرض خواتین کا ہے۔ اس لیے اس کے دورے بھی صرف خواتین کو ہی پڑتے ہیں۔ باؤ گولہ کے دورہ پڑنے سے پہلے خاتون خوب ہنستی ہے یا روتی ہے۔ اور اس کے بعد یک دم چیخ مار کر گر پڑتی ہے۔ اور نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ دورے کی حالت میں مریضہ تمام باتیں سنتی ہے اور اسی وجہ سے بعض افراد یہ کہتے ہیں کہ دورے والی مریضہ مکاری کر رہی ہے۔ جبکہ ایسا نہیں ہوتا۔ ہسٹریا کا دورہ حیض کے بند ہو جانے کی وجہ سے پڑتا ہے۔ جب دورہ پڑے تو اس کے سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کریں۔ اور پرسکون ماحول مریضہ کو فراہم کریں۔ اور کوشش کریں کہ مریضہ سو جائے۔

اس کی علامت یہ ہے کہ دورہ کی حالت میں منہ سے کف (جھاگ) نہیں نکلتی ہے اور جب دورہ ختم ہوتا ہے تو دورہ کی حالت میں مریضہ کے پاس بیٹھ کر جو باتیں کی جاتی ہیں وہ سب مریضہ بتاتی ہے۔ ابتدائی طبی امداد کے طور پر دورہ پڑے تو مریضہ کے کان میں زوردار چیخ ماریں تو دورہ فوراً ختم ہو جاتا ہے۔ اور ہوش میں آنے کے

بعد کسی اچھے طبیب سے ہسٹری یا یعنی باؤ گولہ کا علاج کروائیں۔  
 دمہ کا دورہ اس حالت میں پڑتا ہے کہ جب مریض کے  
 پھیپھڑے بلغم سے پر ہو جاتے ہیں۔ اور بلغم کا اخراج ممکن نہیں رہتا  
 ہے۔ جب مریض کو یہ دورہ پڑتا ہے تو مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے اور وہ  
 منہ کھول کر لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیتا ہے۔ جنوری کے مہینے  
 میں یہ مرض اپنے زوروں پر ہوتا ہے۔ اس لیے اس ماہ میں احتیاط کی  
 ضرورت ہوتی ہے۔

جب مریض کو دورہ پڑے تو مریض کو کشتہ ابرک کلاں شہد  
 میں ملا کر نیم گرم پانی سے کھلائیں اور اس کے سینہ پر گرم پانی کی بوتل  
 سے ٹکور کریں اور اچھے طبیب کے پاس لے جائیں۔



شیعہ ملٹی میڈیا

## ❁ لو لگنا ❁

لو لگنے کا حادثہ مسمیٰ، جون کے مہینوں میں پیش آتا ہے۔ کیونکہ سخت گرمیوں کا موسم ہوتا ہے اور جب کوئی شخص بغیر سر پر کپڑا یا تولیہ رکھے یا چھتری لیے بغیر باہر دھوپ میں نکل جاتا ہے تو دھوپ کی شدت دماغ کی جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جس کو لو لگ جانا کہتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی ابتدا سردی سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد تیز بخار ہو جاتا ہے۔ اور نبض کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے۔ سانس میں روکاوٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور مریض قے کرنے لگتا ہے۔ اکثریت مریضوں کی بے ہوش ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر ورم آ جاتا ہے۔

اس کی ابتدائی طبی امداد یہ ہے کہ ایسے مریض کو دھوپ میں سے سائے میں لائیں۔ اور ٹھنڈا بہم پہنچائیں۔ اور سر پر برف کی ٹھنڈی پٹیاں کریں اور مریض کو ٹھنڈا پانی پلائیں اور کپڑے بھی ٹھنڈے پانی سے تر رکھیں۔ اور کسی اچھے طبیب کے پاس لے جائیں۔ کیونکہ بعض اوقات لو لگنے کا مرض بعد میں کسی دماغی امراض کا موجب بھی بن سکتا ہے۔

## ﴿ زیارت شہزادہ علی اکبر علیہ السلام ﴾

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا بْنَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا  
 الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَظْلُومُ وَأَبْنِ الْمَظْلُومِ لَعْنُ  
 اللَّهِ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعْنُ اللَّهِ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعْنُ اللَّهِ أُمَّةً  
 سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ.



شیعہ ملٹی میڈیا

# حکیم فقیر مہدی کی دیگر مطبوعات

طب آل محمدؐ اور امراض جسمانی (حصہ دوم)

طب آل محمدؐ اور امراض جسمانی (حصہ سوم) زیر طبع

طب آل محمدؐ اور پھلوں، سبزیوں، جواہرات کے خواص  
(حصہ چہارم) زیر طبع

کنز الجربات آل محمدؐ (حصہ پنجم) زیر طبع

امراض جگر اور پیپٹائٹس  
زیر طبع

نوٹ: انشاء اللہ عنقریب یہ تمام کتب آپ کے ہاتھوں میں ہوں گی۔





شیعہ ملٹی میڈیا



شعبہ ملٹی میڈیا



شعبہ ملٹی میڈیا



D



شیعہ ملٹی میڈیا



شیعہ ملٹی میڈیا

شیعہ کتب ڈاؤنلوڈ کرنے کے لیے

[www.ShiaMultimedia.com](http://www.ShiaMultimedia.com)

# حکیم غصنفر مہدی کی دیگر زبرین طبع کتب

کتاب کے حصہ دوم میں پھیپھڑوں، قلب، منہ و زبان  
دانٹوں، سر و دماغ، آنکھوں اور کانوں کے امراض پر آل محمد  
کے ان امراض کے سلسلے میں طبی فرامین اور جدید سائنس کی  
روشنی میں شکم سیر بحث کی گئی ہے۔

طب آل محمد اور  
امراض جسمانی (حصہ دوم)

کتاب کے حصہ سوم میں مردانہ و زنانہ مخصوص امراض  
امراض حمل، بچوں کے امراض، جلدی امراض، جوڑوں کے مرض  
بخاروں کے بیان اور بالوں کے امراض پر فرامین آل محمد اور جدید  
سائنس کی روشنی میں تقابلی جائزہ لا جواب انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔

طب آل محمد اور  
امراض جسمانی (حصہ سوم)

کتاب کے حصہ چہارم میں تقریباً تمام پھلوں،  
سبزیوں اور جواہرات کے پوشیدہ خواص آل محمد  
کے فرامین اور جدید سائنس کی روشنی میں تحریر  
کئے گئے ہیں یہ کتاب ایک لا جواب شاہکار ہے۔

طب آل محمد اور  
پھلوں، سبزیوں، جواہرات  
کے خواص (حصہ چہارم)

کتاب کے حصہ پنجم میں سر کے بالوں سے لے کر  
پاؤں کے ناخن تک کے تمام امراضوں کے مفردات  
و مرکبات (نسخہ جات) محمد و آل محمد کے ارشادات کے  
مطابق لکھے گئے ہیں۔ فقط نسخہ جات پر انتہائی مفید اور  
قیمتی بیاض ہے۔

کنز الخیرات آل محمد (حصہ پنجم)

افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

ناشر